

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 21 اگست 2008 بمطابق 18 شعبان 1429ھ صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا O يُصَلِّحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا O إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا
جَهُولًا O لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔

(ترجمہ): مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے
گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔
ہم نے (بار) امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر
گئے۔ اور انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ بے شک وہ ظالم اور جاہل تھا۔ تاکہ خدا منافق مردوں اور منافق عورتوں
اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور خدا مومن مردوں اور مومن عورتوں پر مہربانی
کرے۔ اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔۔۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: تھوڑا سا صبر کریں، ایجنڈے پہ آتے ہیں، بسم اللہ پڑھتے ہیں پھر آپ کو موقع ملے گا، سب کو موقع ملے گا۔ کون کون نمبر 21، جناب عتیق الرحمان صاحب، ایم پی اے، پلینز، کون کون نمبر 71۔

* 71 _ جناب عتیق الرحمان: کیا وزیر محکمہ انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ ڈی سی او ہنگو جس بنگلے میں رہائش پذیر ہیں، وہ بنگلہ پبلک پارک میں تبدیل ہو چکا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او ہنگو بنگلے کو خالی نہیں کر رہے;

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ڈی سی او ہنگو کب تک بنگلے کو خالی کریں گے تاکہ لوگ اپنے بچوں کے ساتھ پارک میں سیر و تفریح سے لطف اندوز ہو سکیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون و پارلیمانی امور نے پڑھا): (ا) ڈی سی او ہنگو جس بنگلے میں رہائش پذیر ہیں، اس بنگلے میں اے سی ہنگو رہائش پذیر تھے اور مورخہ 18-02-2002 کو صوبائی حکومت کے اعلامیہ نمبر EO(Admn)C.H/2002 کے مطابق اس گھر کو پبلک لائبریری اور پبلک پارک میں تبدیلی کا حکم نامہ جاری کیا گیا چونکہ ڈی سی او ہنگو کیلئے ضلع ہنگو میں کوئی بھی مختص رہائش نہیں ہے جس کی وجہ سے صوبائی حکومت کے اعلامیہ نمبر EO(Admn)F.H. Kohat، مورخہ 12-07-2007 کے مطابق ڈی سی او ہنگو کو تا حکم ثانی اسے استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ ڈی سی او ہنگو کیلئے مختص رہائش گاہ نہیں ہے لہذا صوبائی حکومت نے انہیں متعلقہ بنگلے میں رہنے کی اجازت تا حکم ثانی دی ہے۔

(ج) ضلع ہنگو میں ڈی سی او کیلئے سرکاری رہائش گاہ کا انتظام ہونے کے بعد مذکورہ بنگلے کو خالی کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب عتیق الرحمان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ہنگو یو ور کو تے غوندے خائے دے، ہلتہ د انٹریٹینمنٹ د پارہ ہیخ نشتہ، یو پکنب بازار دے نو یوہ بنگلہ وہ د ڈی سی او صاحب، ہغہ گورنمنٹ پہ 18-02-2002 کنب پبلک پارک او لائبریری Declare کرے وہ۔ بیا دوبارہ پکنب نو تیفیکیشن ٹے

کریے دے پینٹھ کالہ بعد پہ 12-07-2007 باندے چہ خہ بل Arrangement مونہہ
دی سی او صاحب تہ نہ وی کریے نو ہغہ بہ تا حکم ثانی پہ دے خائے کبئ
اوسیری۔ زہ گورنمنٹ تہ دا وایمہ چہ کلہ پورے بہ دی سی او صاحب تہ د کور
بندوبست اوشی چہ د ہنگو د غریبو خلقو ہم د پارک دیرینہ خواہش پورہ شی او
ہغوی ہم پکبئ خپل بال بیج ہر طرف تہ بوتلے شی؟ مہربانی۔

Mr. Speaker: Minister concerned, to please reply.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی دوئی چہ کوم سوال اوچت کریے وو، د ہغے مکمل
جواب ور کریے دے مونہہ او چونکہ حالات د ہنگو داسے دی چہ زمونہ نہ زیات
تاسو تہ پتہ لگی، فی الحال د دے وخت پورے لا خہ بندوبست نشتہ خو کوشش
دا دے چہ زر نہ زر اوشی انشاء اللہ۔ خہ Definite تائم پیریڈ پہ دے وخت کبئ
نہ شو در کولے خو کوشش بہ زمونہہ دا وی او We will keep you updated
چہ دیکبئ خہ Efforts روان دی۔ سیکرٹری ایڈ منسٹریشن بہ تاسو سرہ پہ
دیکبئ رابطہ بیا او کری چہ زمونہہ خہ Efforts روان دی او کلہ پورے بہ انشاء
اللہ مونہہ دوئی لہ خہ بندوبست کوؤ۔

جناب سپیکر: ضمنی کوئسچن خہ شتہ؟

جناب عتیق الرحمان: د حالاتو مطابق خبرہ دوئی او کرہ، زہ حیران دے تہ یمہ چہ کلہ
پورے پراونشل گورنمنٹ بندوبست نہ وو کریے نو پہ 18-02-2002 باندے دوئی
خنکہ یو آرڈر کولو چہ دا کور مونہہ پبلک پارک Declare کرو؟ جناب سپیکر
صاحب، د سوچ خبرہ دا دہ، 2002 کبئ ئے پبلک پارک Declare کریے دے چہ
کلہ پورے د دی سی او بنگلے Arrangement دوئی نہ وو کریے نو حیران دے تہ
یمہ چہ دا شے ئے Declare کولو ولے؟ چہ ہلتہ پبلک تہ پتہ اولگیدہ او بیا
دوئی پینٹھ کالہ بعد د ہغے دویم آرڈر کوی او پہ ہغے کبئ وائی چہ زمونہہ سرہ
متبادل خائے نشتہ۔ اول آرڈر ئے ولے کریے وو، بلہ دا چہ دا خائے ورسرہ نہ وو
نو دے باندے دوئی خنکہ دغہ کریے وو؟

Mr. Speaker: Minister concerned, to please.....

جناب عتیق الرحمان: اتہ کالہ تیر شوی دی۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یو جو جی This matter belongs to the previous Government.....

جناب عتیق الرحمان: اتہ کالہ مخکبں جو جی حالات تھیک تھاک وو-----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دا خود تیر شوی حکومت د وخت خہ فیصلے وے جی، اوس زمونبرہ دا کوشش دے چہ زرنہ زر، ما چہ خنگہ دوئی تہ گزارش او کړو چہ زمونبرہ کوشش به دا وی او Definite تائم پیرید خکہ نہ شو ورکولے چہ هلته Availability فی الحال دے وخت کبں نشته خو This is on the floor of the House چہ انشاء اللہ We are trying our best، زر تر زرہ انشاء اللہ کوشش کوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 107.....

(شور)

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): دا تاسو او گورئی جی یوہ حوالہ ئے ورکړے ده د لیتہ، د دے Answer سرہ ئے Attach کرے دے، 12-02-2002، دا Misunderstanding شوے دے۔ دا کوئسچن ہم تھیک نہ دے او Answer ہم Clear نہ دے۔ 18-02-2002 تاسو او گورئی، “The competent authority has been pleased to declare the Commissioner House (defunct), Kohat as a Public Library with immediate effect”, دا کمشنر ہاؤس دے د کوہاٹ، د ہنگو پہ دیکبں خہ ذکر ہم نشته دے۔ دویمہ خبرہ دا دہ چہ پبلک لائبریری دہ، Not a public park، یو دا کوئسچن دے، پورہ Answer ئے ورکړے شوے نہ دے۔ دریمہ دا چہ د دوئی دا Annexure-B ہم او گورئی، نو لہذا تاسو ڈائریکشن ڈیپارٹمنٹ تہ ورکړئی، زما دا ریکویسٹ دے Through your Honour چہ د دے دوئی صحیح Answer ورکړی او د ہغے پورہ وضاحت او کړی خکہ چہ دا Misunderstanding دے۔ د ہغوی سوال یو دے او جواب بل دے۔ ہغوی پہ سوال کبں دا وائی چہ پی سی او پکبں اوسپری او دا د ہغوی لہ ورکړی۔ پہ دے باندے ڈیپارٹمنٹ تہ ڈائریکشن

ورکری چہ د دے Correct answer ورکری ، Along with the proper annexure, thank you.

Mr. Speaker: Thank you.....

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تھیک شو، It is clear now۔ منسٹر صاحب! یہ کیا فرما رہے ہیں، یہ میرے معزز ممبر صاحب کو غلط جواب دیا گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہیں، نہیں جی، یہ Annexure B لگا ہوا ہے، آپ اگر Annexure B پڑھ لیں تو That will clarify the position.

جناب سپیکر: 'Annexure B' کہاں ہے میرے پاس؟ یہ ہے، ہاں ڈسٹرکٹ ناظم ہنگو۔۔۔۔۔
جناب عتیق الرحمان: یہ دیکھیں پیارے تمہاری تہ ہم پتہ دہ او تولو تہ پتہ دہ، نو دا کوئسچن صحیح شوے دے او جواب ئے ہم صحیح رالیبرلے دے خو پہ اتہ کالو کین دوئی پی سی او تہ تر او سہ پورے Arrangement اونکرو، زما سوال دا دے چہ دوئی کلہ پورے بہ ہغوی تہ د کور Arrangement کوی؟

جناب سپیکر: پی سی او تہ بہ کلہ Arrangement کوی؟

جناب عتیق الرحمان: کہ ما تہ پہ فلور آف دی ہاؤس او بنائی چہ ہفتہ کین ئے کوی، میاشت کین ئے کوی، شیپرو میاشتو کین ئے کوی، پہ درے میاشتو کین ئے کوی؟ خہ تائم خود راتہ او بنائی، Time limitation۔ مہر بانئ۔

جناب سپیکر: Minister concerned کچھ ٹائم بتادیں یا ان کے ساتھ چیمبر میں بیٹھ جائیں، میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا۔ یہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیگا اور Clear آپ کو بتا دیگا، میرے چیمبر میں آ کے اس کے بعد۔۔۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: انشاء اللہ زر ترز رہ بہ دا ایشو حل کرو۔

Mr. Speaker: Thank you. Question No. 107, Dr. Zakirullah Khan.

* 107 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: (1) آیا یہ درست ہے کہ ایم پی اے ہاسٹل اسمبلی ممبران صاحبان کی رہائش کیلئے مختص ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی تعمیر و مرمت اور زیبائش پروتھاؤ تو قہ گام ہوتا رہتا ہے؛

(ج) اگر (ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو جنوری 2007 سے جون 2008 تک اس پر کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
 وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (ا) جی ہاں، ایم پی اے ہاسٹل اسمبلی ممبران صاحبان کی رہائش کیلئے مختص جگہ ہے۔
 (ب) جی ہاں، ایم پی اے ہاسٹل کی تعمیر و مرمت اور زیبائش پر وفا تو قنا گام ہوتا رہتا ہے۔
 (ج) جنوری 2007 سے جون 2008 تک ایم پی اے ہاسٹل پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	2006-07	سول ورک	16, 55,000
سال	2007-08	سول ورک	2, 94,16,100
	----	فرنشنگ ورک	29,89,900
	----	انٹرنل روڈ	4,53,000
		کل خرچ شدہ رقم	3,45,14,000

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، دے سوال پہ جواب کبن راتہ وائی چہ تقریباً درے کروڑہ، پینتالیس لاکھ او چودہ ہزار روپی د ایم پی اے ہاسٹل پہ آرائش، زیبائش او پہ دے خیزونو باندے لگیدلی دی۔ زہ دا وایم جی چہ دا نوے بلاک جوڑ شوے دے پہ ایم پی اے ہاسٹل کبن۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کس کے پاس موبائل ہے؟ بند کریں، پلیز۔ موبائل جیمرز نہ دی راوری تاسو؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: نو جناب سپیکر صاحب، لکہ درے نیم کروڑہ روپی پرے لگیدلے دی او اوس پہ ایم پی اے ہاسٹل کبن تش یو جنریتر ہم نشته چہ سرے کبنینی ناساپی بجلی ہر دوہ دوہ، درے درے گھنتیے پس خی او مونبرہ دغہ شان پہ تیارہ کبن ناست یو، بیا پہ ہیخ حساب کتاب باندے نہ پوھیرو۔ درے نیم کروڑہ روپی تش دوئی پہ آرائش او زیبائش باندے لگولی دی، یو نیم ارب روپی خوش تش پہ نیو بلاک لگیدلے دی جی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: یہ کون کسچن تو بڑا Interesting ہے، سب ممبرز آپکو داد دے رہے ہیں۔ Minister concerned to please replay.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: گزارش یہ ہے جی اس میں کہ چونکہ گزشتہ دور میں ایم پی اے ہاسٹل کافی استعمال ہوا تو اس کی Refurbishment کی بڑی اشد ضرورت تھی تو اس پہ جی یہ جو آئے It is very minimal charges، اس میں Refurbishment کی آج پوزیشن دیکھ لیں اور پرانا دیکھ لیں، تو کافی فرق پڑا ہے اس میں۔ یہ تو Maintenance charges ہیں Refurbishment کی I do not think کہ اس پر کوئی اعتراض، ایسی کوئی بات تو نہیں ہونی چاہیے جی۔

جناب سپیکر: اعتراض جو سب ممبرز کو ہے نا، وہ اس کو ٹھنڈا کرنے پہ ہے، پاؤر شیڈنگ بہت ہوتی ہے اور جنریٹر کا Arrangement نہیں ہوا۔ ڈاکٹر صاحب! آپ کا کونسیجین یہی ہے؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر، میرے سوال میں سب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: پچاسی سوال ووجی، وئیل چہ دا لرے کری۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سوال د دوئی دا نہ دے جی چہ جنریٹر بہ کلہ راجی، دوئی صرف Expenses غوبنتی وو۔

(شور)

جناب سپیکر: اس پہ سارا ہاؤس آپ سے پوچھ رہا ہے کہ جنریٹر کب آریگا؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، زہ بخبینہ غوارمہ، دے وزیر صاحب یوہ خبرہ او کرہ چہ دا ڍیر استعمال شوے دے نو ہاسٹل وی د استعمال لو د پارہ، کہ جنریٹر وی نو بیا بہ لہر بنہ استعمال لیری۔

(تمتے)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، دوئی ہم دغہ خبرہ کوی، فی الحال د ہغہ ممبرانو سرہ خبرہ او کری چہ دا خیزونہ کوم خائے کبن لگولے شی، دا د ہغوی کار۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون: کہ لہر زیات استعمال شوے وی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او پیسے پرے ڍیرے لگولے دی۔

وزیر قانون: ملایا نوپکین۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آرڈر، آرڈر پلیز، سب بیٹھ جائیں، منسٹر صاحب۔۔۔۔۔
وزیر قانون: سر، سوال جنریٹر کے متعلق نہیں ہے لیکن جلدی کر دیں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: اس وقت جو سب سے اہم پرالم ہے، وہ جنریٹر کا ہے، اس کے بارے میں بتا دو کب تک؟

وزیر قانون: زر تر زہ جی، Very soon, in very near future, Sir.

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کتنے وقت میں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: انشاء اللہ Near future, the immediate near future کب جی،

Immediate near future

(شور)

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب کا ٹائیک ڈرائنگ کریں۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب! ستاسو مہربانی۔ زہ دا عرض کوم چہ
دا ایم پی اے ہاسٹیل چہ دے، د ہغے ذمہ واری چہ دہ، ہغہ د پیتی سپیکر
صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات): دا مسئلہ حل کوؤ کنہ، زہ دا ریکویسٹ کوم چہ دا ایم پی اے
ہاسٹیل چہ دے، د دے کنٹرول د پیتی سپیکر صاحب سرہ وی او ستاسو نہ پہ
دے زہ دا معذرت کوم چہ پہ دیوار باندے مو لکھونہ روپی اولگولے، لاندے پہ
Safe guard باندے مو لکھونہ روپی اولگولے، یو جنریٹر ہم واخلی کنہ د دوئ
د پارہ۔ جنریٹر ورته ورکری چہ د دے عاجزانو دا حالت دے، پہ گرمی کبہ بہ
دوئ خہ چل کوی؟ (تالیاں) نو زہ ریکویسٹ کوم چہ جنریٹر ورلہ واخلی
او داد دوئ ذمہ واری دہ چہ دا بندوبست اوکری۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! داد پراونشل گورنمنٹ لاندے دے، دا ستاسو لاندے
ڈائریکٹ راخی۔ د دے جواب صحیح ورکری۔ جنریٹر کلہ راوری؟ لندہ خبرہ

او کھڑی۔ (تالیاں) لیڈر آف دی ہاؤس آپ کو جواب دے رہے ہیں، میرے خیال میں وہ سن لیں۔ لیڈر آف دی ہاؤس۔ (تالیاں)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): ڈیرہ مہربانی، محترم سپیکر صاحب۔ دالوڈ شیڈنگ چہ نن سبا پہ کومہ اندازہ او پہ کومہ طریقہ کیری نو ما تہ دا احساس دے چہ زمونہ آنریبل ممبرانو صاحبانو تہ بہ خومرہ تکلیف وی۔ دوئی د جنریٹر خبرہ او کھڑہ او ڈیر Genuine ڈیمانڈ دے د ایم پی اے ہاسٹیل د پارہ، زما ورسرہ دا Commitment دے چہ انشاء اللہ Within a month، یوہ میاشت کین بہ دننہ 220 KV جنریٹر بہ دغلتنہ کین Install شوے وی کہ خیر وی، انشاء اللہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: لیڈر آف دی ہاؤس تہ بہ زہ ہم یو ڈیمانڈ کوم، زما پہ کور کین ہم جنریٹر نشتنہ دے چہ بجلی لارہ شی نو زما ہم بد حال وی۔ کولکچن نمبر 128، محمود عالم صاحب۔ محمود عالم صاحب، Not present۔

سید محمد علی شاہ باچا: د دے ہاؤس خبرہ کوؤ جی۔۔۔۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ دے پستے ئے یاد کھڑی، پہ دے پستے ئے یاد کھڑی۔ او درپہ چہ دا مخکین لارہ شی، پہ دے پستے ئے یاد کھڑی جی۔ کوئسچن نمبر 16، سنجیدہ یوسف صاحبہ۔

* 16۔ محترمہ سنجیدہ یوسف: کیا وزیر اعلیٰ صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا صوبے میں سرکاری ونیم سرکاری محکموں میں بھرتیوں کیلئے رائج پالیسی میں خواتین کیلئے میرٹ کے علاوہ بھی کوٹہ مختص ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو میرٹ کے علاوہ خواتین کیلئے کتنا کوٹہ مختص ہے، نیز رائج پالیسی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبائی حکومت نے خواتین کیلئے ابتدائی بھرتی (Initial recruitment) کی تمام آسیوں میں دس فیصد کوٹہ مقرر کیا ہے۔ اس پالیسی کے چیدہ خدو خال مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- یہ کوٹہ میرٹ کی آسامیوں کے علاوہ ہوگا۔
- 2- میرٹ کی آسامیوں پر خواتین کو درخواست دینے اور بھرتی ہونے پر کوئی قدغن نہ ہوگی۔
- 3- اس کوٹہ کا سرکاری اداروں اور حکومت صوبہ سرحد کے ماتحت تمام نیم سرکاری اداروں اور کارپوریشنوں کی تمام ابتدائی بھرتی کی آسامیوں پر اطلاق ہوگا۔
- 4- یہ کوٹہ ان کیدروں پر جو صرف خواتین کیلئے مختص ہونگے، لاگو نہیں ہوگا۔
- 5- اگر کسی وجہ سے خواتین کیلئے مختص شدہ دس فیصد کوٹہ میں کوئی آسامی خالی رہ جائے تو اس کو اگلی دفعہ بھی خواتین امیدواروں کیلئے ہی مختص رکھا جائے گا۔

محترمہ سنجیدہ یوسف: شکریہ، جناب سپیکر۔ میرا سوال 16 کے مطابق دوئم حصے کا (ر) جز جو ہے، اس میں یہ دیا گیا ہے کہ دس فیصد کوٹہ خواتین کیلئے مختص ہے لیکن اس کی وضاحت نہیں ہے کیونکہ یہ کہا گیا ہے کہ ان آسامیوں پر اس وقت تک جب تک خواتین نہیں ہونگی، کسی اور کو متعین نہیں کیا جائے گا لیکن یہاں پر یہ وضاحت نہیں دی گئی کہ آیا وہ آسامیاں خالی ہیں یا کون کونسے محکمے میں کتنی آسامیاں خواتین کی ابھی تک Vacant پڑی ہوئی ہیں؟ سننے میں آیا ہے اور دیکھنے میں بھی کہ ان خالی آسامیوں پر مرد حضرات کو تعینات کیا گیا ہے تو میں اس کی یہ وضاحت چاہونگی کہ ہمیں وہ ڈیٹیل فراہم کی جائے کہ کتنی آسامیاں ہر محکمے میں ہماری خواتین کیلئے ابھی تک Vacant پڑی ہوئی ہیں۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: Minister, to reply please.

وزیر قانون: اس میں سر، جو سوال ان کا تھا، وہ انہوں نے صرف کوٹے کا پوچھا تھا، انہوں نے سیٹوں کے حوالے سے سوال نہیں کیا تھا۔ وہ ہم ان کو دے دیں گے، Provide کر دیں گے کہ کتنی ویکنسیز ہیں خواتین کی؟ باقی یہ تو Clear cut ہے ان کو جو اب ہم نے دیا کہ 10% کوٹہ جو ہے، وہ خواتین کا میرٹ کے علاوہ مختص کیا گیا ہے۔ تمام صوبائی حکومت کے جتنے بھی محکمے ہیں، ان میں 10% فی میل کوٹہ ہے جی اور It will not میرٹ پر جو خواتین آتی ہیں، وہ اس کوٹے کو Affect نہیں کریں گی، یہ علیحدہ ہوگا، اس کے علاوہ ہے جی، Over and above the merit جو ہے، 10% ہے تو باقی جو ویکنسیز ہیں، چونکہ ابھی انہوں ایک سپلیمنٹری کونٹین کیا ہے تو We need time for that، اس کیلئے وقت درکار ہو گا یا ان کو بتادیں گے، جب بھی ہمارے پاس ڈیٹیل آجائے گی۔

جناب سپیکر: ممبر صاحب۔ جی خوشدل خان صاحب۔ خوشدل خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: In this connection Sir, I would like to draw your kind attention to the annexure attached with the answer and question that is 27/3/2007, “In exercise of the powers conferred by section 26 of the NWFP Civil Servants Act, 1973, read with this Department Notification dated 18/4/1989, the Chief Minister of NWFP is pleased to direct that in the N.W.F.P. Civil Servants (Appointments, Promotions and Transfers) Rules, 1989, the following further amendments shall be made namely:” Now I would like to draw your kind attention to the section referred in this letter, i.e. section 26 of the NWFP Civil Servants Act, 1973, according to that section there is name of the Governor. I would like to read the relevant section of Law and this notification passed in the name of the Chief Minister, so I would like to draw and read section 26 of the Act which is a law; “Section 26:- The Governor or any person authorized by the Governor in this behalf, make such rules as appeared to him to be necessary or expedient for carrying out of the purpose of this Act”

Amendment ہونی چاہیے کہ the name of the Chief Minister be inserted وہ انہوں نے نہیں بتایا ہے بلکہ میرا مطلب ہے یہاں سیکرٹری صاحب تشریف فرما ہونگے کہ آیا اس میں کوئی Amendment آئی ہے کیونکہ This is the latest book جو میرے ہاتھ میں ہے، اس میں ہمارے گورنر کا نام ہے یا پھر اس میں دوسرا، Or any person authorized by the Governor، یا گورنر کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ کسی اور آدمی کو، سیکرٹری کو، چیف سیکرٹری کو Authorize کر دیں کہ وہ Amendment کر لیں یا رولز بنائیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا کوئی نوٹیفکیشن ہے By which the Honourable Governor has delegated this power to any authority for making such appointments? تو یہ ایک بہت ضروری Matter ہے، اس پر بات کریں۔

Mr. Speaker: Minister, please.

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ایک بات اور، دوسرا کونسلر ہمارا یہ ہے اسی میں کہ اسی نوٹیفکیشن میں اگر آپ فرق دیکھ لیں، غور کریں، اس میں یہاں پر یہ لکھا ہے کہ “Notwithstanding anything contained in any rule for the time being in force, two percent of all posts in each basic pay scale to be filled in by initial recruitment, shall be reserved for disabled candidates

and ten percent of all posts meant for initial recruitment to be filled in on the recommendations of the North West Frontier Province Public Service Commission, shall be reserved for female candidates. This 10% percent quota shall however, not be applicable to cadres, exclusively reserved for females”.

میں یہ ہے کہ یہاں پر Discrimination ہے، یہاں پر انہوں نے پبلک سروس کمیشن، On the recommendation of the Public Service Commission ہمارے رولز کے مطابق دو طرح کے Appointments ہوتے ہیں۔ ایک Appointment جو ہوتا ہے ایک سکیل سے لیکر گیارہ سکیل تک، وہ ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کرتی ہے تو اس میں یہ Ambiguity کی ہے کہ آیا مطلب انہوں نے، فرض کریں پبلک سروس کمیشن Authorize ہے To make appointment بعض پوسٹوں میں، کیڈرز میں یہاں بھی یہ Appointment کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر میں پیش کرتا ہوں یہ کوئی اے ایس آئی جو پولیس ڈیپارٹمنٹ والے ہیں، ہمارے اسٹنٹ ہیں، ابھی Amendment میں آئے ہیں گیارہ سکیل والے بھی اور بعض سولہ سے سترہ تک وہ Appointment کر سکتے ہیں، That is an agency of recommendation، اب اس میں جناب، Discrimination یہ ہے، میں آپ کے آزر تھرو کہ یہ ڈیپارٹمنٹ دیکھیں، انہوں نے وضاحت نہیں کی ہے کہ اب وہ Appointments جا جو ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کے تھرو ہوتے ہیں، ان میں کوٹہ ہے یا نہیں ہے، یہ مطلب ہے انہوں نے وضاحت نہیں کی ہے۔ یہاں پر اگر ہم پبلک سروس کمیشن کو لے لیں تو پھر یہ Discrimination ہوگی کیونکہ جب وہ Appointments Commission, تو وہ کہاں جائیں گے؟ آیا یہ کوٹہ اس پہ Applicable ہے یا نہیں؟ اگر یہ قانون کے مطابق ان پہ Applicable نہیں ہے، اگر وہ ڈیپارٹمنٹ یا کمیٹی والا کوئی Appointment کر لیں Against the 10% that will be illegal/ irregular, کیونکہ اس نوٹیفیکیشن میں یہ وضاحت نہیں ہے۔ دوسری بات جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چونکہ آج بزنس بہت زیادہ ہے، ہمارے پاس کام بہت زیادہ ہے تو یہ Ambiguity آپ اور یہ Minister concerned اور جو اور بھی Interested ہوں، یہ سب آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، میرے خیال میں ادھر ہی۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کو کچن پہ اتنا لباڈ بیٹ ہمہاں نہیں کرا سکتے تو بعد میں آپ چیمبر میں آ جائیں گے، آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Thank you very much.

محترمہ شازیہ اورنگزیب: دا، It should come on the record، خکہ چہ لیڈر آف دی ہاؤس دلته کبن ناست دے،، This is very genuine problem، مونرہ ٲول ایم پی ایز لگیا یو دا Face کوؤجی۔ ہغہ چہ کوم فرنٹیئر ہاؤس اسلام آباد دے،، د ایم پی ایز د پارہ ہلتہ کبن رومز نہ وی،، We feel so insulting، چہ مونرہ لاٲ شو۔ یو خو چہ جی مونرہ بکنگ کوؤ، بکنگ نہ ملاویری۔ ہر خل بہ دا وئیلے کیبری چہ جی د چیف منسٹر صاحب سرہ ستاف راغلی دے،، خائے نشته دے،، گورنر صاحب سرہ ستاف راغلی دے،، خائے نشته دے،، د سپیکر صاحب میلمانہ دی،، خائے نشته دے۔ خبرہ دا دہ جی چہ کوم پریویلجز دی جی،، (ٲالیاں) چہ کوم پریویلجز دی،، دا پریویلجز جی مونرہ ٲول ایم پی ایز یو،، We should not،، forget that we are all MPAs،، ہغہ خبرہ دہ چہ کہ نن دا ورخ دہ کیدے شی چہ سبا ہم پہ دے سیٲونو باندے مونرہ تاسو ٲول یو خائے ناست یو خو نن دا فیصلہ اوکری د فرنٹیئر ہاؤس اسلام آباد د پارہ،، د ایم پی ایز د پارہ 20/30 rooms د داسے وی،، 30 rooms،، چہ ہغہ مونرہ کلہ ہم بکنگ کول غوارو چہ مونرہ تہ Available وی خکہ چہ ہر خل تہ زہ بکنگ کوم نو ما تہ د بل طرف نہ Message راشی چہ جی شازیہ اورنگزیب خو ہرہ دویمہ ورخ باندے راخی۔ It's،، not their problem،، زما میتنگز وی،، زہ بہ عم،، زہ بہ راحم،، دا د ہغوی پرابلم نہ دے جی او بلہ دا خبرہ دہ چہ ہغہ خائے کبن ستاف ٲیر کم دے،، ہلتہ د ستاف زیات کرے شی۔ د ہغوی تنخواہ گانے د زیاتے کرے شی چہ ہغوی انٲرسٲ اخلی،، ہغوی کار کوی۔ ٲیر پہ گندہ حالاتو کبن دی چہ ہلتہ کبن مونرہ خپلہ بے عزتی گنرو پہ ہغہ کمرو کبن ایساریدل خو ما وئیل جی I would bring it on the record and I want to request the Leader of House that he should take initiative او نن د دا فیصلہ جی مونرہ تہ واوری چہ زمونر د پارہ بہ 30

rooms ہلتہ کین مختص کیہری۔ (تالیاں) خکہ چہ ہلتہ کین چیف منسٹر صاحب، سپیکر صاحب، نور منسٹرز د پارہ خودا پریویلج شتہ دے چہ د ہغوی د پارہ کمرے بیلے شوی دی خوایم پی ایز عاجزان خان تہ تہنت نہ شی لگولے او 30 rooms د جی د اسمبلی د پارہ بالکل بیلے شی۔

جناب سپیکر: لیڈر آف دی ہاؤس سے گزارش ہے کہ وہ کچھ اس سلسلے میں مدد فرمائیں کیونکہ کامن انٹرسٹ کی بات ہے، سب ڈسک بجا رہے ہیں۔ (تالیاں) ابھی لیڈر آف دی ہاؤس آپ کو Assurance دے رہے ہیں۔ آپ سب بیٹھ جائیں، بیٹھ جائے لی۔

Mrs. Shazia Aurangzeb Khan: Thank you.

وزیر اعلیٰ: ڈیرہ مہربانی محترم سپیکر صاحب او ڈیر مشکوریم د آنریبل ایم پی اے چہ یو ڈیر Important issue ئے پہ دے ہاؤس کین نن Raise کرہ او وقتاً فوقتاً ما تہ ہم د مختلف ایم پی ایز د طرفہ دا شکایات راخی چہ جی مونر تہ ہلتہ رومز نہ ملاویہری۔ زہ بہ یو ریکویسٹ پہ دے حوالہ باندے او کرمہ چہ بعض اوقات مونر پخپلہ ہم پہ دے پرابلم کین لگیا یو Contribute کوؤ، زمونرہ بعضے آنریبل ممبرز چہ کوم دی، ہغوی پہ خپل نوم باندے بکنگ او کپی او ہلتہ کین بیا ہغوی پخپلہ موجود نہ وی، د ہغوی پہ خائے باندے نور خلق چہ خوک ہغوی لپرلے وی یا چہ خوک ئے Recommend کرے وی، ہغوی ہلتہ کین وی۔ پہ ہغہ وجہ باندے ہم مونر تہ یو ڈیر لوے پرابلم راپینس دے نن۔ تر خو پورے چہ دوئی د چیف منسٹر د ستاف خبرہ او کرہ نو د چیف منسٹر د ستاف د پارہ خو خپلے کمرے دی ہلتہ خو حق بالکل رومینے د ایم پی ایز دے او زہ ڈائریکٹیوز ہم پہ دے موقع ہغوی تہ ایشو کوم چہ First priorities د ایم پی ایز لہ ورکری۔

(تالیاں) چہ قطعاً دا قسم شکایات دوبارہ را نہ شی چہ ایم پی ایز خان لہ کمرہ غوبنتلہ او ہغوی تہ کمرہ ملاؤ نہ شوہ۔ I assure you, Inshahallah you will be getting your rooms, if you have any problems, you can always tell me. (تالیاں) داسے پرابلم بہ بیا نہ راخی انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Thank You. Question No. 23, Dr. Zakirullah Khan Sahib, please.

* 23 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(ا) آیا یہ درست ہے کہ رولز کے مطابق صوبہ سرحد میں دخول (Entrance) اور خروج (Exit) پر تمباکو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ سرحد میں جن مقامات پر تمباکو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، تمام مقامات کے نام اور ٹیکس کی شرح، نیز گزشتہ پانچ سالوں میں تمباکو سے وصول شدہ ٹیکس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آبکاری و محاصل): (ا) قواعد کے مطابق تمباکو ترقیاتی سبسیں صوبے کے دخول و خروج مقامات کے علاوہ ری ڈرائنگ سنٹرز / سیگریٹ ساز کارخانوں اور جہاں حکومت موزوں سمجھے، وہاں سے وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) تمباکو سبسیں کی وصولی کیلئے حکومت نے ری ڈرائنگ پلانٹس، سیگریٹ ساز کارخانوں اور صوبے میں مختص داخلی و خارجی مقامات کے علاوہ جہاں حکومت مناسب سمجھے، چیک پوسٹ قائم کی جاسکتی ہیں۔ مالی سال 2007-08 بمقام تھاہ کوٹ، باڑیاں مری روڈ، جھنڈیال، فاروقیہ سیمنٹ فیکٹری، جھاری کس، خیر آباد پل، پشتہ خرہ، کارخانوں مارکیٹ، خوشحال گڑھ، درہ تنگ، حاجی زئی پل، شہبدر، غازی میں پنجاب کی سرحد پر، رزمک اور ڈیرہ دریاخان پل پر چیک پوسٹیں قائم کی گئی تھیں۔ سبسیں کی شرح اور گزشتہ پانچ سالوں میں تمباکو سے وصول شدہ سبسیں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تمباکو ترقیاتی سبسیں کی شرح

- 1- ورچینا تمباکو (جس میں فلوکیورڈ برلے اور ڈارک ایئرکیورڈ) 2 روپے فی کلوگرام
- 2- سفید پتہ، رسٹیکا تمباکو بمعہ خاکہ، کرہ اور روتھ میڈ آف مین سٹیک (ڈنڈی) اور سٹم شدہ تمباکو ایک روپے فی کلوگرام۔

3- سنف نسوار میں استعمال ہونے والا تمباکو کا پتہ 70 پیسے فی کلوگرام

گزشتہ پانچ سالوں میں وصول کئے گئے تمباکو ترقیاتی سبسیں کی تفصیل

نمبر شمار	مالی سال	تمباکو ترقیاتی سبسیں کی وصولی
1	2002-03	57.551
2	2003-04	119.450
3	2004-05	219.274
4	2005-06	313.382
5	2006-07	221.120

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د دے تمباکو د ٹیکس دا خبرہ ڊیرہ د وختی نہ راروانہ ده او د دے اسمبلیٰ پہ فلور باندے پہ یو تائم کنس منسٹر صاحب چہ کوم د ایکسائز ایندہ ٹیکسیشن وو، نو هغه اعلان او کرو چہ with in the Province به دا ٹیکس نہ وی او دا ٹیکس به صرف په Exit او په Entrance باندے د صوبے اغستے کیبری۔ بیا جی لکه دا د هغه هغه ټول ریکارڈ زما سره دلته موجود پروت دے۔ د کوم سوال چہ دوئی دا جواب راکرے دے نو دا وائی چہ دخول خروج په دے مقامات "ری ڈرائنگ سنٹرز، سیگریٹ ساز کارخانوں اور جہاں حکومت موزوں سمجھے"، یو طرف ته ئے جی فیصلہ کرے ده چہ په صوبه کنس به دننه ٹیکس نہ اغستے کیبری، نو زہ دا وایم جی چہ د یو پهاټک ذکر پکنس دوئی هڊو د سره کرے نہ دے او خہ داسے دی چہ Within the Province دی، د درگنی په مقام باندے دا ٹیکس اغستے کیبری او دا د لسو کالو نہ ما ته پته ده چہ هلته خلق ناست دی او ٹیکس اغستے کیبری۔ د یو گادی نہ جی د تمباکو د یو ټرک نہ د پندرہ ہزار روپو پورے، د دس نہ د پندرہ ہزار روپو پورے د کے جی په حساب باندے هغه ٹیکس اغستے کیبری۔ د دوئی سره په ریکارڈ باندے هڊو پهاټک نشته۔ زہ دا وایم چہ یو نیم لاکھ روپئی چہ کم از کم د یوے ورخے اغستے کیبری، Tax collection کیبری او دلته گورنمنٹ ته پته هم نشته چہ هلته پهاټک شته او دا د کله نہ راروان دے؟ دا د 'آج' اخبار دا کټینگ زما سره دے، دا 17 ستمبر 2004 په هغه تیر سیشن کنس ما یو سوال پیش کرے وو، بیا د تیر منسٹر هم جواب راسرہ دے "داخلی اور خارجی پوائنٹس" او د دے نہ علاوه به ٹیکس نہ اغستے کیبری نو نن هم اغستے کیبری او دا پرونی چالانونہ ما هم راغوختی دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا شوک کنٹریکٹرا خلی، Collect کوی دا فیس؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زہ جی هم د دے ټپوس کول غوارم۔ کہ دا د حکومت خزانے ته خی نو زہ وایم چہ ڊیرہ بنه خبره ده، زمونږ د صوبے خزانے ته راخی خو فرض کره دا د تھیکیدار او د یو کس دوه جیبونو ته تلل غواړی، خی او خلق دلته لوټلے کیبری او د دے ټپوس نہ کوؤ نو دا به آخر کوم حد ته دا خبره رسی؟ زہ وایمہ چہ جی دا ڊیرہ زیاته یو اهم ایشو ده او دا منسٹر صاحب ته کہ په دیکنس معلومات

اوس ورکریے شوی وی او تھیک تھاک معلومات وی خو خبرہ صحیح دہ، کہ نہ
پہ دیکبن د تحقیق ضرورت دے او دا تاسو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی تہ حوالہ
کری جی۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اگر آپ جواب (ب) میں دیکھیں تو انہوں نے کہا ہے، مقامات دیئے
ہیں کہ ان مقامات پر یہ ٹیکس وصول کیا جائے گا اور یہ وہ مقامات ہیں جو صوبے سے باہر جو Exit points
ہیں ادھر جاتے ہیں، ایک۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کے علاوہ کارخانوں اور پراسسنگ کے جو پلانٹس
ہیں، ان پر یہ ٹیکس وہاں بھی لاگو ہے۔ کیا حکومت یہ بتا سکتی ہے کہ ان مقامات کے علاوہ اور پراسسنگ اور جو
کارخانے ہیں، ان کے علاوہ وہاں کوئی بھی ٹیکس لینا اصولی طور پر، قانونی طور پر اور اخلاقی طور پر صحیح ہے؟ اگر
وہ صحیح نہیں تو پھر آپ ایسی جگہوں پر ٹیکس کیسے وصول کر سکتے ہیں کہ وہ آپ کے اس میں نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: ممبر صاحب (جناب شاہ حسین خان، ایم پی اے، سے مخاطب ہو کر)، آپ دوسری سیٹ پر
بیٹھ جائیں۔ خیر ہے اس کو چھوڑ دیں، دوسری سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔ Minister concerned, to
please reply.

وزیر برائے آکری و محاصل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، پہ دیکبن چہ دا
کوم ٹائیونہ Mention شوی دی د تیکس د Collection د پارہ، نو دا بالکل
صحیح دی او خو پورے چہ دا خبرہ دہ د تیکس او زما آنریبل ممبر، چہ دا کوم
رسیدونہ دوئی سرہ دی کہ Kindly دا مونر تہ راکری، مونر بہ د دے انکوائری
او کرو، Otherwise دا تیکس چہ کوم دے، د تویبکو بورڈ چہ کوم Contractor
وی جی، د تیکس Contractor، ہغہ سرہ وی، ہغہ دا تیکس وصول کوی او کہ پہ
دیکبن Irregularity کیری لگیا دہ، د ہغے بہ بالکل نوٹس اخلو۔ Concerned
ممبر مونر سرہ کبنینی جی چہ شہ رنگہ د دوئی تسلی کیری، د ہغے مطابق بہ
انشاء اللہ ایکشن اخلو۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زہ خو جی لکہ د منسٹر صاحب دے خبرے سرہ اتفاق نہ کوم۔ زہ
د ربانی صاحب سرہ دلته ناست وومہ جی او دا ما پہ ہغہ باندے پریویلیج موشن
دے تیرہ اسمبلی کبن پہ سیشن کبن پیش کریے وو خو زہ پہ ہغے کبن کامیاب نہ

شومہ چہ دا ٹیکس ختم شی۔ اوس د دوئی سرہ بیا دلته خنگہ کنبینمہ چہ لکہ دا ٹیکس بہ دے را تہ ختم کری؟ دا زما پریویلیج موشن دے او دا د ہغہ د اسمبلی بیانات دی چہ Within the Province بہ نہ وی۔ کہ دا درگی Within the Province نہ وی او د صوابی نہ بتخیلے تہ او یا مینگورے تہ د تمباکو ترک خی او د ہغے نہ دس پندرہ ہزار روپی اغستے کبری پہ غیر قانونی طریقہ باندے نو زہ خو دا وایمہ جی چہ پہ دیکبن د تحقیق ضرورت دے او متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی تہ دا تاسو حوالہ کری، زہ ورتہ دا Proof ہلتہ پیش کولے شم ہول او دا د یو ساعت خبرہ نہ دہ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس میں یہ جو ٹیکس لگایا گیا تھا ٹوبیکو سمیس، اس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ صوبے میں سے جو باہر تک ٹوبیکو جاتا ہے، اس پر دو روپے ٹیکس فی کلو وصول ہوگا تو یہ ایک طرف صوبے کے Resources میں اضافہ ہوگا اور دوسری طرف جو کارخانہ دار ہے، ان کو صوبہ سرحد میں ٹوبیکو ارزان قیمت پر، سستی قیمت پر ملے گا بمقابلہ باہر کے تو وہ ہمارا پر آئیں گے۔ اب جناب سپیکر، حکومت نے جو نام دیئے ہیں، بالکل بیشک یہ صحیح ہے کہ یہ Exit points ہیں کہ جو صوبے سے باہر ٹوبیکو جاتا ہے، اس پر لگایا جاتا ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر، جو کارخانے یا جو پراسسنگ پلانٹس ہیں، وہ بھی صحیح ہیں کیونکہ وہ ہمارا پر بھی پراسس کرتے ہیں ٹوبیکو کو لیکن اس کے علاوہ جہاں پر بھی یہ ٹیکس لیا جاتا ہے، ان مقامات کے علاوہ اور کارخانوں اور ری پراسسنگ پلانٹس کے علاوہ جہاں پر بھی یہ ٹیکس لیا جاتا ہے جناب سپیکر، حکومت واضح اعلان کرے کہ وہ غیر قانونی ہے اور وہ غلط ہے اور جو بھی اس طرح ٹیکس لے گا، خواہ وہ ٹیکس دار ہو یا جو بھی ہو، وہ ٹیکس لے گا جو حکومت کی دی ہوئی جگہوں کے علاوہ ہو، وہ غیر قانونی تصور ہوگا اور لوگوں کو پیغام دے دیں کہ وہ نہ دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

سید محمد علی شاہ ماجا: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: باچا صاحب تہ موقع ور کری جی، باچا جی، ستاسو خو پہ دیکبن کال اتینشن ہم راروان وو کنہ۔

سید محمد علی شاہ ماجا: کال اتینشن ہم دے جی خو دیکبن صرف یو دغہ ایڈ کول غوارم جی چہ دا ٹیکس چہ کوم دے جی، دا پہ درگی کبن ہم لگیدلے دے او ملاکنڈ

زموڻر ٽيڪس فری زون دے جی نو هلته خو هڊو د دے جواز نه پيدا کيڀري چه په ملاکنڊ کښن زموڻر نه دا ٽيڪس واخلی جی۔

جناب سپيڪر: جی، مسٽر صاحب۔

وزير آڳاڙی و محاصل: Actually جی دا ٽيڪس چه کله د ملاکنڊ نه راڃی نو هغلته ٽيڪس وصولی کيڀري خو Any how زه خود دے آنريبل ممبرانو ته دا يقين دهانی ورکوم چه اوس د Previous government خو موڻر Responsible نه يو خو زه دا Assure کوم چه کومه خبره په فلور، انشاء الله هغه به کيڀري Otherwise زه بيا هم د وئ سره اتفاق کوم چه هغه د کميٽی ته حواله ڪرے شی۔

Mr. Speaker: So it is referred to the Standing Committee. Thank you. Question No. 89, Dr. Zakirullah Khan Sahib.

* 89 _ ڈاکٽر ذاکر اللہ خان: کيا وزير آڳاڙی و محاصل ازراه کرم ارشاد فرمائين گے که:

(الف) آيا به درست ہے که صوبه سرحد میں تمباکو ڈیولپمنٽ سمس باقاعدگی سے وصول کيا جا رہا ہے؛
(ب) آيا به درست ہے که حکومت کے واضح احکامات کی روشنی میں مذکورہ رقم پيداوارمی اضلاع اور تحصیلوں میں خرچ ہوگی اور وہاں کے زمینداروں کے مسائل حل کروانے کیلئے ترقیاتی کام کروائے جائين گے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) جون 2008ء تک کل کتنی رقم تمباکو سمس کی مد میں موجود ہے؛
(ii) مذکورہ رقم کی تقسیم کس طرح ہوئی، نیز اب تک کن کن اضلاع میں کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے اور اگر خرچ نہیں ہوئی ہے تو وجوہات بتائی جائين؟
وزير آڳاڙی و محاصل: (الف) درست ہے۔

(ب) قانون کے مطابق سمس مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے استعمال کيا جا سکتا ہے:

1۔ صوبے کے تمباکو کاشت کرنے والے علاقوں میں واقع سڑکوں، شاہراہوں کی مرمت و دیکھ بھال اور پودوں کی خصوصی حفاظت۔

2۔ دوسرے امور جن سے صوبے میں تمباکو کی پيداوار میں اضافہ ہو سکے۔

3۔ ایسے وضع کردہ طریقہ کار جس سے صوبے میں بنيادی ڈھانچے کی دیکھ بھال اور ترقی ممکن ہو۔

(ج) (i) محکمہ آبکاری و محاصل نے جولائی 1999ء سے مئی 2008ء تک تمباکو ترقیاتی سبسیوں کی مد میں وصولی کا شیڈول درج ذیل ہے:

(ii) حکومت نے تمباکو ترقیاتی سبسیوں کی رقم کی تقسیم کا طریقہ کار تمباکو ترقیاتی سبسیوں کے استعمال رولز 2007ء میں وضع کیا ہوا ہے۔ محکمہ آبکاری و محاصل کا کام تمباکو ترقیاتی سبسیوں کی وصولی ہے جبکہ سبسیوں خرچ کرنے کے متعلق حساب کتاب محکمہ خزانہ کی ذمہ داری ہے۔

مالی سال 1999-2000 سے 2007-08 تک وصول کئے گئے تمباکو ترقیاتی سبسیوں کی تفصیل

نمبر شمار	مالی سال	تمباکو ترقیاتی سبسیوں کی وصولی
1	1999-2000	40.494
2	2000-01	51.341
3	2001-02	53.64
4	2002-03	57.551
5	2003-04	119.450
6	2004-05	219.274
7	2005-06	313.382
8	2006-07	221.120
9	2007-08	207.500

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، پہ دمے باندھے دیرہ زیاتہ اور بدہ خبرہ نہ کوم خو کہ ددغے سرہ دا ہم شامل کړئ تاسو، دیو نیچر خبرہ ده او یو خانے به کمیٹی کبن به پرے بحث اوشی۔ کہ تاسو لږ دا دغه او گورئ آخر کبن جی، دا 1226.197 ملین روپئ په دمے کالونو کبن دا Tax collection شوے دمے۔ زه دا تپوس کومه چه که اوس په هغه ځایونو کبن دا لگول دی، دلته قانون پاس شوے دمے چه کوم ځائے کبن دا تمباکو پیدا کبیری، دا به هم په هغه اضلاع کبن لگی۔ تراوسه پورے زه دا نه شم وئیلے چه که یو پیسه پکبن لگیدلے وی ځکه چه زمونږ په نوم پکبن هم ډائریکیتوز ایشو شوے دی او بیا هغه پیسه هغه ځایونو ته ددمے مقاصدو دپاره، دا کوم چه دوئ بیان کړمے دی، نه دی تلی نو دا Tax collection دلته کبیری او خزانے ته دا پیسه راځی او تراوسه پورے ددمے نه په هغه علاقو کبن چه کوم تمباکو پیدا کوی، Growers دی، هغوی ته هیخ سهولیات ددمے نه دی ورکړمے شوی، نو دا خبره هم په زیاتے باندے مبنی ده نو زه چیف منسٹر صاحب ته سوال کومه چه کوم ځائے کبن حق جوړبیری، دقانون

مطابق د ہغہ پیسو د دوئ سمدستی ڈائریکٹوز ایشو کوی او د ہغہ ایم پی ایز
 یہ Recommendation باندے د ہلنہ د روڈونویا د نور ڈیویلمینٹ کوم کارونہ
 دی، ہغہ د پکبن سرتہ اورسوی جی۔

Mr. Speaker: Jee, Minister concerned.

وزیر آبراری و محاصل: جناب سپیکر، آنریبل ممبر چہ کوم کوئسچن کرے دے جی، پہ
 ہغہ سلسلہ کبن عرض دا دے چہ یو خو لکہ زمونہہ ڈیپارٹمنٹ چہ دے ایکسائز
 اینڈ ٹیکسیشن، د دے کار خو صرف د Tax collection دے، دا ٹیکس چہ پہ
 کوم مد کبن لگی، ہغہ بیا د فنانس ڈیپارٹمنٹ والا ذمہ وار وی جی۔ مونہہ خو
 لکہ ٹیکس Collect کوڑ او فنانس ڈیپارٹمنٹ تہ جی لارشی نو دا کوئسچن د بیا
 د فنانس ڈیپارٹمنٹ نہ او کرے شی چہ دا پیسے پہ کوم مد کبن لگی؟ Any how
 لکہ مونہہ اوس یو کمیٹی چہ خہ رولز دی، د ہغے مطابق جو رو لکیا یو، سی ایم
 صاحب بہ د ہغہ کمیٹی چیئرمین وی جی او پہ ہغے کبن چہ کومو علاقو کبن
 تمبا کو کیری، د ہغہ Concerned area نہ یو ایم پی اے بہ پکبن ممبر ہم وی او د
 ہغوی بہ بیا اجلاس زر تر زره اوشی چہ پہ ہغے کبن بہ بیا دا Decide شی چہ
 کومو علاقو کبن تمبا کو کیری، د Percentage مطابق بہ ہغہ علاقو تہ دا فنڈ
 شی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبد الاکبر خان صاحب، دا مخکین بہ د وئیلے وو کنہ چہ پہ یو
 خائے ئے جواب در کرے وے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ دا زما بل نیچر کوئسچن دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنہ بل دے؟ او وایہ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ایک Specific Taxation ہوتا ہے، ایک جنرل ٹیکسیشن ہوتا
 ہے۔ جنرل ٹیکسیشن حکومت وصول کرتی ہے، جہاں پر بھی وہ لگانا چاہتی ہے، لگاتی ہے۔ ایک Specific
 Taxation، جو لاء بنتا ہے، اس کے تحت جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، اس میں یہ لکھا جاتا ہے کہ یہ ان
 علاقوں میں استعمال ہوگا جہاں پر، مثال کے طور پر ٹوبیکو، منزل، گنیا جو بھی چیز، یہ Specific
 Taxation ہے۔ اب Specific Taxation ان لوگوں سے لی جاتی ہے جو کاشتکار ہیں، جو تمباکو

کاشت کرتے ہیں اور جولاء ہے، اس میں لکھا ہے کہ یہ ان علاقوں پر استعمال ہوگی کہ جن علاقوں میں ٹوبیکو کاشت کی جائے گی۔ ہم وزیر صاحب سے اور کچھ نہیں کہتے، ہم صرف یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کیا حکومت، اس قانون کے تحت جو بھی ٹیکس وصول ہوگا، انہی علاقوں میں لگانا چاہیے، ان پر لگائے گی یا کہ کسی اور جگہ کو جائے گی؟

وزیر آبراری و محاصل: جناب سپیکر، دا کمیٹی تہ چہ لا رشی، ہلتنہ جواب بہ در کرو انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: خہ تھیک شو، بیا ہغے کبن بہ تبول جواب ور کروی۔ کوئسچن نمبر 68، جناب عتیق الرحمان صاحب۔

* 68 _ جناب عتیق الرحمان: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

- (ا) آیایہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں چار فلور ملز چالو حالت میں ہیں؛
 - (ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فلور ملز کو پورا کوٹھ مل رہا ہے؛
 - (ج) آیایہ بھی درست ہے کہ آٹے کی تقسیم ڈی سی او خود کرتا ہے؛
 - (د) اگر (ا) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آٹے کی تقسیم کس کی مرضی سے اور کہاں کہاں کی گئی ہے، گزشتہ دو مہینوں (مارچ و اپریل) کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): (ا) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

- (ج) ضلع میں آٹا کی تقسیم متعلقہ پنواری اور سیکرٹری یونین کونسل کے ذریعے 19 یونین کونسلوں میں برابری کی بنیاد پر ہو رہی ہے جن کی مانیٹرنگ کیلئے تحصیل سطح پر کمیٹیاں تشکیل کی گئی ہیں۔
- (د) ابتداء میں آٹے کی تقسیم یونین کونسل ناظم، نائب ناظم، کونسلر اور علاقہ مشران پر مشتمل کمیٹیوں کے ذریعے شروع کی گئی، تاہم تنازعات کی وجہ سے بعد میں آٹے کی تقسیم حلقہ پنواری اور سیکرٹری یونین کونسل کے ذریعے شروع کی گئی۔ اس دوران جب آٹا بحران میں کمی واقع ہوئی تو آٹے کی تقسیم لائسنس یافتہ ڈیلر کے ذریعے شروع کی گئی۔ 14 اپریل 2008 کے بعد وزیر خوراک کی ہدایت پر آٹے کی تقسیم ممبران اسمبلی کی مرضی کے مطابق کرنے کا فیصلہ کیا گیا جس کیلئے ضلعی انتظامیہ نے ممبران اسمبلی سے رابطہ کیا اور ان کے کہنے کے مطابق ان کی تشکیل کردہ کمیٹیوں کے ذریعے آٹا تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

بعض جگہوں پر اس میں تنازعات پیدا ہوئے جن کو حل کرنے کیلئے وزیر اعلیٰ سرحد کے مشیر کے دفتر میں بھی اجلاس ہوا جس کے فیصلے کے مطابق ایک دن آٹے کی تقسیم ممبر صوبائی اسمبلی پی ایف 42 کے نامزد کمیٹی کے ذریعے جبکہ دوسرے روز ممبر قومی اسمبلی حلقہ این اے 10 کے نامزد کردہ کمیٹیوں کے ذریعے ہونا قرار پائی، تاہم میٹنگ کے ایک روز بعد ممبر صوبائی اسمبلی پی ایف 42 نے مطلع کیا کہ ان کو یہ فیصلہ بھی منظور نہیں اور تقسیم صرف ان کی نامزد کمیٹیاں کریں گی۔ اس طرح آٹے کی تقسیم کا تنازعہ برقرار رہا۔

ضلعی انتظامیہ نے مندرجہ بالا حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور کسی ناخوشگوار صورتحال سے بچنے کیلئے یہ فیصلہ کیا کہ آٹے کی تقسیم سرکاری اہلکاروں کے ذریعے کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ فلور ملوں کو جو گندم فراہم ہو، اس کے مطابق فلور ملز آنا فراہم کریں جس کی نگرانی سرکاری اہلکار کرتے رہیں۔ اس کے ماٹرننگ کیلئے سرکاری اہلکاروں کی ہر مل پر ڈیوٹی لگائی گئی جبکہ آٹے کی تقسیم کیلئے حلقہ پٹواری اور سیکرٹری یونین کو نسل بذریعہ ڈی آر او روزانہ تقسیم کے ذمہ دار ٹھہرائے گئے۔

جناب عتیق الرحمان: مطمئن یم جی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو، شکریہ چہ د غنی خان خوئے مطمئن شو۔ Question No. 122, Syed Qalb-e-Hasan Sahib, MPA. The Member is on leave, so it is kept pending till his presence over here. Question No. 98, Shazia Tehmash, she is also on leave and this is also kept pending.

جی ممبر صاحب، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کشور کمار۔

جناب کشور کمار: تھینک یو۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کی تھوڑی توجہ چاہوں گا۔ جناب میرا تعلق ڈی آئی خان سے ہے اور ڈی آئی خان میں تیسرا روز ہے کہ سارے بازار بند ہیں، لوگ گھروں میں محصور ہیں۔ حالات ایسے کچھ بنے ہوئے ہیں کہ بہت زیادہ پرا بلمز Create ہو رہے ہیں، لوگ شہر کارخ نہیں کر رہے۔ یہ پچھلے پندرہ بیس دن سے ایسا تسلسل چل رہا ہے کہ کبھی اہل تشیع کا قتل ہو رہا ہے اور کبھی اہل سنت کا قتل ہو رہا ہے۔ یہ کب تھے گا، کب رے گا؟ پچھلے تین دن سے بالکل کر فیو کا سماں ہے ڈی آئی خان میں، لوگ باہر نہیں آرہے ہیں۔ میں سپیشل ریکویسٹ کرتا ہوں آپ سے کہ اس کا فوری نوٹس لیا جائے اور امن وامان کو فوری طور پر بحال کیا جائے تاکہ لوگ جو گھبرائے ہوئے ہیں، غمزہ ہیں، ان کا کوئی سدباب کیا جاسکے۔ سپیشل ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ڈی آئی خان بہت Important شہر ہے اس صوبے کا، تمام سرورسز پنجاب، سندھ، بلوچستان، سب کو وہاں ہی سے نکلتی ہیں لیکن باہر سے کوئی گاڑی، کوئی بندہ نہیں آرہا۔ سپیشل

ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس پر آپ فوری ایکشن لیں اور ڈی آئی خان کا امن بحال کریں۔ دوسرا جناب، میں وزیر بلدیات صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ ہمارے ٹی ایم اے میں فائر بریگیڈ نہیں ہے۔ ایک تو ہے اور وہ اتنی بری حالت میں ہے، ابھی پچھلے دو Sunday پہلے کی بات ہے، پندرہ دن پہلے کی کہ ڈی آئی خان میں ایک دکان ہے، کراچی بینکنگ ڈینٹنگ، وہاں آگ لگی تھی، یقین کریں اتنا بڑا ضلع ہے اور ہمارے ٹی ایم اے کے پاس فائر بریگیڈ نہیں ہے، بھکر سے ہمیں منگوانی پڑی۔ جب بھکر سے یہاں گاڑی آئی تب تک وہ دکان جل کر راکھ ہو چکی تھی، کروڑوں روپے اس کا نقصان ہو چکا تھا تو سپیشل ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارے ٹی ایم اے کو فوری طور پر فائر بریگیڈ دی جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کسٹور کمار صاحب، کسٹور صاحب، یہ لاء اینڈ آرڈر پہ بعد میں وہ آرہا ہے، یہ آپ کی باتیں نوٹ ہو گئیں، اس کا Reply اس میں آئے گا۔۔۔۔۔

جناب کسٹور کمار: ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کال اینڈنشن، ایک پوائنٹ Raise کیا کریں، اتنی جنرل ڈسکشن میں آپ نہ جائیں۔۔۔۔۔
جناب کسٹور کمار: دونوں Important ہیں اسلئے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: شکریہ۔ معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں، ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب محمد ظاہر شاہ صاحب، ایم پی اے، نے 21-08-2008 کیلئے؛ جناب سید قلب حسن صاحب، ایم پی اے، نے 21-08-2008 کیلئے؛ جناب وجیہ الزمان صاحب، ایم پی اے، نے 21-8-2008 تا اختتام اجلاس کیلئے اور جناب امجد خان آفریدی صاحب، منسٹر ہاؤسنگ، نے بھی 21-8-2008، یعنی آج کیلئے تو Is it the desire of the House that leave may be granted?

Mr. Speaker: The leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5. 'Privilege Motions'. Mrs. Noor Sahar MPA, to please move her Privilege Motion No. 11 in the House. Mrs. .Noor Sahar, please.

محترمہ نور سحر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ تمام معزز ممبران اسمبلی کو جملہ عائد کردہ ٹیکس ٹول پلازوں پر قانون کے مطابق معاف کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود موٹروے کے ٹول پلازہ پر صوبائی اسمبلی کے ممبران

سے ٹول پلازہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ معزز ایوان سے استدعا ہے کہ اس حوالے سے آج اس کی ضروری وضاحت کی جائے کہ آیا یہ ٹیکس معاف ہے کہ نہیں، نیز متعلقہ عملے سے جواب طلبی ہو کہ کیوں قانون کی پاسداری نہیں کرتے اور ممبران سے ٹیکس وصول کرتے ہیں؟
جناب سپیکر: منسٹر صاحب، بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی)}: جناب سپیکر صاحب، خنگہ چہ دوئی دا خبرہ او کولہ، دا موٹر وے چہ دے، دے باندے ہر خوک بہ ٹیکس ورکوی، دا ہیخ زمونہ استحقاق نہ جو ریری، باقی زمونہ د صوبے چہ کوم ٹیکسونہ دی، خنگہ دا نوبنار شو، ہغہ ٹیکسونہ چہ دی، ہغہ ایم پی ایز نہ ورکوی، نو تھیک دہ خو موٹر وے چہ دے، دے باندے ہر خوک چہ تیریری، ہغہ بہ خا مخا ٹیکس ورکوی۔ د ہغوی د حکومت قانون دے چہ دیکھن مونہ ترمیم نہ شو کولے۔

Mr. Speaker: Ji Bibi, satisfied or not?

محترمہ نور سحر: سر، یہ رولز جو ہمیں دیئے گئے ہیں، اس میں جو بتایا گیا ہے تو اس میں تو وضاحت یہ نہیں ہے کہ عام یا موٹر وے کا، تو یہ بتایا گیا ہے کہ سارے ٹول ٹیکس معاف ہیں تو اگر یہ بک غلط ہے تو ہمیں پھر دوسری بک Provide کی جائے اور اگر یہ صحیح ہے تو اس کے مطابق کارروائی کی جائے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دے رولز کنس فرق شتہ سپیکر صاحب۔ دا ہول ٹیکس، ہول ہول ٹیکس چہ دے، دا د صوبائی حکومت، خود دا رولز چہ دی، دا د صوبائی حکومت د طرف نہ جو ر دی۔ صوبہ کنس چہ کوم کار کیری، ہغہ زمونہ ذمہ داری دہ، مرکز چہ کومے فیصلے کوی، د ہغے مونہ پابند یو سپیکر صاحب۔ پہ دے وجہ باندے دا زمونہ رولز چہ دی، ہغے باندے Apply نہ کیری۔

جناب سپیکر: دا صحیح دہ، د این ایچ اے لاندے دے۔ این ایچ اے د فیڈرل گورنمنٹ دہ، نو زما خیال دے پراونشل گورنمنٹ صرف سفارش کولے شی۔۔۔۔
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی تاسو، مخکنس بہ د وئیلی وو کنہ چہ د۔۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، وہ تو بریف سٹیٹمنٹ ہو گئی نا، منسٹر صاحب کوسن لیا۔ میں سر، اس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں ایک کنفیوژن ہے۔ جیسے ہماری بسن نے کہا کہ ہمارا جو ہے سر، It is an

Act of Parliament، پرائونٹل اسمبلی کا اور وہ جو ہے، وہ نوٹیفیکیشن ہے۔ اگر فیڈرل لاء Exist کرتا ہے، پھر توٹھیک ہے ان کا جوا ہے، وہ Supersede کرے گا اور اگر Suppose یہاں پہ ایکٹ ہے اور وہاں پہ نوٹیفیکیشن ہے تو پھر یہ Prevail کرے گا۔ جب تک وہ Jurisdiction ہمارے صوبے میں جائے گا تو ہمارا لاء Prevail کرے گا کیونکہ یہ آپ کی لیجسلیشن ہے، وہ صرف نوٹیفیکیشن ہے۔ ابھی اس کی Clarity کے متعلق اگر آپ ان سے پوچھنا چاہیں تو میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: چلیں جی یہ پریولج کمیٹی کو ہم سپرد کر دیتے ہیں، ادھر پھر کوئی حل آپ نکالیں اس میں۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس پریولج کمیٹی ته مو واستولو، بس هغه كبن بيا او كپرى كنه جى، هر شه ور كبن او كپرى۔

تحریر التواء

Mr. Speaker: Item No. 6, 'Adjournment Motions'. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his adjournment motion No. 25 in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ صوبہ بھر میں بلدیاتی نظام میں خامیوں سے پیدا ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، کارروائی روک کر بحث کی جائے اور ہمیں بلدیاتی نظام میں موجود خامیوں کو دور کرنے کیلئے اس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ جو آرٹیکل 268 ہے اور پھر اس کا شیڈول 6 ہے، اس کے مطابق یہ صرف پریزیڈنٹ آف پاکستان کا Prerogative ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں جو Amendments وہ Approve کرتا ہے، وہی Amendments ابھی تک ہمارے اختیار میں نہیں ہیں چونکہ جو 17th amendment ہے، اس کے مطابق چھ سال کیلئے رکھا گیا تھا کہ چھ سال کے بعد کیونکہ یہ صوبائی سبجیکٹ ہے لیکن ہم سے لیا تھا پرویز مشرف نے، اب میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ وہ نہیں ہے پاکستان کا صدر، تو ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ اس میں جو خامیاں ہیں، وہ خامیاں دور کی جائیں اور کچھ Amendments بنا کے اوپر بھیجی جائیں تاکہ 268 کے تحت ہمیں اجازت دی جائے۔ میں

درخواست کروں گا منسٹر صاحب سے بھی کہ اس کو اگر کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو پھر جو بھی ممبر یا حکومت یا بلدیاتی نظام میں جو دوسرے Stake holders ہیں، وہ اگر اس میں Amendments لانا چاہتے ہیں تو یہ سارا ایک پیکیج بنا کر فیڈرل گورنمنٹ کو بھیج دیں اور وہاں سے پھر Concurrence لے کے کہاں پر ہم، اپنی جوا سنبلی ہے، اس میں قانون سازی کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب، بشیر بلور خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک آن کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیہی ترقی): زہد عبدالاکبر خان شکر گزار یمہ چہ دے اہم مسئلے تہ ئے د حکومت توجہ راو گر خولہ، پہ فلور آف دی ہاؤس ئے خبرہ او کرہ۔ سپیکر صاحب، دے بارہ کبن مونر پہلا چہ کینت میتنگ او شو نو دے بارہ کبن مونر یو، چیف منسٹر صاحب کینت کمیٹی جو رہ کرہ، ہغے کبن زہ ووم او زمونرہ مشر رحیم داد خان ہم وو۔ مونر پول ناست وو او دیکبن مونر ڍیر زیات کار کرے دے او زمونرہ ریٹائرڈ چیف سیکرٹری خالد عزیز، سیکرٹری لاء، سیکرٹری ہوم او ورسرہ اعظم خان ایکس چیف سیکرٹری، مونر پول ناست وو، دے باندے مونر تقریباً ڍیر کوشش ہم او کرو، یو لائحہ عمل مو تیار کرو ورلہ۔ ہغے نہ پس فیڈرل گورنمنٹ میتنگ او کرو او د بلوچستان او زمونر صوبے نہ او سندھ نہ او پنجاب نہ ہم منسٹران صاحبان راغلی وو، سیکرٹریان صاحبان ہم راغلی وو، د ہغوی متفقہ دا خبرہ وہ چہ دیکبن Amendments پکار دی ولے چہ دا داسے چہ کوم ہغوی جو کرے دے، دا بالکل Incomplete دے، دیکبن ہغہ ایکزیگٹیو پاور ہیچ چا سرہ نشتہ، د 2001ء چہ کوم دا آرڈیننس دے، پریذیڈنٹ صاحب پاس کرے وو او حکم ئے کرے وو، بیا دا دومرہ بد قسمتی دا دہ چہ دا صوبائی خود مختاری کبن ہم Interference وو، ہغوی خان لہ ساتلے وو او شیڈول 6 کبن تحفظ ہم ور کرے وو۔ Even over and above from the parliament چہ پارلیمنٹ یو ایکٹ جو ولے چہ صدر بہ Permission ورکوی، نو دیکبن بہ مونر Amendment کولے شو۔ نو پہ دے وجہ باندے زمونرہ ڍیپارٹمنٹ لکیا دے، مونر بیا یو کینت، پورہ کینت میتنگ

تہ بریفنگ ہم ورکریے دے چہ کوم مونبر لائحه عمل تیار کریے دے ، ہغہ کیبنٹ پاس کریے دے ، ہغہ مونبر مرکزی حکومت تہ لیبرلے دے۔ مرکزی حکومت لگیا دے ، خلور وارہ صوبے لگیا دی چہ دا یو مونبر لائحه عمل جوہ کرو او ہغہ Amendment چہ دے ، ہغہ مونبر پریذیدنٹ تہ ورکرو۔ اوسہ پورے خو پریذیدنٹ صاحب موجود وو نو اوس انشاء اللہ چہ زمونبرہ خیل پریذیدنٹ بہ راعی نو ہغہ باندے بہ مونبر دیکبن Amendment کوؤ۔ پہ دے ورلہ تسلی ورکوم کہ د دوئی دا کمیٹی کینینی ہم ، مونبر تہ انکار نشتہ خو مونبر Already دے باندے ڍیر زیات کار کریے دے او دا مونبر خیل کاغذونہ مرکزی حکومت تہ ہم استولی دی او مرکزی حکومت کبن ہلتہ لگیا دی ، خلور وارہ صوبے ناستے دی ، ہغوی یو لائحه عمل جوہوی ، نو انشاء اللہ چہ ہغہ لائحه عمل جوہوی او مونبر بہ بیا اسمبلی تہ ، تاسو تہ راوہرو او تاسو نہ بہ بیا Acceptance کوؤ نو بیا ہغے تہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر ، خنگہ چہ منسٹر صاحب خبرہ او کرہ چہ حکومت پہ دے باندے کار کوی ، ما تہ پہ ہغے باندے اعتراض نشتہ خودا یواخے صرف د حکومت د دوہ درے خلورو وزیرانو Inputs پکار نہ دی دیکبن ، کہ د آنریبل ممبر زخہ Inputs ورکول غواہری پہ دے Amendments کبن ، زما بنیادی مقصد دا دے چہ دوئی بہ ہم ڍیر زیات کوشش کوی ، حکومت ہم کوشش کوی چہ دا بنہ نہ بنہ کری خو کہ ہر خوک ممبران پہ دیکبن Inputs ورکول غواہری ، دیکبن Amendments راوستل غواہری نو دا د گورنمنٹ اوپن اوساتی چہ زمونبرہ پکبن ہغہ ہم شامل کریے شی۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات و دیکی ترقی): خنگہ چہ عبدالاکبر خان وائی ، مونبر تہ ہیخ اعتراض نشتہ نو دا بنہ دہ چہ دا کمیٹی تہ لار شی ، نور بہ ہم چہان بین اوشی چہ مونبر دے تہ لگیا یو چہ مونبر یو ڍرافت تیار کرو نو انشاء اللہ بیا بہ مونبر ہغہ کمیٹی تہ ورکرو او بیا بہ ہغے کبن کینینو چہ خنگہ دوئی وائی ، ہغہ شان بہ انشاء اللہ کوؤ۔ دا ٲول پاکستان چہ دے ، ٲول منسٹران چہ دی ، چیف منسٹران صاحبانو

تولو ما سره خبرے کرے دی چه دا ایکٹ چه دے ، دا کوم آرڈیننس چه وو ، دا آرڈیننس چه دے ، دا Incomplete دے ، دیکبن ڊیر زیات Defects دی ، دیکبن Amendment کول غواری۔ نو ما ته انکار نشته چه دا کمیٹی ته د حواله شی او کمیٹی کبن مونر به کبنینو، دے باندے به ڊسکشن هم اوکرو، د تولو رائے به پکبن واخلو، هغه شان به بیا پکبن Amendments اوکرو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تههیک شو جی، Is it۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، زما مطلب دا دے چه هر صوبے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه د هاؤس نه به تپوس اوکرو کنه۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: زما جی بنیادی مقصد دیکبن دا وو چه دا لوکل گورنمنٹ سسٹم پراونشل سبجیکٹ دے ، دا خو مشرف اغستے وو۔ اوس دا پراونشل سبجیکٹ، مطلب دا دے چه د هر یو صوبے خپل خپل حالات دی، اوس یو شے به پنجاب کبن هغه سسٹم کبن به ضروری وی، هغه شے به په صوبه سرحد کبن نه وی پکار یا به په سندھ کبن پکار وی نو بلوچستان کبن به نه وی پکار، چونکه دا د هر صوبے خپل Requirements دی، خپل حالات دی نو مونر دا وایو چه مونر په دیکبن هغه Unilateral، بیا ترے نه هغه شے نه جوړوؤ چه بیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس، بیا ټول د پاکستان د پارہ یو شے جوړ شی۔ مونر وایو چه زمونر د خپلے صوبے چه کوم حالات دی، هغه هم پکبن دغه کرو، نو که تاسو دا کمیٹی ته حواله کرو نو ډیره مهربانی به وی۔ مونر دوی سره اتفاق کوؤ جی په دیکبن۔

سینیئر وزیر (بلديات و دیسی ترقی): مونر ته اعتراض نشته چه کمیٹی ته لار شی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو اعتراض نشته۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلديات و دیسی ترقی): خو دا چه پریذیڈنٹ ته عی نو یو پوره ډا کومنٹ به خی، په هغه کبن به دا وی چه هغه۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

سینیئر وزیر (بلديات و دیہی ترقی): نو ہفغہ خو تہیک دہ، ہفغے کبن ما تہ پتہ دہ، The law specified in the 6th schedule shall not be altered, جی، دا In time ختمیری او دے باندمے لہ تائم لگی۔ دا 2009ء کبن بہ ختمیری، 2009 کبن دا ختمیری خو ہفغے نہ مخکبن انشاء اللہ مونہر دیکبن بنیکرے راولو او دا کمیٹی تہ د حوالہ شی، مونہر تہ ہیغ اعتراض نشتہ۔

جناب سپیکر: د ہاؤس Consensus بہ پرے واخلو جی۔ Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the Honourable Member may be referred to the concerned committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.
(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the concerned committee. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA Sahib and Mr. Sanaullah Khan Miankhel Sahib, to please move their joint adjournment motion No. 29 in the House one by one. Mr. Israrullah Khan Gandapur, first.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکر یہ جناب۔ ایوان کی کارروائی روک کر ایک نہایت اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ جناب سپیکر، کہ ضلع ڈیرہ میں گزشتہ دور حکومت میں محکمہ زراعت کی تقریباً چار ہزار کنال زرخیز زمین اونے پونے دام پر منظور نظر افراد کو دی گئی۔ چونکہ یہ نہایت اہم معاملہ ہے، اسلئے اس پر بحث کی اجازت دی جائے اور ثناء اللہ خان جب پڑھ لیں تو میں ذرا اس پہ مزید کچھ کہنا چاہوں گا۔ پھر آپ منسٹر کو بھی سن لیں۔

Mr. Speaker: Mr. Sana Ullah Khan Mian Khel Sahib, please.
الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب، ضلع ڈیرہ میں گزشتہ دور حکومت میں محکمہ زراعت کی تقریباً چار ہزار کنال زرخیز زمین اونے پونے داموں منظور نظر افراد کو دے دی گئی چونکہ یہ نہایت اہم معاملہ ہے، اسلئے اس پر بحث کرنے کی اجازت فرمائی جائے۔

Mr. Speaker: Israrullah Khan, please.
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، چونکہ آج ہمارے سی ایم صاحب بھی موجود ہیں اور اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں چند گزارشات کروں گا، اس ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔ سر، Basically جو یہ زمین تھی، یہاں پہ پرانا ایک سسٹم آ رہا تھا Tenancy کا لیکن جب جنرل صاحب کی حکومت آئی تو وہ ایک نئی Approach کے ساتھ آئی۔ جیسے کوآپریٹو کو ختم کیا گیا، دوسرے ایسے ادارے تھے، زمینداروں

کو تاوان دیا گیا اور بیچارے جو کاشتکار تھے، ان کے ساتھ بھی برا سلوک رکھا گیا۔ 2001ء میں سر، Tenancy کو Disband کیا گیا اور یہ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کی گئی۔ جب نئی حکومت آئی ایم ایم اے کی تو 2003-9-16 کو سر، انہوں نے بظاہر تو یہ بتایا کہ یہاں یہ چونکہ Loss ہو رہا ہے تو یہ جو زمین ہے، اس کو لیر آؤٹ کرنے کا کوئی طریقہ بنایا جائے لیکن سر، اس کے پیچھے جیسے ایک Action in good faith ہوتا ہے اور ایک یہ ہوتا ہے کہ اس میں ذاتی اغراض و مقاصد ہوتے ہیں۔ اس میں 2005 میں ایک سمری Move کی گئی جس میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب نے باقاعدہ Approval بھی دی تھی اور جس کے تحت یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس زمین کو بجائے اس کے کہ حق ان پرانے کاشتکاروں کا بنتا تھا کیونکہ ان کو گورنر افتخار حسین شاہ صاحب نے ہٹایا تھا لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں، ایسے چند منافع بخش جن کیلئے اصطلاح انہوں نے استعمال کی ہے کاغذات میں کہ ان کو دیا جائے۔ پھر سر، یہ ہوا کہ یہ تقریباً کوئی چار ہزار کنال زمین جس میں گیارہ افراد جو کہ منظور نظر تھے، اونے پونے داموں میں ان کو، کسی کو پچاس روپے فی کنال کے حساب سے، کسی کو، زیادہ سے زیادہ جو اس کا ریٹ تھا، وہ دو سو روپے تھا، ان سب کے نام میرے پاس موجود ہیں لیکن چونکہ اس ایوان کا وقت قیمتی ہے، میری یہ خواہش ہو گی کہ منسٹر صاحب کی Consent کے ساتھ ہم اس کو ڈسکشن کیلئے ایڈمٹ کر لیں تاکہ اس سارے ہاؤس کے نوٹس میں بھی آجائے کہ وہ پرانا جو دور تھا اور جس کی میرٹ کی یہاں پہ باتیں بھی ہوتی ہیں کہ اس میں کیا پالیسیاں تھیں اور سر، یہ زمین اس کے علاوہ ہے جو جنگلات کی تھی اور جس میں بھی چند لوگوں کو نواز گیا، وہ تو میں نے سوال بھیجا ہے، جب آئے گا، ڈسکشن کریں گے، فی الحال میری یہ چیز سے درخواست ہو گی اور منسٹر صاحب سے کہ ان کی Consent کے ساتھ اگر یہ ایڈمٹ ہو جائے تو میں شکر گزار ہوں گا سر۔

جناب سپیکر: میا نخیل صاحب! آپ مزید کچھ کہنا چاہیں گے کہ بس کافی ہے یہ؟

الحاج ثناء اللہ خان میا نخیل: سر، میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح سے ہمارے اسرار خان صاحب نے کہا ہے کہ سابقہ دور میں جو سابقہ پالیسیوں کی دھجیاں اڑائی گئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میں کیبنٹ میں تھا اس وقت، اسی خطرے کے پیش نظر ان لیزز کو ختم کر دیا گیا تھا کہ کوئی سرکاری زمین ننانوے سال کیلئے یا تیس سال کیلئے یا اس عرصہ دراز کیلئے لیر آؤٹ نہیں کی جائے گی کیونکہ Misuse ہو رہی تھی اور اس صوبے کے یہ قیمتی اثاثے بچانے کیلئے ایک پالیسی اور قانون بنایا گیا لیکن میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس میں جو جہاں پر قانونی Violation ہوئی ہے اس پہ، اس میں جو Malafide ہے، اگر اس کو بحث کیلئے منظور نہ کیا گیا تو

میرے خیال میں پھر آئندہ کیلئے ہم وہ باتیں جو کہ حکومت کی پالیسیوں کی نذر ہو جاتی ہیں اور ان پہ صوبے کو اور صوبے کے عوام کو اور ان کی پبلک پراپرٹی کو جو نقصان ہوتا ہے، پھر ساری عمر شاید ہم اسی راستے پہ چلتے رہے۔ بہت مہربانی، شکریہ، میں اسی عرض کے ساتھ کہ ہاؤس کو بحث کی اجازت دی جائے تاکہ اس کے پورے خدوخال سامنے آسکیں۔ Thank you very much.

Mr. Speaker: Minister concerned, Arbab Ayub Jan Sahib.

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر، آپ ہاؤس کی رائے پوچھ لیں۔

Mr. Speaker: Thank You. Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the Honourable Members may be admitted for discussion? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is admitted for discussion.

(Applause)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices'. Under rule 52 A, Syed Mohammad Ali Shah Bacha Sahib, to please move his Call Attention Notice No. 15 in the House.

سید محمد علی شاہ ماجا: ڊیرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ "جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حکومت ٹوبیکو سیس کی مد میں کروڑوں روپے ٹیکس وصول کرتی ہے، مذکورہ رقم سرکاری خزانے میں جمع ہو رہی ہے اور ابھی تک تمباکو کے کاشتکاروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی سہولت دی گئی ہے۔ یہ فنڈان علاقوں کی ترقی اور فلاح پر خرچ کیا جاتا ہے جہاں پر تمباکو کاشت ہوتا ہے، چونکہ ابھی تک کسی بھی علاقے میں اس فنڈ سے کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے زمینداروں اور کاشتکاروں میں پریشانی پائی جاتی ہے۔"

جناب سپیکر صاحب، دے دے نہ مخکنس پرے ہم دا بحث او شولو۔ دا ہغہ علاقو کبن پکار وی چہ پہ کوم کبن دا دوہ روپی فی کلو زمونہ نہ کت کبری جی، نوزمونہ سی ایم صاحب ہم دا دے ناست دے او مونہہ دا ریکویسٹ دوئی تہ کوؤ چہ دا پیسے چہ کومے د توبیکو سیس پہ مد کبن کت کبری، ہم پہ ہغہ علاقو کبن دا استعمال شی چہ د کومو نہ دا پیسے کت کبری۔ ڊیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی مسٹر صاحب، کوئی۔۔۔۔۔

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آبراری و محاصل): شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آنریبل ممبر صاحب چہ کوم طرف تہ توجہ را گر خولے دہ چہ دا ٹیکس وصولیری، اول خو کلہ دوئی مونہر تہ دغہ او کیری چہ ٹیکس وصولی مہ کوئی او بیا ڈیمانہ کوی چہ دا ٹیکس وصولی کیری او زمونہرہ پہ حلقو کین ئے اولگوئی۔ Any how جی د دے د پارہ یو صوبائی کمیٹی وی جی، د ہغے کمیٹی چیئرمین آنریبل چیف منسٹر وی جی، د ہغے ہغہ کمیٹی بہ انشاء اللہ زر تر زرہ Complete شی او دا چہ کوم طریقہ کار د حکومت د طرف نہ وضع شوے دے، چہ کومو علاقو کین د تمباکو Growth کیری، د ہغوی د ہغے Growth د Percentage نسبت سرہ بہ ہم پہ ہغہ اضلاع کین د متعلقہ ایم پی ایز پہ مشورے سرہ دا فنڈز لگی او انشاء اللہ داسے خہ خبرہ نشتہ او زہ دا یقین دہانی ور کومہ خپل ورور تہ چہ انشاء اللہ دا چہ خہ رنگہ دوئی ڈیمانہ کرے دے، دا زمونہرہ ہم ڈیمانہ دے جی چہ کوم خائے نہ Growth کیری چہ دا فنڈز ہم پہ ہغہ علاقو باندے اولگی د ہغوی د فارم تہور وڈز د پارہ، د ہغوی د فصل د ودے د پارہ، نور ہلتہ چہ خہ کار کیدے شی، نو انشاء اللہ ہم دغہ شان بہ کیری چہ خنگہ دوئی وائی۔ اوس د تیر گورنمنٹ جی مونہرہ نہ یو ذمہ وار، رار او انہ چہ کومہ زمونہرہ ذمہ واری دہ، دا یقین دہانی ور کوؤ چہ دا فنڈز بہ پہ ہغہ علاقو کین لگی انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: باچا صاحب۔

سید محمد علی شاہ باچا: تھیک شوہ جی۔

Mr. Speaker: Dr. Zakir Ullah Khan, to please move his Call Attention Notice.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے میرے حلقہ نیابت پی ایف 97 دیر لور کے چند سکولوں کے نان ڈیولپمنٹل سائڈ پر اپ گریڈیشن کیلئے محکمہ تعلیم کو ہدایات جاری کروائیں، جس کے چند دن بعد محکمہ تعلیم نے ان ہی سکولوں کی درجہ بلندی کا اعلامیہ جاری کر دیا جو کہ روزنامہ، مشرق اور

روزنامہ، ایکسپریس، مورخہ 2008-5-23 میں موجود ہے جبکہ کئی ماہ گزرنے کے باوجود ابھی تک نہ ہی محکمہ خزانہ اور نہ ہی محکمہ تعلیم نے اس ضمن میں نوٹیفیکیشن جاری کیا۔

جناب سپیکر صاحب، پہلے دے دو کہ پریویج موشن راپورے وو خوتا سو کال اٹینشن تہ تبدیل کرے دے نو کال اٹینشن ہم تھیک دے خوزہ دا وایمہ چہ د اخبار دا کتنگ ما پکنہ د دے د پارہ لگولے وو چہ هلته کبن تیچرانو تہ پتہ اولگیدہ چہ دا خو وزیر اعلیٰ صاحب دا سکولونہ نان ڈیویلمنتیل سائڈ باندے اپ گریڈ کری دی، نو زما د پارہ یو مسئلہ جو رہ شوہ ہغے تہ د ترانسفر او پہ ہغے کبن د اپوائنٹمنٹس، نو د بے عزتی یو انداز اختیار شولو۔ دلته چہ راغلمہ نو ہدود سرہ پرے خہ کار محکمے نہ وو کرے او دا اعلامیہ ہغوی جاری کرے دہ۔ دا د اخبار کتنگ موجود دے، د دے کال اٹینشن نو تہس سرہ Attach دے نو زہ وایمہ چہ فوری طور سرہ منسٹر صاحب د پہ ہغے باندے کار او کری چہ ہغہ اپ گریڈ کری پہ نان ڈیویلمنتیل سائڈ باندے، د ہغے نور Requirements بالکل برابر دی او فیزیبلٹی تے برابر دہ جی۔

Mr. Speaker: Minister concerned, to reply please.

جناب قاسم خان سے گزارش ہے کہ آپ کے جتنے وہ جمع ہوئے ہیں، وہ پراسس میں ہیں، اس وقت ہمارے پاس اس ڈاٹس تک نہیں آئے ہیں، جب پہنچ جائیں گے تو آپ کا نمبر آجائے گا۔ جی، منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

جناب سردار حسین بابک (وزیر برائے ثانوی تعلیم): مہربانی سپیکر صاحب۔ آنریبل ممبر صاحب چہ کومہ خبرہ او کرلہ، د اخبار تراشے خو بہر حال سپیکر صاحب، پہ خپل خائے یو خبرہ دہ، دا خومرہ نان ڈیویلمنتیل سائڈ باندے چہ زمونر د اپ گریڈیشن سمری دہ، انشاء اللہ زر تر زہ بہ مونرہ آنریبل سی ایم صاحب تہ لیرو چہ کلہ منظوری د ہغے راشی نو بیا مونرہ خپل نوٹیفیکیشن د ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ د طرف نہ ایشو کوؤ۔ بہر حال زہ خو دا نہ شم وٹیلے چہ پہ اخباراتو کبن دا خبرہ ولے راغلی دہ چہ مونرہ ڈیپارٹمنٹ داسے خہ آفیشل نوٹیفیکیشن نہ دے جاری کرے او اخبار راغستے دے؟ آنریبل ممبر صاحب تہ زما دا خواست دے چہ د ہغوی پہ حلقہ کبن د اپ گریڈیشن د پارہ د نان اے ڈی پی پہ حوالہ سرہ چہ خومرہ سکیمونہ دی د ہغوی، د تولو سمری او پہ صوبہ کبن نور ہم ڈیر

زیات سکیمونہ دی چہ د نان اے ڈی پی پی پہ حوالہ باندے مونہرہ اپ گریڈیشن کوؤ، انشاء اللہ چہ وزیر اعلیٰ صاحب د ہغے منظوری راکری نو مونہرہ بہ د دیپارٹمنٹ د طرف نہ آفیشل نوٹیفکیشن جاری کرو او د ہغے یو کاپی بہ دوی تہ ہم ورکرو او دوی تہ بہ ہم پتہ اولگی۔
ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Satisfied?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، دا پہ نان دیویلیمینٹل سائڈ باندے چہ د کومو سکولونو Requirements برابر وی، فیزیبلٹی برابر وی نو دا د دوی د پارہ ہم یو ڈیرہ بنہ خبرہ دہ چہ ہغہ سکول اپ گریڈ کری او ہغے خلقو تہ سہولیات ورکری۔ زہ مخصوص د دے پینخو سکولونو خبرہ کومہ چہ پہ دیکن چیف منسٹر صاحب واضح ہدایات جاری کری وو او ہغہ چھٹی د ہغے فیزیبلٹی رپورٹ سرہ Attach دہ، د دوی پہ محکمہ کنس پرتہ دہ۔ زہ منسٹر صاحب تہ وایم چہ د دے یو Separate case جوڑ کری، نور خو تھیک دہ جی لکہ دا خو کیری، روٹین دے، دغہ شان پہ روٹین کنس بہ چلیبری خو دا پینخہ سکولونہ چہ دا د دوی د طرف نہ دا خبرہ وتے دہ او دے اخبار تہ تلے دہ او زما د پارہ یو مشکل جوڑ شوے دے، نو د دے پینخو سکولونو متعلق د منسٹر صاحب پہ دے خائے ما تہ دا یقین دہانی راکری چہ دا بہ زہ د دیپارٹمنٹ نہ فوری طور پراسس کرہ او چیف منسٹر صاحب تہ ئے د Approval د پارہ وراولیرمہ۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زما عرض دا دے چہ آنریبل ممبر صاحب خو زمونہرہ سینئر پارلیمنٹیرین دے او دے پہ دے خبرہ باندے پخپلہ ہم ڈیر بنہ پوہیری۔ د ہغے Criteria نہ پس بہ مونہرہ انشاء اللہ چہ کلہ دغہ وی نو مونہرہ بہ نوٹیفکیشن او کرو خو زہ ورتہ پہ دے سٹیج باندے داسے Assurance نہ شم ورکولے چہ سبا بہ زہ ڈائریکٹیو ایشو کرہ او ہغہ بہ اپ گریڈ شی او Criteria، انشاء اللہ مونہرہ د ہغوی کیس چہ کوم دے، ہغہ بہ پہ Priority base باندے pursue کرو انشاء اللہ کہ خیر وی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب، د دے خبرہ کومہ، ما دومرہ خان سترے کرے دے چہ د ہغے ہغہ Criteria، ہغہ فیزیبلٹی رپورٹ، ہغہ ٹول ہر خہ چہ خہ د دوی Requirements د اپ گریڈشن د پارہ پہ نان دیولپمنٹل سائڈ باندے پکار دی، ہغہ ما را رسولی دی او د دوی پہ آفس کبن مے جمع کری دی۔ اوس د ہغے سرہ د دغے آفس نہ ویستل او چیف منسٹر صاحب تہ لیبرل د Approval د پارہ، ہغے باندے خو زما نور وس نہ راعی، ما خو حکہ پریولج موشن پیش کرے وو جی، دلته خوتا سو کال اٹینشن نوٹس تہ بدل کرے دے، زہ وایمہ چہ مخصوص دا بینخہ سکولونہ چہ ہغہ فیزیبل دی، فیزیبلٹی ئے راغلے دہ، Requirements پورہ دی او ہر خہ تھیک تھاک دی، د دغے د پارہ دیو کیس جور کری چہ ہغے کبن دوہ پرائمری سکولونہ دی، یو مپل دے او یو پکبن ہائیر سیکنڈری دے، منسٹر صاحب تہ ریکویسٹ کومہ چہ ہغہ د چیف منسٹر صاحب تہ سمری Put up کری، ہغوی پرے د مخکنن نہ ہدایات جاری کری وو، مہربانی ئے زمونہ سرہ کرے دہ۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! مونہ بہ د دوی د حلقے کیس Individual اولیہ۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے پہ کال اٹینشن باندے بل سرے خبرہ نہ شی کولے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ ایک Precedent بن جائے گا اور پھر ہر کوئی اس پر بولے گا۔ اگر، Help کرنا چاہتے ہیں، کس کی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں نان ڈیولپمنٹ میں اور منسٹر صاحب غالباً اس کو نان اے ڈی پی لے رہے ہیں۔ نان اے ڈی پی جو ہے سر، وہ علیحدہ چیز ہے اور نان ڈیولپمنٹ میں جو ہے سر، وہ کمرے بھی وہاں پر موجود ہوتے ہیں، Criteria بھی پورا ہوتا ہے، فنانس والے صرف سٹاف Sanction کر کے دے دیتے ہیں۔ میرے خیال میں کنفیوژن اگر بنی ہے، صرف یہ ہے۔ نان اے ڈی پی میں آپ کو سکیم ڈالنی پڑتی ہے، اس کی Premises، اس پر خرچہ آتا ہے،

نان ڈویلپمنٹ میں صرف آپ کو ٹیچرز لینے پڑتے ہیں، وہ ٹیچرز جو ہوتے ہیں، وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ دیتے ہیں تو میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب اور ان کے درمیان کنفیوژن ہے نان ڈیولپمنٹل کا اور نان اے ڈی پی کا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، یہ دیکھیں کنفیوژن نشہ، بالکل ہغہ چہ کومہ خبرہ دہ، د آنریبل ممبر صاحب خبرہ ڍیرہ واضحہ دہ چہ کلہ مونبرہ اپ گریڈیشن کوؤ، ظاہرہ خبرہ دہ چہ یہ سکولونو کنہ سپیکر صاحب، کلہ اپ گریڈیشن کیبری، یہ سکولونو کنہ بیا د Teachers requirement ہم سیوا کیبری، د ہغے SNE فنانس تہ ہم خی۔ یہ دیکھیں ہیخ شک نشہ چہ ایم پی اے صاحب د خیلو سکولونو د پارہ بنہ خیل کیسونہ ئے Pursue کری دی، زہ ور تہ جی Assurance ور کومہ چہ د ہغوی د حلقے کیس بہ مونبرہ Individually مخکنہ کرو انشاء اللہ چہ خومرہ زر کیدے شی نو مونبرہ بہ ور تہ نوٹیفکیشن ور کرو، د ہغے اپ گریڈیشن بہ اوشی۔

جناب سپیکر: دا سمری موؤ کری وزیر اعلیٰ صاحب تہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Minister for Secondary Education: Okay ji, okay.

جناب سپیکر: خیل چہ ستاسو د ڍیپارٹمنٹ خہ پروسیجر دے، ہغہ Follow up

کری، تھینک یو جی۔ Malik Badshah Saleh, MPA, to please move his

Call Attention Notice No. 33 in the House. Badshah Saleh Sahib.

جناب بادشاہ صالح: ڍیرہ مہربانی جی۔ سپیکر صاحب، زہ د دے نہ مخکنہ یو د وہ

خبرہ کوم۔ توجہ دلاؤ نوٹس چہ زما دے، د دے نہ مخکنہ یو د وہ خبرہ ہم دی

چہ ہغہ پہ دے زمرہ کنہ راعی او د دے سرہ مطابقت خوری نو پہ ہغے باندم ہم

زہ یو منٹ بحث کول غوارم جی۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڍاٹریکٹ کال اٹینشن تہ راشی جی۔

جناب بادشاہ صالح: کلہ چہ الیکشن اوشو نو پہ ہغے کنہ ز مونبرہ یو Candidate چہ

کوم وو، ہغہ وفات شو نو د ہغے وجے نہ ز مونبرہ خہ سکیمونہ پاتے شو جی او پہ

اے ڍی پی کنہ رانغلل چہ یو ہسپتال وو، د شرینگل بی ایچ یو دہ جی چہ د ہغے

پہ یو فیز باندے تیندر شوے دے او ہغہ پہ مکمل کیدو کبن دے خو ہغہ بل فیز اوس پہ اے پی کبن ئے خہ درک نہ لگی جی نو زما دا درخواست دے چہ دغہ نان اے پی نہ زمونہ ہسپتال چہ دے ، ہغہ واپس پہ دغہ کبن راشی او دا واپس منظور شی او تیندر پرے اوشی چہ دا مکمل کرے شی۔ وے کہ سکال پہ دے باندے تیندر او نہ شو نو دا بہ کال لہ پہ اے پی کبن راخی، بیا بہ پرے تیندر کیری، بل کال لہ بہ SNE کیری نو بیا بہ 2012 تہ دا مسئلہ رسی جی۔ ہم دغہ د شرینگل کوم ہسپتال چہ دے ، زما ذاتی د کلی ہسپتال دے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر ہیلتھ! دا یو ورکرہ ہسپتال ورلہ۔ خہ شو؟ جواب ورکرہ، منسٹر ہیلتھ۔

وزیر آکاری و محاصل: جناب سپیکر، دوی چہ د شرینگل، د دیر بالا د بی ایچ یو مرکزی صحت حوالہ ورکرہ دے، د دے درجہ بلندی منصوبہ چہ کومہ دے، 30 جون 2006 کبن د ہغے د پارہ 21.098 ملین روپیہ مختص شوے وے جی او دا کار اوس پہ آخری مرحلہ کبن دے جی او اوس 30 جون 2008 کبن ہم پہ دغہ منصوبے باندے 19.440 ملین روپیہ خرچہ شوے دے او بقایا 1.658 ملین روپیہ بہ اوس موجودہ پہ دے کال کبن پہ دے باندے خرچ کیری او دا بہ تکمیل تہ رسی۔ د دے نہ پس د فیز 2 د پارہ پہ 2009 کبن، پہ 2008-09 کبن د امریلہ سکیم نمبر 200 لاندے جی دا شامل شوے دے دا سکیم، پہ دیکبن د فیز 2 پی سی ون Detailed cost estimate چہ کوم دے، د ہغے ای پی او ہیلتھ تہ وینا شوے دے، ایکسیئن ورکس اینڈ سروسز تہ چہ د دے د Detailed cost estimate جوڑ کری او انشاء اللہ فیز 2 بہ ہم د دے شروع شی ہم پہ دغہ کال کبن جی۔ دا سکیم لکہ ڈرافٹ شوے نہ دے جی، چونکہ رومبنے مرحلہ ئے تکمیل تہ اورسیدہ نو انشاء اللہ اوس دویم بہ ہم پہ ہغے باندے کارروائی شروع شی جی۔

Mr. Speaker: Badshah Saleh Sahib, satisfied?

جناب بادشاہ صالح: یرہ جی چہ د اوس نہ پرے کار شروع کری اولنے فیز چہ کوم دے، ہغہ روان دے جی او زمکہ اغستے شوے دے او ہر خہ مختص شوی دی، زمکہ ورلہ کھلاؤ شوے ہم دے۔ دا خو جی چہ اوس سمدستی، بیا ژمے وی، ہلتہ کارونہ نہ کیری پہ واورو کبن جی۔

جناب سپیکر: جی، مسٹر صاحب۔

وزیر آکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، دھرے خبرے جی یو پروسیجر وی او طریقہ کار وی، اوس باچا صالح زما ورور خو وائی چہ بس اوس پہ شپہ شپہ کبن تیار شی نو زما سرہ خود الہ دین چراغ نشته چہ جن را او غوارمہ او تیار نئے کرمہ جی۔ انشاء اللہ دا یقین دہانی ورکوؤ چہ د دوی کومہ خدشہ دہ چہ دا سکیم ڈراپ نہ شی، دا سکیم نہ ڈراپ کیبری، انشاء اللہ دا بہ Complete کیبری جی۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. Honourable Mohmmad Anwar Khan, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 34 in the House. Anwar Khan Sahib.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میں جناب والا کی توجہ اس معزز ایوان کی وساطت سے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے ضلع دیر بالا خصوصاً میرے حلقہ پی ایف 91 میں تباہی مچی ہے۔ تمام رابطہ سڑکیں مثلاً دو بند و درہ روڈ، اتنڈرہ روڈ، روخان روڈ، کیردرہ روڈ، سیاگئی اور دیگر روڈز تمام سلائیڈنگ کی وجہ سے بند ہو چکی ہیں۔ تمام کھڑی فصلیں، باغات اور کئی مکانات تباہ ہو چکے ہیں۔ ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس بھی بیٹھے ہیں سر، چونکہ رمضان کا مہینہ آنے والا ہے، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ابھی تک تو وہاں پر ریلیف کی جو Activities ہیں، وہ شروع نہیں ہوئی ہیں تو آپ جناب والا، Concerned حکام کو ہدایت کر دیں کہ وہ ان روڈز کو اور جو فصلیں تباہ ہو چکی ہیں، جو باغات تباہ ہو چکے ہیں، ابھی تک ان کو کچھ ریلیف نہیں ملی ہے، 12-08-2008 کو بھی اس پر بحث کی تھی تو سر، رمضان سے پہلے پہلے وہاں پر ریلیف Activities شروع کی جائیں۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Minister concerned, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): گزارش دا دے چہ چونکہ اوس اوس دا مسئلہ Create شوہ او دیر پہ Large scale دا پرابلم Create شوہ بخوبی حال چہ کوم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فنڈز Provide کری وو، نو Department concerned تولى لارے کھلاؤ کری دی جی او اوس سروے روانہ دہ پہ دے باندے چہ د دے مونبرہ Estimate لگوؤ چہ یرہ خومرہ Expenses بہ دے باندے Incur کیبری او

بیا د هغه Allocation، نو لږ به تائم اخلی جی۔ چونکه دا روډ ونه کافی خراب شوی دی، بهر حال لکه څنگه چه ما گزارش او کړو چه Estimate،-----

جناب محمد انور خان ایډوکیٹ: جناب سپیکر-----

وزیر قانون و پارلیمانی امور: کهلاؤ شوی دی، اوس خو لارے بندے نه دی۔ کهلاؤ شوے خو دا ده چه هغه Detail costing وغیره به ئے کیری او بیا به فنډز Allocate کیری، Through proper procedure به کیری جی۔

جناب سپیکر: جی انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایډوکیٹ: دا روډ ونه کهلاؤ شوی دی سر، خو دا خلقو پخپله کهلاؤ کړی دی جی، خلقو پخپله گنتری او بیلچئی راغستے ده سر۔ زه ای دی او، ورکس اینډ سروسز دفتر ته هم ورغله یمه جی، ما ستاسو په نوټس کبن هم راوستے ده چه آخر خلق تنگ شو، پخپله هغوی راوتی دی او پخپله ئے ځان له روډ ونه کهلاؤ کړی دی چه څه تائم هم په هغه کبن ایکسیډنټ کیده شی سر۔ بله دا ایریا چه ده، دا پاک افغان بارډر باندے ده۔ یو طرف ته باجوړ دے، بل طرف ته سوات دے نو نن چه کوم ملکی حالات دی، هغه هم تاسو ته معلوم دی جی۔ روډ ونه که کهلاؤ شوی دی، که سبا مونږ ته Strategically یا داسے حالات جوړ شی چه هلته د آرمی ټروپس تلل پکار وی یا نور سیکوریتی فورسز تلل پکار وی، نو ستاسو په نوټس کبن زه دا راولمه جی چه هیڅ قسم ذرائع بیا نشته دے او د غرونو علاقه ده نو دوی کهلاؤ کړی دی، خلقو پخپله کهلاؤ کړی دی جی، په هغه کبن د گورنمنټ د طرف نه یو پیسه هم نه ده لگیدلے۔ که چا ټهیکیدار پرے بل پاس کړے وی جی نو هغه به د ډیپارټمنټ او د ټهیکیدار په مینځ کبن څه شوی وی، هغوی پکبن یو روپی نه ده لگولے او کوم چه فصلونه تباہ شوی دی نو هغوی له هم څوک نه دی راغلی۔ نو منسټر صاحب بالکل ټهیک وائی چه روډ ونه کهلاؤ شوی دی خو خلقو کهلاؤ کړی دی، ډیپارټمنټ نه دی کهلاؤ کړی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب، Immediate مزید څه ریلیف ورله ورکولے شی تاسو؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: داسے به او کړو جی-----

جناب بادشاہ صاحب: جناب، پہ دیکھیں دا یوہ خبرہ ہم دہ چہ زمونہ پہ ایریا کبھی اوس ہم روڈ ونہ بند دی۔ ہول چہ روڈ ونہ کوم دی سیاست، گمان شال روڈ، ہغہ اوس ہم بند دی، محکمے ہیچ چا ورلہ یورویپی ہم نہ دہ ورکھے تراوسہ پورے جی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: د ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ خلق ناست دی جی، سینئر افسران دی، د ہغوی سرہ بہ زہ د سیشن نہ پس دوی کبھی نومہ چہ خہ Immediately کیدے شی، ہغہ بہ ورسرہ اوکری جی انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you very much. Mohmmad Javed Abbasi, MPA, to please move his Call Attention Notice No. 35 in the House. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، "میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ اس Important معاملے کی طرف مبذول کرواؤں گا کہ ایبٹ آباد کے اندر پچھلے کئی سالوں سے پی ٹی سی کی جتنی ریکورڈمنٹ ہونی تھی، وہ روکی ہوئی ہے۔ ہائیکورٹ نے فیصلہ بھی دیا تھا کہ اس کی ریکورڈمنٹ کی جائے لیکن اس کے باوجود بھی اس کی ریکورڈمنٹ نہیں کی گئی اور پانچ سو سے زیادہ جو آسامیاں خالی ہیں۔"

جناب سپیکر، اس سے پہلے کہ Minister concerned respond کرے میرے اس توجہ دلاؤ نوٹس پہ، یہ اس طرح ہوا کہ پی ٹی سی ٹیچرز کی ایڈورٹائزمنٹ آج سے تین سال پہلے ہو گئی ہے، Applicants آگئے، انہوں نے Applications دے دیئے ہیں، وہاں سارا معاملہ جو تھا ریکورڈمنٹ کا، شروع ہو گیا ہے، کچھ لوگ ہائیکورٹ میں چلے گئے۔ وہ لڑکے جو اس میں کو ایفائی نہیں کرتے تھے، ہائیکورٹ نے ان کے خلاف فیصلہ دیا ہے۔ پھر وہ سپریم کورٹ چلے گئے، سپریم کورٹ نے کوئی Stay نہیں دیا۔ جو ہائی کورٹ کا آرڈر ہے، وہ In field ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بھرتیاں کی جائیں۔ اب ہمارے کم و بیش، ہمارے اور ایم پی ایز صاحبان بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ مجھے اس بات پر سپورٹ کریں گے کہ ضلع ایبٹ آباد میں پانچ سو سے زیادہ، یہ پانچ سو اس وقت کی Requirement تھی، ابھی شاید ساڑھے چھ سو ہو، یہ بہت اہم مسئلہ ہے جناب سپیکر، کئی سکول ہمارے آج بند ہیں۔ ہم بار بار ان کے پاس آتے ہیں، چیف منسٹر صاحب بھی آج یہاں بیٹھے ہیں، ان کے پاس جاتے ہیں کہ ہمارے سکول کھولے جائیں لیکن سکول اس وقت تک کھلنے کا کوئی امکان نہیں، ممکن ہی نہیں جب تک فوری طور پر ہماری یہ ریکورڈمنٹ نہ ہو۔ کوئی ان کے خلاف، کوئی Stay order نہیں ہے تو جناب، میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب اس پر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Ministe Sahib, reply, please.....

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تہ اودریرہ، صابر شاہ صاحب پکبن ہم Help کوی د منسٹر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: مدد کومہ، مدد کومہ جی۔

جناب سپیکر: او کنہ، مدد۔ (تمتہ) کال اپینشن باندے نورے خبرے گورے فالتو بحث نشته دے۔

سید محمد صابر شاہ: نہ، نہ جی، ما تہ پتہ دہ جی، زہ مدد د پارہ۔ گزارش دا دے جناب سپیکر، خصوصی توجہ، خصوصی توجہ د چیف منسٹر صاحب او بیا د منسٹر ایجوکیشن جی، چہ دا ایجوکیشن محکمہ چہ دہ، د دے ما تہ خودا لگی، دا بالکل یو، د دے دا مہار چہ ہدو د چا پہ لاس کبن نہ دے یعنی دومرہ افسوسنا کہ خبرہ دہ چہ د ہری پور دسترکت تقریباً لس پینٹلس سکولونہ پہ مانسہرہ کبن، د ہلتہ نہ ہغوی تنخواہ گانے او ایڈمنسٹریشن چہ خومرہ دے، ہغہ د مانسہرے دسترکت نہ ایڈمنسٹر کیری۔ چیف منسٹر صاحب تہ ما ریکویسٹ او کرو، دوئ پہ ہغے باندے ڈائریکٹیو اولیبرل او پہ ہغے باندے Concerned quarter تہ دوئ ہدایات ہم ورکرل چہ بھئی دا سکولونہ دی پہ ضلع ہری پور کبن او تاسو پہ مانسہرہ کبن ڈی او سرہ بہ خئی، د چا سکول کبن استاد نشته او د یو ضلعے، دا پہ دے پورہ پاکستان کبن د دے مثال نہ ملاویری۔ محکمہ تعلیم تہ د چیف منسٹر صاحب ہغہ ڈائریکٹیو تلے دہ، د دے باوجود د دے محکمے ہغہ ڈائریکٹیو باندے عمل نہ دے شوی۔ ما پہ ہری پور کبن تپوس او کرو چہ آیا پہ دے باندے خہ کارکردگی، خہ کارروائی شوی دہ کہ نہ دہ شوی؟ لیکن د دے تحقیقات او کروی جی، پہ دے محکمہ کبن دا چہ کوم افسران بالا دی، سیکرٹری صاحب ئے خوک دے؟ شتہ؟ نشتہ؟ د دے مشران شتہ دے کہ نشتہ دے یا دا خہ سازش دے؟ ٲول سکولونہ، جناب، ستر فیصد سکولونہ چہ دی، د ہغے تیچران تنخواہ د یو خائے نہ اخلی او کار پہ بل خائے کبن کوی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا پیر صاحب، تاسو ڊیره ښه خبره کوئی خو دا ڊیر Heavy Department دے او د منسٹر صاحب متعلق رپورٹس چہ ما تہ کوم راڻی، نو پہ دوئی باندے دومره Over load دے چہ ٿولہ ورخ بدل کړہ، نوکر کړہ، بدل کړہ، نوکر کړہ پورے انبنتے دے۔ پلاننگ او د دے د پارہ۔۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: دا چہ سوات کین جی سکولونہ الوزوی، دا بیا ڊیر ښه کار دے چہ دا لوڊ کم شی په دے محکمہ باندے۔ ختم کړئی دا سکولونہ او وائے لوزوی۔ خنگه چہ هلته سکولونہ الوزوی۔ دغه شان چہ منسٹر صاحب باندے لوڊ کم شی۔ منسٹر صاحب گنہگار نه دے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جواب دے دیں، منسٹر جواب دے دیں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! منسٹر گنہگار نه دے، په دے محکمہ کین دنه Chief heart پکار دے، د دوئی قبلہ صحیح کول پکار دی۔ زمونږه د نسلونو د دے سره دار و مدار دے او دوئی وائی چہ په مونږ باندے لوڊ زیات دے۔ لوڊ زیات دے نو محکمہ د پریږدی، قابل خلق راولئی، سفارشی خلق چہ کوم دی، هغوی ختم کړئی د ډیپارټمنټ نه۔ ستاسو ډیپارټمنټس چہ کوم دی، هغه ختم دی، په هغه کین پیشه ور، د شروع نه داشے راغلی دے، زه د نن حکومت به نه وایمه لیکن د روستو نه چہ کوم شے راروان دے، هغه دا دے چہ پروفیشنل خلق تاسو، د محکمو سربراہان چہ کوم دی، They are not professional، دا په سفارش راغلی دی۔ برائے مہربانی چیف منسٹر صاحب ناست دے، زه د دوئی په مدد کین دا خبره کومه چہ په دیکین جی، دا ڊیر سیریس زمونږ دغه دے، په دے باندے تاسو واضح پالیسی جوړه کړئی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن اپلیز: جواب دے دیں۔۔۔۔۔۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ډیره زیاتہ مہربانی۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، بس اس پر ڈیٹ نہیں ہو سکتی۔ پیر صاحب تو Help کیلئے کھڑے تھے، ابھی ایک بندے کا Help کافی ہے۔ منسٹر صاحب بگڑا ہے، جواب دے دے گا۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: شکریہ، سپیکر صاحب۔ آنریبل پیر صابر شاہ صاحب چہ کومہ خبرہ پہ دے ہاؤس کبں را اوچتہ کرہ، دا ڊیرہ زیاتہ اہمہ او ڊیرہ زیاتہ ضروری خبرہ دہ۔ ما پہ دے ہاؤس کبں پہ تیرہ ہفتہ کبں ہم دا خبرہ کرے وہ چہ ہیلتھ او ایجوکیشن ڊیپارٹمنٹ ڊیر Heavy Departments دی، پہ دے باندے ڊیر زیات بوجھ دے او ڊیر زیات لوڊ دے۔ پیر صاحب خبرہ او کرہ د ڊیپارٹمنٹ، زہ پہ دعوے سرہ دا خبرہ کولے شم چہ نن زما د ایجوکیشن ڊیپارٹمنٹ سیکرٹری چہ دے، ہغہ تہ د ٲول ایجوکیشن ڊیپارٹمنٹ رولز اینڈ ریگولیشنز از بر یاد دی، از بر دا ہغہ تہ یاد دی او زما یقین دا دے چہ دا کریڈٹ زمونرہ د عوامی نیشنل پارٹی او د پاکستان پیپلز پارٹی د Coalition government دے چہ نن پہ ایجوکیشن ڊیپارٹمنٹ کبں یو داسے سیکرٹری صاحب ناست دے چہ ہغہ تہ رولز اینڈ ریگولیشنز از بر یاد دی او د ہغے د پارہ ہغہ کتاب نہ را اخلی۔ پیر صاحب خبرہ جی او کرہ، د ڊیرے بدقسمتی نہ زہ نن پہ دعوے سرہ پہ دے ہاؤس کبں دا خبرہ کولے شمعہ چہ ما تہ د دوه میاشتے را کرے شی، دوه میاشتے خو شرط بہ پکبں دا وی چہ یو آنریبل ممبر او یو آنریبل منسٹر بہ مداخلت پہ دے شکل نہ کوی۔ یو ورخ مونرہ د آنریبل ممبر صاحب پہ وینا باندے ٹرانسفر کوؤ او بلہ ورخ مونرہ د بل آنریبل ممبر صاحب یا د منسٹر صاحب پہ خوبنہ باندے ہغہ آرڊر کینسل کوؤ۔ خبرہ دا دہ چہ نن زہ پہ دے ہاؤس کبں دا خبرہ کومہ چہ پہ دے ایجوکیشن ڊیپارٹمنٹ کبں دوه ادارے داسے دی، یو ای ڊی او آفسز او دویم بورڊ، تاسو جی او گورنر چہ دا ٲول نقصان مونرہ پخپلہ باندے کوؤ چہ دا آنریبل ممبران صاحبان زما نہ پہ دے نن ہم خفہ دی، ڊیر خلق، ڊیر مشران زما نہ خفہ دی چہ د ہغوی پہ خوبنہ باندے مونرہ پہ بورڊ کبں خلق نہ را ولو چہ د ہغوی پہ خوبنہ باندے مونرہ پہ ای ڊی او آفس کبں خلق نہ را ولو۔ پکار دا دہ نن، زہ د پیر صاحب دے خبرے سرہ پورہ پورہ کمک او پورہ پورہ مرستہ کومہ او زما امید دے چہ پیر صاحب بہ زما مرستہ کوی چہ د دے ٲول ہاؤس نہ نن مونرہ دا اعتماد واخلو چہ پہ سیاسی بنیادونو باندے بہ مونرہ بے خایہ مداخلت نہ کوؤ او ڊیپارٹمنٹ تہ ئے پریردی۔ پہ دوه میاشتو کبں دننہ دننہ کہ پہ دے ہاؤس کبں چا

تہ شکایت راغے نوزہ بہ د خیل وزارت نہ استفی' ورکومہ، دا خبرہ زہ پہ دے
 هاؤس کین کومہ-----
 (تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ، بابک صاحب۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: تر کومہ پورے چہ د جاوید عباسی د توجہ دلاؤ نوٹس خبرہ
 دہ، زہ جی دا وئیل غوارمہ چہ کومہ پالیسی مونبرہ د ریکروٹمنٹ د پارہ جوہ
 کرے دہ، انشاء اللہ دا پی ایس تی تیچرز یا دا اے تی او تی تی تیچرز کیتیگریز
 چہ کوم دی، دا مونبرہ تہ پہ تولو ضلعو کین مسئلہ دہ خو یقیناً خبرہ دا دہ کہ زہ
 تاسو تہ دا اووایمہ پہ دے هاؤس کین چہ زما خلور میاشتے د وزارت اوشولے،
 پہ خلورو میاشتو کین ما د غرمے روٹی نہ دہ خورلے خو کہ تاسو زما نہ تپوس
 کوئی چہ تاسو کار خہ کرے دے نوزہ جی تاسو تہ دا خبرہ کولے شمشہ چہ ما د
 ترانسفر نہ علاوہ بل کار نہ دے کرے۔ اوس جی دا ما پخپلہ خوبنہ نہ دے کرے،
 دا----- (شور)

وزیر برائے ثانوی تعلیم: زہ جی ہغوی تہ Assurance ورکومہ-----

جناب سپیکر: بابک صاحب! بس خبرہ Clear شوہ۔ (شور)

حاجی شیرا عظیم خان (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں جی، بیٹھیں۔ (تقریباً) ایک منٹ بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب!----- (شور)

جناب سپیکر: پرویز خان! تاسو خہ وایی؟ (شور/ قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: داستاسو گزارش، بابک صاحب، زہ راغوارمہ پہ ہغے کین بہ کوؤ۔

(شور)

وزیر آبپاشی: سر، میں مسئلے کا حل----- (شور)

حاجی محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر----- (شور)

وزیر آبپاشی: میں مسئلے کا حل بتاتا ہوں سر۔ (شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، جاوید عباسی کو بولنے دیں۔ جاوید صاحب! مختصر بولیں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، -----

وزیر آبپاشی: سپیکر صاحب، اجازت دے مہاتہ؟

جناب سپیکر: سبجیکٹ ان کا ہے۔ ان کا سبجیکٹ ہے، پہلے ان کو بولنے دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much. جناب سپیکر، آج میں بڑا پریشان ہوا کہ سارے منسٹرز ایک دم کھڑے ہو گئے، ایسی کوئی بات ہم نے نہیں کی الحمد للہ جو۔-----

جناب سپیکر: چلیں، چلیں آگے، آگے بات کریں۔-----

جناب محمد جاوید عباسی: جو ان کیلئے کوئی مسئلہ ہم نے پیدا کرنے کیلئے کہا ہے۔-----

جناب سپیکر: سبجیکٹ پر آجائیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم ان کو سپورٹ کرنے کیلئے۔----- (قطع کلامیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: آپ ذرا مجھے سن لیں تو حل بتائیں۔ یہ مریض کو سننے سے پہلے ان کی بیماری کا حل بتاتے ہیں۔-----

جناب سپیکر: سبجیکٹ پر آجائیں، سبجیکٹ پر آجائیں۔-----

جناب محمد جاوید عباسی: مجھے سنیں پوری طرح۔ جناب سپیکر، میرے ایک بہت۔-----

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر، میں مسئلے کا حل بتاتا ہوں۔-----

جناب محمد جاوید عباسی: میں اپنی بات کروں تو دوسرے پھر بولیں۔-----

جناب سپیکر: آجائیں، سبجیکٹ پر آجائیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں یہ کہہ رہا تھا اور میں نے توجہ دلاؤ اس پر دیا تھا۔-----

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کال اٹینشن پر ڈیپٹ نہیں ہو سکتی۔ آپ لوگ بیٹھ جائیں، وہ Mover ہیں۔ بتائیں جی، جاوید عباسی۔----- (شور)

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ آپ کی رولنگ کے بعد بھی بول رہے ہیں، جناب سپیکر۔ Thank you very much, Janab Speaker. چونکہ میرے ضلع کا بہت اہم

معاملہ تھا اور میرے ضلع کے بہت سے پرائمری سکولز جو ہیں جناب سپیکر، وہ بند پڑے ہیں۔ کئی دفعہ ہم نے نوٹس لایا ہے اور میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے کئی دفعہ ہماری بات سنی ہے۔ ہم نے چیف منسٹر صاحب سے بھی گزارش کی تھی۔ چونکہ جب ہم یہاں اس ایوان میں آتے ہیں تو لوگوں کی بڑی توقع ہم سے ہوتی ہے اور لوگ بڑی توقع رکھتے ہیں۔ ہم جس گاؤں میں بھی جاتے ہیں، یہ سارے ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں ایک ہی مسئلہ درپیش ہے جناب سپیکر، کہ لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ جو ہمارے سکولز بند ہیں، ہمارے وہ سکولز کھول دیں۔ اب جب ہم ای ڈی او ایجوکیشن سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ جناب، ہمارے پاس ٹیچرز نہیں ہیں۔ جب ہم منسٹر صاحب کے پاس جاتے ہیں، یہ کہتے ہیں ای ڈی او ایجوکیشن کو۔ اس کا حل میں نے خود تلاش کیا تھا، اس کے حل کا مجھے کسی اور سے ضرورت نہیں ہے، الحمد للہ اس کا حل میں نے خود اسی توجہ دلاؤ نوٹس میں پیش کیا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ ہماری پانچ سو سے زیادہ آسامیاں خالی ہیں، ان پر پہلے آرڈر بھی ہو گیا تھا، ریکروٹمنٹ ایک دفعہ اس پر شروع بھی ہو گئی تھی جو روک دی گئی تھی ہائیکورٹ میں، پھر ہائیکورٹ نے ایک آرڈر کیا کہ نہیں، یہ ریکروٹمنٹس ٹھیک ہیں اور اس کو ہونا چاہیے۔ اب ہماری یہ ریکویسٹ تھی کہ چونکہ بہت دیر ہو گئی، اب نئی فریش ریکروٹمنٹ نیج وائز ہوں تاکہ جو لوگ پچھلے بیجز میں پاس ہو گئے تھے، جنہوں نے اپنا کورس مکمل کر لیا تھا، ان کو بھی اپنا حصہ مل جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اب ریکروٹمنٹ اس سال ہو اور ابھی کہیں کہ فریش سے لڑ کے لئے جائیں۔ لہذا ہمارا معاملہ حل ہو سکتا ہے کہ ہمیں فوری طور پر آج جناب منسٹر صاحب یا چیف منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کرا دیں کہ ایک ہفتے، پندرہ دن کے اندر اندر ہم آرڈر کرتے ہیں کہ ان پوسٹوں پر جو Already موجود ہیں، جو پہلے ایڈورٹائز ہو چکے ہیں، ان پر فریش ریکروٹمنٹ کی اجازت دی جائے، یہ ہمارا مسئلہ ہے۔ لہذا میں آپ سے توجہ چاہوں گا جناب سپیکر، کہ یہ جو بچیاں جو بیٹھی ہوئی ہیں، وہاں بہت بڑے مسائل ہیں ہمارے، لہذا میں چاہوں گا کہ وہ مجھے Assure کرائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بس ٹھیک ہے۔ Minister for Education, to please reply shortly, short reply.

وزیر برائے ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زہ آنریبل ممبر تہ یقین دہانی ورکومہ چہ صرف دوئ ضلع کبن نہ، انشاء اللہ پہ راروانو Fifteen, twenty days کبن چہ دا مونہر خپل پروسیجر فائنل کرے دے چہ دا خومرہ پی ایس تہی، اے تہی، تہی

تھی، پی ایم یا سومرہ تیچران دی، زہ Assurance درکومہ چہ With in fifteen or twenty days انشاء اللہ دغہ ریکرو تمننت مونبرہ کوؤ کہ خیر وی۔

جناب سپیکر: تھینک یوجی۔ پرویز خان۔ پرویز خان! تہ خہ وائیے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں اس پر ایک بات اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو Assurance مل گئی، بس اتنا کافی ہے۔ اگر کوئی اور مسئلہ ہو تو میرے چیمبر میں آجائیں، منسٹر صاحب بھی آجائے گا اور وہ بھی آجائے گا۔ جی، پرویز خان! خہ مختصر غوندے۔۔۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر صاحب! کہ مونبر منسٹران یو نو ورسرہ مونبرہ ایم پی ایز ہم یو او دا مسئلے ز مونبرہ ہم دی۔ سر، اس کا اصلی حل جو ہے، وہ یہ ہے کہ اس وقت صوبے میں ہر پرائمری سکول، گریڈ اور بوائز سب کیلئے Criteria کے مطابق ٹیچرز موجود ہیں، چند ضلعوں میں نہیں ہوں گے، تقریباً چالیس سٹوڈنٹس پر ایک ٹیچر موجود ہے۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ایسے آرڈرز کرے کہ جو Criteria ہے، اس کے مطابق ٹیچرز کو ٹرانسفر کریں، ہم ان سے Commitment کریں گے کہ ہم ان کی سفارش نہیں کریں گے کہ وہ واپس آئیں، یہ سارے ہاؤس کا کام ہے۔ (تالیاں) اس کا یہی حل ہے کہ Criteria کے مطابق ٹیچرز پوسٹ ہوں، لیڈیز اور جنٹس دونوں اور سب ایم پی ایز پابند کئے جائیں کہ وہ سکولوں کو خالی نہ کرائیں اور سفارشیوں نہ کرائیں، یہ میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ستا سو پہ خیال۔۔۔۔۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: زہ یو عرض کومہ جی۔۔۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ ایسی بات ہے، نو ایڈجر تمننت موشن تہ بہ ٹے Convert کرو، کیدے شی۔ اس کو ہم ایڈجر تمننت موشن میں Convert کرتے ہیں For discussion۔

قررداوا

Mr. Speaker: Item No. 8, 'Resolutions'. Pervaiz Ahmed Khan, MPA, to please move his resolution No. 27 in the House. Pervaiz Ahmed Khan, please.

جناب پرویز احمد خان: دا قرارداد زما پہ حلقہ کین د پولیس چوکئی متعلق وو خو ما ته د هغه خه In written کین راغلی دی چه زما سوال شه وو خو بهر حال ما ته یاد دے نوزہ هغه قرارداد خپل واپس اخلم ولے چه د هغه مونږ ته هغه خپل آئی جی، د پولیس د طرف نه دا خبر شوے دے چه ستاسو په حلقہ کین او خاص زما په کلی کین هغوی پولیس سٹیشن قائموی۔

جناب سپیکر: واپس اخلی؟

جناب پرویز احمد خان: زہ دا واپس اخلم، ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you jee. Sanjida Yousuf, MPA, to please move her resolution No. 33 in the House. Sanjida Yousuf.

محترمہ سنجیدہ یوسف: شکریہ، سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے عوام کو تاحال سوئی گیس کی سہولت سے محروم رکھا گیا ہے کیونکہ یہ منصوبہ جو کہ صوبائی اور وفاقی حکومت کے باہمی اشتراک سے مکمل ہونا تھا، کافی عرصہ سے نامعلوم وجوہات کی بناء پر التواء میں پڑا ہوا ہے، لہذا اس زیر التواء منصوبہ کو مکمل کیا جائے اور ڈیرہ اسماعیل خان کو سوئی گیس کی فراہمی جلد ممکن بنائی جائے تاکہ ڈیرہ اسماعیل خان کے عوام اس سے مستفید ہو سکیں۔"

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک ہے جی۔ The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Syed Murid Khazim Shah Sahib, to please move his Resolution No. 37. Not present, withdrawn. Malik Tehmash Khan, to move his Resolution No. 42.

ملک طہماش خان: شکریہ، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ امسال صوبے کے اکثر علاقوں میں گنے کی فصل کو اوس کی وجہ سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے غریب کاشتکاروں کو بہت زیادہ مالی خسارے کا سامنا کرنا پڑا ہے، لہذا گنے کے نرخوں میں معقول اضافہ کے ساتھ متاثرہ کاشتکاروں کو واجب الادا رقم کی بروقت

ادائیگی کو یقینی بنایا جائے؛ نیز گنے کے کاشت والے علاقوں کے زمینداروں کو مالیہ، آبیانہ، زرعی میٹیکوں کے قرضہ جات اور ان پر منافع جات و دیگر حکومتی ٹیکسوں سے مستثنیٰ قرار دے اور آسان اقساط پر انہیں قرضے بھی جاری کئے جائیں۔"

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس ریزولوشن میں وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی ہے تو چونکہ آبیانہ اور مالیہ، یہ سارے پراونشل ٹیکسز ہیں تو اسلئے میں ترمیم پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت بھی اس میں شامل کی جائے کہ صوبائی حکومت بھی ان سے مطالبہ کرتی ہے کہ یہ ٹیکسز معاف کرے ہاں، اور آفت زدہ قرار دے دے۔

جناب سپیکر: شیر افغان صاحب بھی ہیں، وہ کدھر ہیں؟ شیر افغان صاحب! آپ کا بھی یہی اسی طرح، 53 آپ کا بھی اسی طرح ہے؟

جناب شیر افغان خان: ہاں، Same ہے جی۔

جناب سپیکر: Same ہے نا؟

Mr. Sher Afghan Khan: Same resolution.

جناب سپیکر: تو اس میں وہ شامل کرنا، Amend کرنا چاہتے ہیں جو عبدالاکبر خان۔۔۔۔۔

جناب شیر افغان خان: ہاں، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ شیر افغان صاحب نے میرے خیال میں صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کی ہے۔ یہ ذرا پڑھ لیں جی، شیر افغان صاحب! پڑھ لیں۔ دونوں Same ایک طرح کی ہیں، پڑھ لیں آپ، اپنی ریزولوشن پڑھ لیں۔

جناب شیر افغان خان: Same resolution دے جی زما او د طہماش خان، With

----- amendment

جناب سپیکر: ان کو دے دیں، کاپی دے دیں تاکہ یہ پڑھ لیں۔

جناب شیر افغان خان: صوبائی اسمبلی سے (تالیاں) صوبائی اسمبلی سے پرزور سفارش کرتی

ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے، سر! داسے کار دے چہ دا اردو زہ سمہ نہ شم وئیلے۔

(تقمصے/تالیاں)

جناب سپیکر: طہماش خان! Help کریں، یہ ریزولوشن آپ پڑھ لیں۔

جناب شیر افغان خان: سر، ڊيره يخنې تيره شوے وه دا تير كال، هغه سره زمونږ د گنو فصل دومره خراب شوے وو چه آخره كين خلقو د خشاك په نرخ خرڅولو۔ هغه د پاره مونږ چيف منسټر صاحب ته هم درخواست كړے وو جي، دوئ مونږ ته دوه مياشته ميخكين وئيلي وو چه مردان خود دوئ هم ضلع ده جي، چه مونږ به يو سپيشل پيڪج رغوؤ او په هغه كين به د دے ټيڪسونو د معافئ او د ايگريچرل بينك نه چه كوم لونز اغستلے شوے دي، د هغه په منافع باندے مونږ هغوي له چهوټ وركوؤ جي۔ چيف منسټر صاحب دا وعده كړے وه جي۔ چيف منسټر صاحب به اوس۔۔۔۔۔

جناب سپيكر: بنه جي۔ Minister concerned, منسټر ايگريكلچر، جناب ارباب صاحب۔ تاسو پرے كوئ جناب بشير بلور صاحب؟ اس گاد۔۔۔۔۔

جناب بشير احمد بلور (سينيئر وزير): جناب سپيكر صاحب، دا مونږه هم غواړو چه زمونږ دا ايگريكلچرل صوبه ده او ديكنن زيات نه زيات مراعات ملاؤ شي چه خلق ايگريكلچر كين زيات كار او كړي خو داسے ده چه كوم وخت پورے صوبائي حكومت يوه علاقه آفت زده علاقه او نه گرځوي، د هغه ټيڪسونه او ماليه نه شي معاف كيدے او Financial Implications دي، په دے وجه باندے زه خواست كوم چه دا د هاؤس نه پاس نه كړے شي نو مهرباني به وي۔

جناب عبدالاکبر خان: سپيكر صاحب، مونږ چه د حكومت نه مطالبه كوؤ نو د حكومت نه به مطالبه په څه كوؤ؟ په قرارداد به كوؤ۔ اوس چه مونږ قرارداد راوړو، مونږ وايو كه حكومت ئے آفت زده قرار كوي، كه آفت زده ئے نه قرار كوي، هغه د حكومت Prerogative دے، حكومت سره اختيار دے چه كوم د گني فصل تباہ شوے دے، په هغه علاقه كين ماليه او آبيانه خود كم از كم معاف كړي كنه جناب سپيكر۔ دا خو په لكهونو روپو تاوان خلقو له نه شي وركولے نو كم از كم دا خود او كړي كنه چه دا ټيڪس خود خلقو نه د نه شي اغستے كيدے كنه۔

جناب سپيكر: جي، وزير صاحب۔۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا سيلاب خونہ دے كنه، دا خود گنو دغه دے، دا سيلاب خو نه دے۔

سینیئر وزیر (بلديات و دیہی ترقی): ہسے چہ آفت راغلیے وی نو هلته خو حکومت ہمیشہ کوی خو کوم خائے کبں چہ نہ وی راغلیے سپیکر صاحب، دا تہولے آبیانے او دا ٹیکسز، دا چہ هر خہ معاف کړی نو بیا به دا Financial Implications، دا به مونږه څنگه، اسمبلی، دوی خو خیر دے، د دوی قرارداد دے، مونږه دغه نه کوؤ، قرارداد د پیش کړی، مونږ به ئے انکار او کړو، نو هغه بیا خامخا لږ بڼه خبره نه ده۔ مونږ ته خو انکار نشته، هاؤس ته د پیش کړے شی، مونږ به دا Oppose کړو جی۔

جناب عبدالاکبر خان: بلور صاحب ته دا پته نشته چہ د گنو خلقو باندے خہ تیر شوے دی؟ (تالیاں) هغه د گنی نه خہ خبر دے۔ مونږه جی د سیلابونو خبرے نه کوؤ، مونږه د گنو خبره کوؤ۔۔۔۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: (تمہر) تہ کبینه۔ کبینه، یوتن، یوتن۔ (شور)

ملک قاسم خان څنگ: دا دیو ضلعے خبره نه ده۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: او دے باندے د هاؤس نه به رائے واخلو، دا تہول لگیا یئ۔

The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Members may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Senior Minister (Local Government): No

Mr. Speaker: (Laughter) The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority. (Applause) Mr Muhammad Ali Khan, MPA, to please move his resolution No. 43 in the House. Muhammad Ali Khan.

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب! "دا اسمبلی صوبائی حکومت ته سفارش کوی چہ هغه وفاقی حکومت ته د دے خبرے سفارش او کړی چہ ایف سی فورٹ شبقدر کبں د ایف سی فاؤنڈیشن لاندے چہ کوم سکول قائم شوے وو، د هغه نه د شبقدر عوامو ته د تعلیم په حصول کبں ډیره آسانی وه لیکن اوس ایف سی دا سکول بند کړے دے چہ د هغه په وجه د شبقدر عوامو، ماشومانو ته ډیر

مشکلات دی، لہذا دہے سکول دوبارہ چالو کیدو د پارہ د اقدامات اوشی
اود دے خبرے تحقیقات د اوشی چہ دا ولے بند شوے وو؟"

Mr. Speaker: Minister concerned! please, to reply.....

جناب محمد علی خان: سپیکر صاحب، دے بابت کبن ما چیف منسٹر صاحب تہ ہم وئیلے
وو، چیف منسٹر صاحب تہ مے ہم وینا کرے وہ، ہغہ وخت کبن کمانڈنٹ نہ وو،
اوس راغلیے دے۔ چیف منسٹر صاحب ناست دے نو دوئی تہ ہم دا ریکویسٹ کوم
چہ دیکبن لہر خصوصی دلچسپی واخلی۔

Mr. Speaker: Minister concerned! to reply please.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کام بہت زیادہ پڑا ہے۔ تھوڑا سا آپ کو چائے کی بھی ضرورت ہے، تھوڑا سا مجھے ٹائم
دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب، زما پہ خیال پہ دے باندے بہ
دوئی تہ خہ قسم لہ اعتراض نہ دی کول پکارا و کہہ دا دوئی پاس کپی نو دا بہ د
حکومت دیرہ مہربانی وی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہ، نہ، مونہر تہ ہیخ اعتراض نشتہ۔ اعتراض نشتہ۔ سر،
بس پاس ئے کپری و رلہ، بنہ خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔ تھیک دہ، اعتراض نشتہ۔
The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member
may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and
those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed
unanimously. (Applause) Mr Muhammad Ali Shah Bacha
Sahib, to please move his resolution No. 45. Muhammad Ali Bacha
Sahib.

سید محمد علی شاہ باچا: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ ملاکنڈ ایجنسی دو تحصیلوں
بٹخیلہ اور درگئی پر مشتمل ہے اور جغرافیائی لحاظ سے یونین کونسل کوٹ اور سیلی پٹے تحصیل درگئی کے
قریب ہیں لیکن مذکورہ یونین کونسلوں کو تحصیل بٹخیلہ کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے جس سے عوام الناس کو

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): ڊیره مهربانی، محترم سپیکر صاحب۔ ڊیر Important ایشو ہم ده او دا به او وایم چه ڊیر Sensitive issue ہم ده ځکه چه زمونږ د صوبے کوم فنانشل پوزیشن دے، د هغه نه مونږ ټول واقف یو، دا څه د چا نه پته خبره نه ده خود ایم پی ایز دا درخواست او دا خواست چه تنخواگانے د سیوا شی، زما په خیال څه ڊیره نا جائزه هم هغوی نه وائی ځکه چه Comparison پکار دے۔ زه دا نه وایم چه زمونږه تنخواگانے د د پنجاب هومره شی ځکه چه زمونږه Resources د پنجاب هومره نشته خو که فرض کړه د بلوچستان نه هم زمونږ د ایم پی ایز تنخواگانے کمے وی نو زما په خیال دا هم زیاتے دے۔ کم از کم پکار دا ده چه هغه صوبے چه د Resources په لحاظ زمونږ سره په برابری کین دی یا د Resources په حواله مونږ نه د هغوی حالات لږ خراب دی، دا زما په خیال د دے هاؤس او د دے ممبرانو حق دے چه کم از کم د هغوی تنخواگانے هغه حد ته لارے شی او انشاء الله بحیثیت د لیډر آف دی هاؤس زه پخپله دا Commitment ورکومه، فنانس ډیپارټمنټ ته زه ډائریکټیو هم ورکومه چه زر تر زره د هغوی په دے حواله باندے خپل Proposal move کړی او چه کوم ځائے کین تنخواگانے نورو صوبو کین، بلوچستان کین او سندھ کین په کومه حواله وی چه مونږ خپله صوبه کین په هغه حواله کړو۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! انشاء الله ہم امید کرتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب اپنے اعلان کو جلد از جلد عملی جامہ پہنائیں گے اور ایسی بات نہیں ہے کہ لیڈر ایم پی ایز اس کو چاہتی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: انشاء الله، انشاء الله۔ اچھا Miss Naeema Nisar, MPA, to please move her resolution No. 78. Naeema Nissar Bibi.

محترمہ نعیمہ شاہین نثار: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ شہید جمہوریت، اسلامی دنیا کی پہلی منتخب وزیراعظم، دختر مشرق محترمہ بے نظیر بھٹو کی پاکستان، جمہوریت اور غریب عوام کیلئے لاتعداد عملی خدمات کے اعتراف میں 'ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ایبٹ آباد' کا نام 'شہید جمہوریت محترمہ بے نظیر بھٹو' کے نام سے موسوم کیا جائے۔" مہربانی جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed. Those who are in favour of it may say 'Aye'.....

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ ایک جائز اور معصوم سی قرارداد ہے اور بشیر صاحب اس پر۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زہ ریکویسٹ کوم، ہاؤس تہ ریکویسٹ کوم، تاسو تہ

ریکویسٹ چہ یو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): عبدالاکبر خان! زہ یو ریکویسٹ کوم کنہ۔ زما دا ریکویسٹ دے سپیکر صاحب، چہ د شہید بے نظیر بھٹو صاحبے ڊیرہ لویہ یو قربانی دہ او ڊیرہ لویہ لیڈرہ وہ او دھغے د پلار نیکہ نہ چہ کوم دے، د پلار د طرف نہ چہ کوم د قام سرہ او دے ملک سرہ، آئین ئے ورکھے دے د 1973 او دا دسترکت ہسپتال ڊیر ورکوٹے غوندے خائے دے چہ دومرہ لوئے نوم پہ دے ورکوٹی غوندے ہسپتال، زما ہم اومنی خیر دے، دا مناسب نہ دے، چر تہ لویے شے وی نو مونر۔ تہ انکار نشتہ، لس خله، کہ دا تاسو پاس کوئی مونر Unanimous درسہ پاس کوؤ خودا شے ڊیر داسے دے چہ دے باندے دھغے نوم، زما خیال دے بنہ بہ نہ وی۔ زما دا ریکویسٹ دے، باقی ستاسو خپلہ خوبنہ دہ۔

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں ریکویسٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی Mover کی طرف سے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Mover کی طرف سے جو آئی ہے، میں نے آدھی پڑھ لی ہے، ریزولوشن آدھی رہتی ہے تو سپیکر: Now against میں ووٹ مانگنا چاہ رہا ہوں۔

Those who are against it may say 'No'.

Mr. Abdul Akber Khan: There is no one against it.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. (Applauses) Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please move his resolution No. 95 in the House.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: "یہ صوبائی اسمبلی نیشنل پاور کنٹرول سنٹر (NPCC) کے حکام کے رویہ کی پر زور مذمت کرتی ہے کہ گھنٹوں پر محیط Un-scheduled load shedding نہ صرف ضلع ڈیرہ بلکہ صوبہ کے عوام کیلئے عذاب بنا ہوا ہے اور امن و امان کے مسائل بھی پیدا کر رہا ہے۔ ساتھ ہی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وزیر پانی و بجلی کے احکامات کے مطابق اس کو فی الفور بند کیا جائے اور خلاف ورزی کی صورت میں اپنے اعلان کے مطابق متعلقہ چیف ایگزیکٹو کے خلاف تادیبی کارروائی کرے۔"

جناب سپیکر: تادیبی کارروائی، یہ ہمارے Jurisdiction میں آتی ہے، پراونشل گورنمنٹ کے؟
جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہاں سر، اس وجہ سے انہوں نے اعلان کیا ہے، ہم اس پر ان کو پابند کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker: Okey, okey. The motion moved and the question is that the resolution may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. (Applause) Muhammad Anwar Khan, to please move his resolution No. 99 in the House. Mr. Muhammad Anwar Khan.

جناب محمد انور خان ایڈووکیٹ: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ چونکہ ڈیرہ خاص ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہے اور ڈیرہ خاص میں گورنمنٹ گریڈنگ کی بلڈنگ تیار ہو چکی ہے لیکن ابھی تک کلاسز کا اجراء نہیں ہوا ہے جس کی وجہ سے بچیوں کے قیمتی سال ضائع ہو رہے ہیں، لہذا گورنمنٹ ڈگری کالج ڈیرہ کو فوراً چالو کر کے فرسٹ ایئر کلاسز اور تھرڈ ایئر کلاسز کا اجراء کیا جائے۔"

سر، د فرسٹ ایئر رزلٹ راگلے دے، اوس ہلتہ ماشومانو تہ فرسٹ ایئر کین ہم ایڈمیشن نہ ملاویری، پہ سکولونو کین ہم مسئلہ دہ نو زما دا ریکویسٹ دے

جی چہ دے فوراً فرسٹ ایئر چہ کوم کالج تیار دے ، بلڈنگ تیار دے ہر قسم ،
ہیخ خہ قسم رو کاوت نشتہ دے ، چہ دے فوراً کلاسز شروع شی ، سر۔

جناب سپیکر: مسٹر صاحب! جواب دیں۔

وزیر برائے ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، آنریبل ممبر صاحب ته دا Assurance ور کومہ، حقیقت دا دے چہ دا بلڈنگ ہم تیار دے او ستاف بہ ورتہ ہم انشاء اللہ مونبر زر ور کرو۔ مونبر ہغوی ته ڈائریکٹیو ہم ایشو کری دی، پرنسپل ته چہ ہلتہ ایڈمیشن شروع کری۔ انشاء اللہ زہ ئے سبا کہ خیر وی بیا Pursue کوم، دا ایم پی اے صاحب د پخپلہ ہم Pursue کری۔ مونبر ہغوی ته وئیلے دی چہ ایڈمیشن د ہغوی بالکل شروع کری، شروع کری ئے ہم دی، انشاء اللہ زر ترز رہ بہ ورتہ مونبر ستاف ور کرو کہ خیر وی انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: مطمئن شوم جی۔

Mr. Speaker: Satisfied. Mr Atif ur Rehman, MPA and Mr Alamgir Khan Khalil, MPA, to please move their joint resolution No. 100 in the House. First Atif ur Rehmand, please.

جناب عبدالاکبر خان: دا ریزولوشن نمبر 40 دے ، جناب۔

جناب سپیکر: ہاں، 40، دا غلط، مسٹر عاطف، This resolution number is forty. Mr Atif ur Rehman Sahib. He is on leave. Mr Allamgir Khan Khalil Sahib.

جناب محمد عالمگیر خلیل: جناب سپیکر صاحب، جناب عطیف الرحمان صاحب خو موجود نہ دے او د خپل ارخہ، اراکین صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ فرنٹیر کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ جو گزشتہ سات سال سے تحلیل ہوا ہے، بینک کی بحالی کیلئے گزشتہ اسمبلی میں تحریک التواء پیش کی گئی جس کی روشنی میں اسمبلی نے متفقہ طور پر جناب افتخار احمد خان جھگڑا صاحب، ایم پی اے، کی سربراہی میں قائمہ کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ، جس میں بینک ملازمین کی فوری بحالی کی سفارش کی گئی تھی، صوبائی حکومت نے مورخہ 7 مارچ 2000 کو اپنی سفارشات میں بینک کی بحالی اور ساتھ ہی ملازمین کو اپنی نوکری پر بحال کرنے کی منظوری دی، مگر اب

تک نہ بینک بحال ہوا ہے اور نہ ہی ملازمین بحال ہوئے ہیں جبکہ ملک کے دیگر صوبوں میں کوآپریٹو بینکنس موجود ہیں اور وہاں کے کاشت کاروں کو کوآپریٹو سوسائٹی کے ذریعے قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں، لہذا مندرجہ بالا تھانق کی روشنی میں فرنٹیر کوآپریٹو بینک لمیٹڈ اور ان کے ملازمین کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔"

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں عالمگیر خان کی قرارداد پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، 2003 میں میں نے پیش کی تھی تحریک التواء اور وہ چیئر نے اور اسمبلی نے کمیٹی کے حوالے کی تھی۔ جناب سپیکر، یہ واقعی چھوٹے زمینداروں اور کاشتکاروں کیلئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ یہ اتنا غلط فیصلہ کیا تھا گزشتہ گورنمنٹ نے کہ جی مرکزی حکومت سے اربوں روپے باقی صوبوں کو مل رہے ہیں، کوآپریٹو بینک کو اربوں روپے مل رہے ہیں ہر سال اور صرف واحد یہ صوبہ ہے جو اس فنڈ سے محروم ہے کیونکہ آپ نے کوآپریٹو بینک اور کوآپریٹو جو سوسائٹیز تھیں، وہ ختم کر دیں۔ میں مانتا ہوں کہ اس میں کچھ غلطیاں، کچھ مشکلات ہوں گی لیکن اگر کسی چیز میں غلطی ہو تو وہ غلطی نکالنی چاہیے، یہ تو نہیں ہونا چاہیے کہ سب سسٹم کو ختم کیا جائے۔ اب آپ کے صوبے کا گزشتہ پانچ سالوں سے ایک روپے بھی کوآپریٹو میں نہیں مل رہا ہے اور آپ کے وہ کاشتکار، زمیندار تو ٹھیک ہے جناب سپیکر، جن کی زمین ہے وہ تو ایگریکلچر ڈیولپمنٹ بینک سے پاس بک پر پیسہ لے سکتے ہیں لیکن جو دوسروں کی زمین کاشت کرتے ہیں جناب سپیکر، ان کو لوگوں کو بینک تو بغیر زمین کے قرضہ نہیں دیتے۔ ان کے ساتھ یہی ایک Source تھی کوآپریٹو بینک، تو وہ کمیٹی کے حوالے کی گئی اور ایک سال تک اس پر Deliberation ہوئی۔ وہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ فائنل کر دی جناب سپیکر، وہ رپورٹ اسمبلی میں آئی اور اسمبلی نے اسے Unanimously adopt کیا لیکن اس کے باوجود بھی اس رپورٹ پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں بالکل جی متفق ہوں، یہ اس صوبے کے کاشتکاروں کا، صوبے کے زمینداروں کا مسئلہ ہے اور خدا کیلئے اس فنڈ کو ضائع نہ کریں۔ پتہ نہیں اس وقت ان کے ذہن میں کیا تھا، وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ خود بھی زمیندار ہیں اور ایگریکلچر منسٹر صاحب بھی زمیندار ہیں، میں منت کرتا ہوں کہ وہ بیٹھیں، اس مسئلے کا حل نکالیں۔ اگر کوئی نقص ہے اس سسٹم میں، تو وہ بے شک اس سسٹم سے وہ نقص نکال لیں، کوئی غلطی اگر ہے لیکن اس کو تباہ تو نہ کریں کہ آپ کے صوبے کے اربوں روپے رہ جاتے ہیں

فیڈرل گورنمنٹ کے پاس، باقی صوبوں کو ملتے ہیں، باقی صوبوں میں وہ بینک بھی بڑے اچھے طریقے سے کام کر رہے ہیں، زمینداروں کو تخم بھی دیتے ہیں، قرضے بھی دیتے ہیں۔ جناب سپیکر، میں درخواست کروں گا اس ہاؤس سے کہ اس کو پاس کرے۔ ٹھیک ہے جی ہم یہ نہیں کہتے کہ مطلب ہے لیکن آپ بیٹھیں اس پر کام کریں، ایک مہینہ میں دو مہینے میں لیکن ان بے چارے ملازمین کا اور کاشتکاروں کا مسئلہ حل کریں۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Minister for Agriculture, Co-operative, please.....

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر، زہ پہ دے باندمے لہے خبرے کول غوارمہ۔

جناب سپیکر: خہ باندمے؟

جناب بادشاہ صالح: پہ دے متعلقہ بینک چہ ختم شوے وو۔

جناب سپیکر: او وایہ جی، مختصر غوندمے او وایہ۔

جناب بادشاہ صالح: فیڈرل بینک Something باندمے بہ دے صوبے تہ پیسے ورکولے جی، د دے سرہ دوئی بہ پک ایے ورکولے، تریکترے ورکولے او د اجناسو پہ شکل کبن بہ ئے قرضے ورکولے غریبو کاشتکارو تہ، کمیٹیانے بہ وے، ہغوی تہ جی۔ بیا د دے افسرانو مینخ کبن خہ شے راغے، یو افسر داسے وو پہ ہغہ وخت کبن چہ ہغہ باندمے خہ داسے الزامات وو، ہغہ د خان بچ کولود پارہ دا بینک، دا صوبہ محرومہ کرہ جی چہ پہ دیکبن درے صوبو کبن دا بینکونہ اوس موجود دی او بیا د دے بینک کوم Assets چہ اوس ہم موجود دی، دا ہغہ وخت کبن ہم پہ گتہ کبن وو او اوس ہم پہ گتہ کبن روان دے دا بینک جی خو بینک او دا ملازمین ئے برناحقہ ختم کرل، درپہ در ئے کرل او د دوئی بچی تہول ڍیر پہ تکلیف کبن دی او دوئی تہ ڍیر روستو گولڈن ہینڈ شیک خہ معمولی پیسے ورکرمے شوے، نو دے صوبے تہ د دے بینک ڍیر ضرورت دے او دا بیرتہ بحال کړی جی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ ارباب صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، یو منٹ، داد دے بینک د ملازمینو سرہ ډیر ظلم دے۔ خٹکہ د دے بینک د ټولو ملازمینو چولھے ارنگے دی او مونزہ د دے قرار داد بھرپور حمایت کوؤ۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ دوئی ہم Favour کوی جی۔ تاسو ارباب صاحب۔

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب! خٹکہ چہ زمونزہ آنریبل ممبرانو صاحبانو او وٹیل، کوآپریٹو بینکس جو ہیں وہ انتہائی درجہ ضروری ہیں جیسے عبدالاکبر خان نے فرمایا کاشتکاروں کیلئے، چھوٹے چھوٹے قرضے لینے کیلئے، فرٹیلایزر، ٹریکٹر، ہر ایک صوبے میں اور ہر ایک ملک میں ہندوستان میں بھی، لیکن جناب ہمیں یہ سوچنا چاہے کہ پاکستان کے ہر ایک صوبے میں کوآپریٹو بینکس موجود ہیں لیکن یہاں پختونخوا صوبہ میں کوآپریٹو بینک کیوں Default ہو گیا، Bankrupt ہو گیا؟ چند بااثر اور بارسوخ لوگوں کی وجہ سے یہ کوآپریٹو بینکس بالکل Bankrupt ہو گئے۔ ابھی جناب سپیکر، ہمیں ان کو بحال کرنا چاہیے لیکن اس میں ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ گزشتہ جب یہ بینک بند ہوئے تھے، اس کی وجوہات کیا تھیں؟ کیا وہی بااثر اور بارسوخ لوگ قرضے لیکر، کروڑوں کے قرضے لیکر اور پھر وہ واپس نہیں کریں گے تو ایسی خامیاں ہمیں دور کرنی چاہئیں۔ خدا نخواستہ اگر یہ بینک پھر دیوالیہ ہو گیا تو اس کا کیا ہو گا؟ تو میں یہ ایک تجویز پیش کرتا ہوں ہاؤس کے سامنے کہ سب سے پہلے تو ہمیں ایسا قانون بنانا چاہیے کہ کوآپریٹو بینکس کے قرضے جو چھوٹے زمینداروں کیلئے ہوتے ہیں، ان کیلئے یہ استعمال ہوں، ایسے لوگوں کی گنجائش نہ ہو کہ وہ ایک آدمی سو، سو اور دو سو کوآپریٹو سوسائٹیاں بنا کر ایک ہی آدمی، یہ ہوا ہے اور اسی کی وجہ سے کوآپریٹو بینکس Default ہو گئے، تو ہمیں اس میں لیجسلیشن کرنی پڑے گی۔ میں یہ گزارش کروں گا لاء ڈیپارٹمنٹ سے کہ وہ جلد از جلد اپنی سفارشات دے اور ایسے قانون بنائے کہ آئندہ کیلئے ایسے لوگوں کو جو کوآپریٹو بینکس سے کروڑوں کے قرضے لیتے ہیں، روکا جائے تو یہ بھی کہ لاء ڈیپارٹمنٹ اپنی تجاویز جلد از جلد بنائے اور ہمارے ساتھ ایم پی ایز، اور دوسری میری یہ تجویز ہو گی کہ ہاؤس کی لاء کمیٹی جو ہے، اس کے سامنے اگر وہ کام ہو چکا ہے، جیسے عبدالاکبر خان نے کہا تو اس پہ عملدرآمد کرنا چاہیے۔ اگر ادھورا رہ گیا ہے تو اس کو ٹائم فریم مینڈ، دو مہینے کے اندر وہ رپورٹ پیش کرے۔ اسلئے خدا نخواستہ کہ پھر یہ کوآپریٹو بینکس کہیں بند نہ ہو جائیں۔ تو میری تجویز یہ ہے کہ اس کو ہم For

the time being defer کر دیں گے۔ لاء ڈیپارٹمنٹ اور لاء کمیٹی جو ہماری ہے، ان کی تجاویز آنے کے بعد اس قرارداد پر عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ شکریہ، جناب۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آئریبل ممبر بورڈ سے بھی درخواست کرتا ہوں اور منسٹر صاحب کا مشکور بھی ہوں کہ ہم نہیں دیتے، اگر اس میں غلطیاں ہیں، بے شک آپ ہٹادیں، اس کو Purify کر لیں کیونکہ 1920, 1925 میں کوآپریٹیو ایکٹ بنا ہے، اب 1920 کا زمانہ ہے اور ابھی کافی عرصہ ہوا ہے، Naturally اس میں Changes کی ضرورت ہوگی تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ لاء ریفارمز کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں تو اگر آپ جلدی اس کمیٹی کو اور اس میں لاء ڈیپارٹمنٹ کیلئے نہیں، اس میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ، کیونکہ مشکلات اور یہاں کوآپریٹیو بینک کے جو پرانے لوگ ہیں، ان کو بھی شامل کیا جائے کہ جو کمی ہے، جو قانون میں Changes لانا چاہتے ہیں، جو Addition, alteration کرنا چاہتے ہیں، وہ سارے اس میں شامل کر کے اس کو ایک صحیح ایکٹ بنائے تاکہ جو ارباب صاحب نے کہا، بالکل ان کی بات بھی صحیح ہے کہ بہت سا پیسہ ضائع ہو گیا ہے تاکہ آئندہ کیلئے وہ پیسہ ضائع نہ ہو اور ایک Comprehensive، مطلب ایکٹ میں جو Amendment چاہیئے، وہ Amendment کر کے آپ اس کو Proposed committee کے چیئرمین کی حیثیت سے، تو میں درخواست کروں گا کہ آپ اس کو ووٹنگ کیلئے نہ ڈالیں اور فی الحال آپ اس کو لے لیں لاء ریفارمز کمیٹی میں۔ ارباب صاحب بھی Agree کر گئے تو میرے خیال میں کام آسان ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، تو آپ کے خیال میں کس کمیٹی میں ہم ڈالیں؟

جناب عبدالاکبر خان: لاء ریفارمز کو دے دیں جناب سپیکر، کیونکہ لاء ڈیپارٹمنٹ بھی آجائے گا اور ایگریکلچر بھی آجائے گا، کوآپریٹیو کا اگر کوئی ایکسپٹ ہے، جو سمجھتا ہے کہ اس میں کیا کیا نقص ہے؟ وہ نقص بھی نکالے جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ ہم ریفر کرتے ہیں، اس ریزولوشن کو لاء کمیٹی اور ایگریکلچر کو۔۔۔۔۔
جناب عبدالاکبر خان: لاء ریفارمز کمیٹی کو۔

جناب سپیکر: لاء ریفرمز کمیٹی کو میرے خیال میں، Now Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his resolution No. 100 in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں آپ کا۔

جناب سپیکر: طہماش خانہ! کنبینہ تہ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ بہت بے ضرر سی قرارداد ہے، میرے خیال میں ہاؤس اس کو آسانی سے Adopt کر لے گا۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ سیکرٹریز یونین کو نسل جو گزشتہ تیس سالوں سے ایک ہی گریڈ میں ملازمت کر رہے ہیں اور ان کا کوئی سروس سٹرکچر نہیں ہے، اسلئے ان کو نہ صرف اپ گریڈ کیا جائے بلکہ دوسرے ملازمین کی طرح ان کیلئے سروس سٹرکچر بنایا جائے۔"

میں درخواست کروں گا منسٹر صاحب سے کہ میں نہیں چاہتا کہ اس کو ووٹنگ کیلئے ڈالیں، اگر اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، وہاں اس پر بات کریں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے آسانی سے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! زما ہم یو قرارداد دے، ہم دے سلسلہ کنبی۔ تاسو کہ ما تہ اجازت را کبری نوزہ بہ ئے پیش کرم۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: جناب سپیکر! میری بھی اسی سلسلے میں قرارداد ہے، اگر آپ اجازت دیں تو۔

جناب سپیکر: Same دے، دوئی بہ ہم پکنبی شامل کرو کنہ۔ آپ پڑھ لیں جی، پڑھ لیں۔

آپ کی بھی یہی قرارداد ہے، ملک محمد قاسم خان صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: جناب سپیکر، شکریہ۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے۔۔۔۔۔"

جناب سپیکر: ان کے بعد، ان کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: اچھا سر۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب کا مائیک آن کریں۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف بذریعہ

قرارداد دلوانا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی اس معزز ایوان سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے ہر

ممکن تعاون کریں گے۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ سال 2001ء سے لیکر ابھی

تک سیکرٹری یونین کو نسل صوبہ سرحد کی محکمہ جاتی پروموشن ختم ہو چکی ہے، اس کو سال 2001ء سے

بحال کی جائے جبکہ سیکرٹری یونین کونسل، بنیادی جمہوریت کے دور سے بنیادی سکیل 6 میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، اس کو اپ گریڈ کر کے بنیادی سکیل 12 دیا جائے جیسا کہ محکمہ ایجوکیشن، محکمہ ہیلتھ میں تعلیمی معیار کی بنیاد پر دیا گیا ہے کیونکہ موجود حکومت "-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! پہلے میری ریزولوشن کو لے لیں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ دوسرے آزیبل ممبر کو موقع دیتے ہیں، مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن میری ریزولوشن پر Decision ہو جائے پھر اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو وہ بھی Move کریں۔ سر، میں چاہتا ہوں کہ-----

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا! دا Same خبرہ دہ خو مونر لبر پکینن Amendment کرے دے، صرف زہ عبدالاکبر خان صاحب سرہ خان شامل ووم۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھ صاحب، آپ کا بھی یہی ہے، اسی ایشو پر ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھ: جی ہاں۔

جناب سپیکر: تو عبدالاکبر خان صاحب کے ساتھ اتفاق کریں نا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: میں عبدالاکبر خان سے اتفاق کرتا ہوں-----

جناب سپیکر: بس مختصر کریں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھ: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ چونکہ یونین کونسل سیکرٹری 1962ء سے سکیل 6 میں بھرتی ہوتا ہے اور سکیل 6 ہی میں ریٹائر ہو جاتا ہے تو اس کو اپ گریڈ کر کے سکیل 11 یا 12 دیا جائے؛ نیز زیادتیوں کا ازالہ کرتے ہوئے انہیں سیکلشن گریڈ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ان کی ذمہ داریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے سروس سٹرکچر بھی ٹھیک بنایا جائے"۔
شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Bashir Bilour Sahib, please.

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): سپیکر صاحب! دا عبدالاکبر خان صاحب-----

جناب سپیکر: تھیک شو، اوس ہاؤس تہ ئے پیش کوؤ۔ بشیر بلور صاحب! اول خبرہ اوکری۔

سینیئر وزیر (بلدیات و پبلک ورکس): عبدالاکبر خان صاحب او دوئی دا زمونر ورونوچہ کوم دا قرارداد ونہ لوستے دی، مونر تہ، حکومت تہ ہیخ اعتراض نشتنہ، دا بہ

مونر کمیٹی ته حواله کرو، هلته به دا Thrash out کرو چه مونر خه کولے شو،
انشاء اللہ هغه به ورسره اوکرو۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Sir.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Members may be passed. Those who are in favour of it may say.....

(Interruption)

Mr. Abdul Akbar Khan: Referred.

Mr. Speaker: Referred, sorry, sorry, may be referred. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is referred unanimsously to the concerned committee.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! دوسر آپ کا وہ فلڈ کا۔
جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، وہ جناب سپیکر، میں صبح بھی اٹھا لیکن آپ نے ٹائم نہیں دیا۔ جناب سپیکر!
یہ بہت زیادہ فلڈ آیا ہے اور ایک دو دن اس پر بحث ہم نے کی اور سب ممبران نے اس پر مطالبہ کیا کہ ان لوگوں کو جو امداد مل رہی ہے، وہ کم ہے۔ کل رات کو میں نے ٹیلیویشن پر دیکھا، پھر اخبار میں بھی آج آیا کہ وہاں پر صرف چند یونین کونسلوں کو آفت زدہ قرار دیا گیا ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا، یہ آرنیبل ممبرز یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ مجھ سے زیادہ اس کو جانتے ہوں گے جناب سپیکر، یہ جو دو آپ کے گرد آور سرکلز ہیں، متھر اور خالصہ، اب اگر آپ بائیس پٹوار سرکل کو کریں گے تو جو باقی لوگ رہ جائیں گے، وہ کیا Feel کریں گے؟ اگر وزیر اعلیٰ صاحب یا حکومت آفت زدہ قرار دیتی ہے تو جو علاقے Affect ہو گئے ہیں، خاصکر دو گرد آور سرکل جو سارے Affect ہو گئے ہیں، ان کو کیوں آفت زدہ قرار نہیں دیتے؟
جناب سپیکر: جی عالمزیب خان۔-----

(قطع کلامیاں)

جناب عالمزیب: جناب سپیکر صاحب،-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی عالمزیب خان۔

جناب عالمزيب: جناب سپيڪر صاحب، زه ٻه ڏيکين ڊا ريكويسٽ ڪومه ڇهه ڊا ڪومه علائقو ڇهه آفت زده قرار شوي ڊه نو ڪه ڀه ڏيکين ڊوه سرڪل ڀه راڻي، يو ڊ خالصه سرڪل ڊه او يو متھرا سرڪل ڊه، ڪه ڊا ڊواڙه سرڪل ڀه يوشي نو ڊا ٽوله علائقو ڀه ڊه بانڊه Complete شي او ڊ ٽولو خلقو ڇهه ڪومه مسئلہ ڊه، ڊا غونڊه مسئلہ ڀه حل شي۔ ڏيکين زه ڊويميہ ڀوه خبره ڊا شاملول غواڙمه ڇهه ڊ ڊه هاؤس نه ڇهه ڪومو مشرانو، ٽولو ورونڙو، خويندو ڇهه ڪوم زمونڙ سره ڊغه امداد ڪڙه ڊه ڇهه وفاقي حڪومت نه مونڙ ته هم ڊ ڊس ارب روپو قرارداد ڊلته نه پاس شوي وواو هغوي ته تاسو لڀڙه ووا، زمونڙه نن حالات ڊاسه ڊي ڇهه ڊ تيرو لسو ورڻو نه زمونڙ ڊغه سيلاب زدگان ڪوم خويندو، ورونڙه، بڇي ڇهه ڊي، هغه ڊغه شان ڀه لارو ڪوڏو او ڀه سرڪونو بانڊه پرا ته ڊي۔ نه هغوي ته ڊ هغه ڀهلا ورڻه نه بغير، ڀه هغه ڀهلا يو هفته ڪين ڇهه ڪوم مونڙه هغوي ته خوراڪ ورڪڙه ووا موڇا ته اوبه رسولي وڀه يا موڇا ته ڊير، ايڪ ٻٽه چار ڪسانو ته ڇهه مونڙ ڪومه خيمه رسولي وڀه نو ڀه ڊغه ڪين اوسه پور ڀه هغه نور خلق ڇهه ڪوم ڊي، جناب سپيڪر صاحب، زه ستاسو Attention غواڙم ڇهه تاسو لڙ ما ته ڀه ڊه خبره ڪين توجهه او ڪڙي ڇهه ڊغه خلق اوس هغه خپلو علائقو ته مونڙ پريسنو ڊل نه غواڙي۔ مونڙ ڇهه هلته ورڻو نو هغوي وائي ڇهه تاسو بعض ڪسانو ته ڊغه Facilities ورڪڙل او باقي تقريباً ستر ڀجھتر فيصد خلقو ته ڊغه Facilities نه ڊي ملاؤ شوي۔ ستاسو حلقه هم ڊه، زما حلقه هم ڊه، ڊ طھماش خان حلقه هم ڊه او ڊاسه نور هم ڊغه خائيو نه ڇهه ڪوم ڊي، مھرباني او ڪڙي او فوري طور، ڊ وزير اعليٰ صاحب زه ڊير زيات مشڪوريم ڇهه هغوي ڀه Initial stage ڪين مونڙ ته ساڙهه چار ڪروڙ روپي ريليف ڪمشنر صاحب ته ايشو ڪڙه ڊي، ورڪڙه ڊي۔ ڀه ڏيکين ڇهه ڏو پور ڀه اوس وفاقي حڪومت مونڙ سره لاس اونڪري، مونڙ له ڊ ڊغه پيسو ڊ راڪولو ڏهه طريقه يا تدبير جوڙ نه ڪري، روڙه راروانه ڊه، لس ورڻه ڀس زمونڙ روڙه ڊه او ڀه ڊه روڙه ڪين به ڊغه خلق، زه نه پوهيم ڇهه هغوي به پيشمنه ڏنگه ڪوي، هغوي به روڙه ماتو ڏنگه ڪوي، هغوي به ڊ بڇو سره وخت ڏنگه تير وي؟ هغوي ته اوسه پور ڀه بجلي لا نه ڊه بحال شوي، ڊ ڏنگو او به هلته لا اوسه پور ڀه نشته ڊه، چا سره خپل ڪڇن انگره نشته ڊه،

چا سرہ کتب پوزے نشته دے۔ زہ ستاسو پہ وساطت یو گل بیا، د وزیر اعلیٰ صاحب موجودگی دلتہ چونکہ دہ، ہغوی تہ ہم دا ریکویسٹ کوم چہ خدائے تہ اوگورئی راپاخی او دے مرکزی حکومت تہ لبر دا خبرہ پہ صحیح طریقہ باندے وراورسوی، د روژے نہ مخکین مخکین دا خلق چہ دے کورونو تہ کول دی، پہ خائے کول دی، کہ شو پورے مونبرہ دے خلقو تہ دغہ پیسے ورنکرو، آفت زدہ قرارول خو یو جدا خبرہ دہ د فصل د پارہ، خود تولو نہ اہم خبرہ دا دہ چہ دغہ خلقو تہ د لو تو ختہ د پارہ مونبرہ دا پیسے ورنکرو نوزما دا خیال دے چہ دا روژہ بہ ہم دا خلق پہ سرکونو تیروی۔ نويو اسلامی خبرہ ہم دہ او د ہغے نہ بل طرف تہ کہ اوگورو زما حلقہ دہ، ستاسو حلقہ دہ، د طہماش خان حلقہ دہ، دا زمونبرہ چہ کومے حلقے دی، عطیف الرحمن ورور زما چونکہ نشته دے، ملک نہ بھر دے، نوزہ دا سوال کوم، منت کوم چہ تاسو راپاخی او د تولو نہ مخکین د دے خبرے یو حل رالہ رااوباسی۔ کہ مونبرہ دغہ شان دوہ درے ورخے پس بیا دا خبرہ لیت کرو، زمونبرہ دا اجلاس ہم بہ ختمیری، نوزہ بیا تاسو تہ وایم، زمونبرہ پہ روژہ کین د دغے خلقو ہیخ لارما تہ نہ بنکاری چونکہ د باجوہ دغہ مسئلہ ہم مونبرہ تہ را پہ مخکین دہ، ہغوی د پارہ کیمپونہ جوہ شو، پہ ہغہ وجہ باندے زمونبرہ سیلاب زدگان کومے خویندے میٹندے، ورونبرہ چہ دی، نو ہغوی ہم دغہ شان پاتے شو، زہ بیا او بیا او بیا پرزور دا مطالبہ ستاسو پہ وساطت وزیر اعلیٰ صاحب تہ کوم، ہغوی خپلہ کافی امداد کرے دے۔ زہ مشکوریم، زہ سلام پیش کوم وزیر اعلیٰ صاحب تہ خود مرکزی حکومت کوم خہ چہ مونبرہ تہ پاتے دی، زمونبرہ ہغہ سوال موچہ کرے وو، منت مو کرے وو، مہربانی او کرئی چہ ہغے نہ مونبرہ تہ خہ ملاؤ شی۔ دیرہ مہربانی، شکریہ جی۔

جناب سپیکر: طہماش خان! صرف ریزولیشن چہ عبدالاکبر خان کوم پیش کرے دے، ہغے باندے خبرے اوکرئی۔ دوئی پہ سیلاب کافی خبرہ اوکرہ، صرف ریزولیشن باندے۔

ملک طہماش خان: سپیکر صاحب! شکریہ ادا کوم خو مونبرہ دا وایو چہ کوم عالمزب خان خبرے اوکرے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دا اوشوہ کنہ، ہغہ پورہ اوشوہ، تاسو صرف متھرا گردآور
سرکل او کوم یوبل۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: خالصہ۔

جناب سپیکر: خالصہ گردآور سرکل آفت زدہ کبیں۔۔۔۔۔

ملک طہماش خان: ریزولیشن باندے جی زہ دا خبرہ کوم چہ دا کوم عبدالاکبر خان
دا ریزولیشن وړاندے کرو، نو دیکبیں یو دا متھرا سرکل دے، گردآور سرکل
چہ کوم دے او بل دا خالصہ گردآور سرکل دے چہ دا مکمل آفت زدہ قرار شی
ولے چہ دے سرہ داسے ہغہ حلقے دی چہ کوم سیندونو سرہ لنڈے دی او ہغہ د
تولو دلته زمونہ ډیر سینئر مشران شتہ چہ ہغہ د دوی پہ نوٹس کبیں دی چہ اکثر
پہ هر دویم دریم کال باندے پہ ہغوی باندے سیلاب راخی او ہغہ خلق متاثرہ
کیڑی، نو مونہر دا وایو چہ یرہ تھیک دہ چہ دا کوم بائیس پتوار حلقے ورکھے
دی، دا تھیک دی خود دے سرہ داسے حلقے دی چہ ہغہ پہ دے متھرا گردآور
سرکل کبیں او پہ خالصہ گردآور سرکل کبیں راخی نو مہربانی او کپڑی چہ دا آفت
زدہ قرار کھے شی۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔ وزیر اعلیٰ صاحب، لیڈر آف دی ہاؤس۔۔۔۔۔

جناب بادشاہ صاحب: سپیکر صاحب، زہ ہم یو قرارداد پیش کول غوارم نو کہ تاسو ما
لہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دے خپلہ پراپر طریقہ دہ، پہ ہغہ طریقہ باندے راشہ کنہ۔ دا داسے
ہاؤس دے، آرگنائزڈ ہاؤس دے جی، تاسو جواب ورکړی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زہ دا عرض کوم چہ د قرارداد کاپی خو مونہر
تہ نہ دہ ملاؤ شوے چہ دا قرارداد دوی پیش کرو۔

جناب عبدالاکبر خان: ما خود دے نہ او وئیل کنہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں، نہ تاسو خو او وئیل خو مونہر سرہ خو کاپی نشتہ چہ مونہر
د دے نہ، دا ستاسو دے قراردادونو کبیں شتہ، مونہر بہ د خپل ډیپارٹمنٹ نہ
تپوس کھے وو، دا خو قرارداد دے د خان نہ وائی لگیا دے، مونہر سرہ خو کاپی

نشستہ جی۔ (قہقہے) مونبر سرہ خو کاپی نشستہ، دوئی خود خان نہ قرارداد وائی، مونبر تہ خو کاپی نہ دہ راغلیے۔ پکار دا وو چہ مونبر تہ ئے کاپی راکرے وے، کاپی نشستہ جی، نو دے خنگہ خان نہ، دا قرارداد ونہ جی، ستاسو دا دی دیکبش خو نشستہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ، نو اوس مے او وئیل نو کہ پکار وی نو۔۔۔۔۔
سینیئر وزیر (بلدیات): نہ نو مونبر تہ د سپیکر یا دفتر نہ نہ دے ملاؤ شوے کنہ چہ مونبر جواب ورکرو۔

جناب عبدالاکبر خان: ہسے بہ تیار وئی کنہ۔
سینیئر وزیر (بلدیات): نہ نہ، تیار، بالکل بہ تیار وو خو مونبر تہ خو ہغہ کاپی چہ ملاؤ شوے وے، کاپی خو وی کنہ چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس دے باندے لیڈر آف دی ہاؤس، پلیز دا خبرہ، تاسو تہ ریکویسٹ کوی نو تاسو جواب ورکرو۔ بس دا خبرہ دہ تشہ، معمولی راغونڈہ ئے کرئی۔

جناب امیر حیدر خان ہوتی (وزیر اعلیٰ): ڈیرہ مہربانی، محترم سپیکر صاحب۔ کومہ ایشو چہ دے محترم ممبرانو صاحبانو Raise کرہ پہ دے ہاؤس کبش، د دوہ سرکلز دوئی ذکر او کرو چہ ہغے کبش ہم ڈیرہ لویہ تباہی شوے دہ او کوم پیکج چہ مونبر ورکرمے دے نورو پتوار حلقو تہ، ہغہ ہلتہ نہ دے Extend شوے۔ ہم پہ دے سیشن دوران کبش ارباب صاحب مالہ دا انفارمیشن راکرل او ما Already پہ دے ڈائریکٹیوز ایشو کرل ایس ایم بی آر تہ چہ ہغوی پرے خپل رپورٹ ما تہ فوری طور را اولیبری او چہ دا دوارہ سرکلز متھرا او خالصہ ہم ہغہ ہومرہ Affected وی نو انشاء اللہ دے لہ بہ مونبر ہم ہغہ ریلیف ورکوؤ چہ کوم مونبر نورو لہ ورکوؤ جی۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you, Sir.

جناب عالمزیب: جناب سپیکر صاحب! زہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دے نہ پس بہ او کرو بس۔

(قطع کلامی / شور)

جناب سپیکر: عالمزیب صاحب! بس دا وزیر اعلیٰ صاحب کافی وضاحت او کرو۔
The sitting is adjourned for tea break only for twenty minutes. امن و
امان پر بحث چائے کے وقتے کے بعد جاری رہے گا۔ وزیر اعلیٰ صاحب Wind up speech کریں گے۔
شکریہ۔

(ایوان کی کارروائی چائے کیلئے بیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گئی)
(وقت کے بعد ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

امن و امان کی صورت حال پر بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب مفتی سید جانان، معزز ایم پی اے
صاحب پہ امن و امان باندے بہ خبرے کوی۔

مفتی سید جانان: (عربی) جناب سپیکر صاحب، دامن و امان خبرہ، ما لکہ پرون یو
عرض کرے وو چہ دا یوہ ڊیرہ اہمہ او قابل توجہ خبرہ دہ۔ کوم خائے کبئ چہ امن
نہ وی، ہلتہ کہ سکول وی، ہغہ بہ غیر آباد وی۔ کوم خائے کبئ چہ امن نہ وی،
ہلتہ کہ مدرسہ او جماعت وی، ہغہ بہ غیر آباد وی خوبل طرف تہ زہ دا افسوس
کوم چہ زمونہ مشران ہیخ توجہ دے خبرے تہ ورکول نہ غوار ی۔ جناب سپیکر
صاحب، تقریباً د تیرے میاشتے نہ، ہغہ بلہ میاشت تاریخ ہنگو کبئ یو قیامت
خیز واقعہ او یو قیامت خیز حالات پہ مونہ باندے تیر شوے دی، ہغہ حالات تو کبئ
جناب سپیکر صاحب، صوبہ کبئ یو در او یو مشر داسے نہ دے پاتے چہ ہغوی
تہ بہ مونہ د خپلو عوامو او د خپلو خلقو ہغہ فریاد او ہغہ غم نہ وی رارسولے خو
جناب سپیکر صاحب، ہغہ ہور، لگیدلے شوے ہور تراوسہ پورے لا مشوے نہ
دے او اوسہ پورے دا امید دے چہ دا بہ بیا بلیری۔ جناب سپیکر صاحب، دا خبرہ
خو ہغہ وخت د کولو قابل وہ چہ دلته حکومتی مشران موجود وے۔ سپیکر
صاحب!-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ایم پی اے صاحب شتہ دے او راخی ہم ہغوی، اوروی خبرے او
راخی ہغوی۔

مفتی سید جانان: کورم جناب، نہ دے پورہ زہ خودا دے، کورم جناب، پورہ نہ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شتہ جی موجود دی ٲول۔

مفتی سید جانان: کسان ہم نہ دی پورہ جی، او جی۔ ہیخ ٲوک ٲے لا نشتہ جی، ہیخ ٲوک نشتہ جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اگر کورم کی نشاندہی ہو جائے تو پھر جاری ہی نہیں رہ سکتا سیشن جب تک اس کی گنتی Properly آپ پوری کر دیں، ایک دفعہ جب اس کی کوئی نشاندہی کر دے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا کھنتی بجاؤ کھئی دوہ منتہو د پارہ۔
(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ٲیرہ د افسوس خبرہ دہ ٲہ مونبر د دے ٲول قوم مشران یو او ناست یی تاسو او مونبر د ٲائم پابندی او قدر نہ کوؤ۔ دا ٲیر قیمتی ٲائم دے، د ٲندرہ بیس منتہو نہ Bell کبیری خونہ زمونبرہ ایم پی اے گان صاحبان مطلب دا دے ٲہ شتہ دے موجود، راخی نہ او نہ زمونبرہ داسے ٲول As a whole منسٹیران صاحبان۔ تاسو تہ خواست دا دے ٲہ کم از کم د دے ٲیل ہاؤس قدر کول ٲکار دی او د ٲائم پابندی کول ٲکار دی۔ زمونبرہ ٲہ دے مشرانو باندے ٲیرے زیاتے ذمہ داری دی او بیا داسے یو ایشو باندے خبرے روانے دی ٲہ ہغہ دے صوبہ کبن یو ہور لکیدلے او زمونبرہ خائستہ خائستہ ممبران ٲہ ہغے باندے خبرے کوی، نوزہ دا خواست کوم د دے کرسئی نہ ٲولو ممبرانو تہ او منسٹیرانو صاحبانو او وزیر اعلیٰ صاحب تہ ہم دا خواست کومہ ٲہ ہغوی مطلب دا دے ٲہ تشریف راورے دے اسمبلی کبن او لا نہ دے راغلی نو کم از کم ہغوی تہ ٲتہ دہ ٲہ یرہ ٲہ دے باندے، زہ خواست کوم ٲہ ٲول ٲہ راشی ٲہ یو ٲائم باندے ٲہ دا خبرہ مونبرہ نن Wind up کرو۔ زہ اوس خواست کوم بیا مفتی جانان صاحب تہ ٲہ ٲیل تقریر جاری ساتی۔

آوازیں: کورم پورہ نہ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پورہ دے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، یہ Violation ہے جناب سپیکر۔ اس طرح تو آپ کو ایک دفعہ Stress ضرور کروانی چاہیے تھی، پھر یہ ہونا چاہیے تھا۔ اب تک کورم پورا نہیں تھا جناب سپیکر، یہ طریقہ ٹھیک نہیں جناب۔ جب آپ نے اس کو روکا ہے پھر آپ کو ووٹ کروا لینا چاہیے یا گنتی کروادیں۔ آپ کہہ دیں کورم پورا ہے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ کورم پورا ہے، آپ جاری رکھیں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، زہد ہنگو پہ آپریشن باندھے مختصر عرض کول غوارم۔ جناب سپیکر صاحب، ہنگو آپریشن چہ کلہ ہم شروع شولو، مونبر حکومت ہلتہ کبن آر سی او، ڈی سی او، ایس پی صاحب حکومتی عملے سرہ د مشاورت د پارہ پیسنور تہ را اولیہ لو چہ تاسو مشرانو سرہ ملاؤ شئی چہ دا خبرے مذاکراتو سرہ حل شی او دا آپریشن اونہ شی۔ جناب سپیکر صاحب، مونبر پیسنور تہ لا رسیدلے نہ وو چہ زمونبرہ حلقہ کبن، ہنگو کبن حکومتی اہلکارو، حکومت انتظامیہ پمفلٹس تقسیم کرل چہ دا تاسو تہ انتباہ دہ، عوامو تہ چہ پول خپلے علاقے پریردی او د حکومت جوڑ کرے شوی کیمپونو تہ منتقل شی۔ جناب سپیکر صاحب، کم از کم چہ تاسو خوزما خبرے تہ توجہ ورکری کہ بل شوک نہ ورکوی، مونبر ڈی سی او صاحب تہ ٹیلیفون او کرو چہ ڈی سی او صاحب، کیمپونہ کوم خائے کبن دی چہ تہ خلقو تہ دا آرڈر ورکوی چہ دوہ ورخو کبن دغہ خایونو نہ لارشی گنی بیا بہ تاسو د Terrorists او د دہشت گردو لسٹ کبن شمارلے کیبری او چہ خنگہ د دغہ خلقو انجام دے، دغہ شان انجام بہ تاسو سرہ ہم کیبری؟ جناب سپیکر صاحب، زہد دا عرض کول غوارم کہ چرتہ یو خائے کبن مونبرہ آپریشن کول غوارو، کہ کلہ ہم یو خائے د ہغہ خلقو خلاف بمباری کول غوارو نوزہ خودا وایم چہ کم از کم مطلب دا دے چہ ہغہ خلقو تہ یو انتظام خو پکار دے کنہ۔ جناب سپیکر صاحب، ہغہ خلقو تہ زما پہ حلقہ کبن دوہ کیمپونہ لگولے شوے دی، جھگرا زرگری کبن دہ، جھگرا تورے وری کبن دہ او جھگرا دوآبہ کبن دہ او کیمپ ٹے ہنگو کبن ورتہ لگولے دے۔ ہغہ داسے کیمپونہ چہ ہغے کبن پول مکمل خلویبنت خیمے وے، تینتو نہ او ہغوی د پارہ دوہ باتھ رومونہ وو۔ نوزما عزتمند جناب سپیکر صاحب، ہم دغہ شان دا اخبار دے، کہ دغہ عوام پہ دے خبرو باندھے مجبور وؤ، د پاکستان عوام، د دغے ملک، د

دغے صوبے عوام، داد حکومت ملگری دی۔ د' مشرق' اخبار د باجوڑ پہ حوالہ باندے دا بیان دے، "میں 16 اگست کو نکلا ہوں، ہمارے پاس کھانے پینے کا کوئی انتظام نہیں، گھروں میں پڑی گندم بکلی اور تیل نہ ہونے کی وجہ سے پیسے نہیں جاسکتے جس کی وجہ سے لوگ دو وقت کی روٹی کے محتاج ہو گئے ہیں۔ آخری رات ہمارے لئے ہمارے ہی گاؤں کے ایک درد دل رکھنے والے صاحب نے بارہ ہزار روپے فی من کے حساب سے آٹا خرید کر دیا جس سے ہمارے گھر والوں اور رشتہ داروں نے پیٹ بھرا"۔ جناب سپیکر صاحب، زہ خو دا وایم چہ دا ٲول خلق خو دہشتگرد نہ دی، دا ٲول خلق خو Terrorist نہ دی خو کہ مونبر۔ دغہ عوام ہم دغہ شان بے دردئی سرہ او ہم دغہ شان تکلیفونہ ورتہ رسوؤ نوزہ خو دا وایم چہ بیا دغہ خلقو تہ دا پکار وہ چہ دغہ طالبانو سرہ، دغہ دہشتگرد و او دغہ Terrorists سرہ ولا پروے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ 22 تاریخ باندے ز مونبر۔ آپریشن بند شوے دے، ہغہ آپریشن کبن سل کورونو کبن تقریباً پینتیس کورونہ مکمل طور باندے تباہ شوی دی او باقی کورونو تہ کم او جزوی نقصان رسیدلے دے خو سرہ د وعدو، سرہ د دے خبرو کولو اوسہ پورے د ہغہ غریبو خلقو ہیخ ٲہ دادرسی اونہ شولہ۔ یوہ کمیٹی رانغلہ چہ ہغہ خلقو تہ ئے وئیلے وے چہ ستا سو بے خایہ نقصان شوے دے، د دغہ نقصان مونبرہ ازالہ کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، روڈ ونہ خلق وائی چہ ہسے ہم بنہ نہ وواو ٲہ باران اوہل، نورئے حالت خراب شو۔ ہنگو تا سو تہ پخپلہ باندے معلوم دے، ہغہ نور چہ کوم جوڑ سر کونہ وواو آہ نہ زرگری پورے، ہغہ روڈ د تینکونو د وجے نہ مکمل طور تباہ شوے دے، دوا بے نہ زرگری پورے روڈ مکمل طریقے سرہ تباہ شوے دے۔ جناب سپیکر صاحب، دوہ میاشتے او شولے ٹیلیفون خراب دے، اوسہ پورے، بار بار ضلعی انتظامیہ سرہ د خبرو کولو باوجود اوسہ پورے بلونہ راعی، ہغہ مطلب دا دے چہ د ٹیلیفون نظام تھیک نہ شولو۔ جناب سپیکر صاحب، پمپونو کبن، د خلقو پیٹرول پمپونہ دی، ہلتہ کبن اوسہ پورے فوج پروت دے، تقریباً دوہ میاشتے کیدونکی دی چہ ہغہ خلقو ہیخ دیوے روپی تیل پہ چا باندے نہ دی خرخ کری۔ زہ پخپلہ لا یم، فوج والا سرہ مو خبرہ او کرہ، ہغوی وئیل چہ مونبر۔ سرہ خبرہ مہ کوئی، بریگیڈیر صاحب سرہ خبرہ او کری۔ جناب سپیکر صاحب، دوا بے ہائی سکول چہ اوس خو ورخو کبن کھلاویدونکے دے، د بچو چھتیانے

پورہ کیدونکی دی، ہغے کبن مکمل فوج پروت دے۔ زہ ستاسو د دغہ کرسی نہ خواست کوم چہ ہغہ سکول د فوری طور باندے خالی کرے شی چہ ہغہ فضاء، ہغہ بچی راتلونکی وخت کبن ہغہ خائے کبن خپلے تعلیمی سرگرمی جاری اوساتی۔ جناب سپیکر صاحب، تورے وری ہائی سکول کبن پولیس پروت دے، راتلونکی وخت کبن بہ بچو تہ مشکلات وی۔ پہ شینے وری زرگری کبن جناب سپیکر صاحب، ہلتہ کبن د ہغہ ہسپتال حالت مخکبن نہ ہم خراب وو، اوس ور کبن فوج پروت دے، خلقو تہ تکلیف دے نو ستاسو د دغہ کرسی نہ زہ خواست کوم چہ یو سرکاری کمیٹی د جوڑہ شی چہ د خلقو د کورونو، د بے گناہ عوامو چہ کوم نقصان شوے دے، د ہغہ نقصان ازالہ د اوشی، ہغہ خلقو سرہ د تعاون اوشی او فوج د فوری طور باندے زمونر د علاقونہ چہ کوم کارروباری مراکز دی، کوم سکولونہ دی، کوم ہسپتالونہ دی، ہغے نہ دلرے شی۔ زما عزتمندو، تاسو نہ دا امید لرم، وزیر اعلیٰ صاحب نہ دا امید لرم چہ د ہنگو خلق خپلی شوی خلق دی، ہر کال درے جنگونہ، دوہ جنگونہ پہ ہغوی باندے تیریری۔ مونر باندے رحم او کرئی، زمونر عوام د رحم مستقل امیدوار دی تاسو نہ، گنی زہ خودا عرض کوم چہ راتلونکی وخت کبن بہ بیا دغہ خلق د ہغہ خلقو ملگری کبری چہ کوم خلق د حکومت خلاف وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب، زما د خبرے خہ؟۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا جانان صاحب! ستاسو د پول تقریر نوٹس اغستے شوی دی۔ وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے، نور منسٹران صاحبان ناست دی، تاسو تہ پخپلہ پہ موقع باندے بنہ کھلاؤ جواب درکوی انشاء اللہ۔ محمد جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ، جناب سپیکر۔ جس مسئلہ پر آج ہاؤس میں ابھی آپ نے بات کرنے کا موقع دیا ہے اور میرے فاضل دوست نے بات کی ہے، یہ بہت ہی Sensitive issue ہے اور نہ صرف ہمارے صوبہ کے بلکہ پورے ملک کے لوگوں کی نظریں بھی اس صوبے کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ جناب

سپیکر، یہ وہ صوبہ تھا اور اس صوبے کے وہ غیر متمند لوگ تھے اور اس صوبے کی وہ روایات ہیں جن کی الحمد للہ پوری دنیا میں کہیں مثال نہیں ملتی تھی اور ہمیں بھی بڑا فخر تھا اور فخر ہے۔ جناب سپیکر، یہ وہ صوبہ ہے، دنیا میں اس کی بڑی مثال کہیں نہیں ملتی جب تیس لاکھ کے قریب افغانی اس صوبے کے اندر آئے تو اس صوبے کے غیر متمندوں نے ان کو اپنی بانہوں میں لیا ہے اور انہیں عزت و احترام سے رکھا ہے اور انہیں یہ احساس تک نہ ہونے دیا کہ وہ مہاجر بن کر یا لٹے پٹے یہاں آئے ہیں لیکن آج میں بڑے افسوس سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ آج اس صوبے کے لوگ، صرف ایک باجوڑ ایجنسی سے جناب سپیکر، چار لاکھ سے زیادہ لوگوں نے ہجرت کی ہے، آج وہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں اپنے گھر بار چھوڑ رہے ہیں۔ جناب سپیکر، کسی ملک میں اور کسی جگہ میں سب سے مشکل کام کسی بھی انسان کیلئے یہ ہے کہ وہ اپنے گھر، اپنی زمین، اپنے ابا و اجداد کی قبریں چھوڑ کر کسی اور طرف ہجرت کر پڑے۔ اس سے یہ بات عیاں ہے اور ثابت ہے روز روشن کی طرح کہ کتنے مشکل حالات ہیں کہ لوگ اپنی عزت اور ہر چیز چھوڑ کر اپنے بچوں کو لیکر آج مختلف اضلاع میں جا رہے ہیں، کوئی پنجاب میں پہنچ رہا ہے، کوئی اٹک میں جا رہا ہے، کوئی یہاں این ڈیلو ایف پی کے مختلف اضلاع میں جا رہا ہے۔ جناب سپیکر، آج مرنے والا بھی ہمارا بھائی ہے، ہمیں نہیں پتہ یہ مارنے والے کون ہیں لیکن جو نقصان ہو رہا ہے، وہ بھی ہمارے بھائیوں کا ہو رہا ہے۔ وہ اضلاع جو کبھی امن کا گوارا ہوا کرتے تھے اور مہمان نوازی کی وجہ سے مشہور تھے، آج وہ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور یہ آگ جو ہے جناب سپیکر، جس کی شروع شاید ٹرائیل ایریا اور افغانستان کے باڈروں سے ہوئی تھی، آج وہ سیٹلڈ ڈسٹرکٹس سے ہوتی ہوئی، مجھے لگتا ہے کہ اب یہ آگ بہت آگے پھیل رہی ہے۔ مجھے اس بات کا بھی اندازہ ہے اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں ہمارے چیف منسٹر کو، سب کو اور صوبائی حکومت کو کہ انہوں نے آتے ہی معاہدوں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا اور جو اس صوبے کی روایت تھی اور ان کی خواہش بھی تھی کہ کسی طرح اس صوبے کے اندر امن آجائے۔ اس طرح جس آگ میں آج ہمارا صوبہ لپٹا ہوا ہے اور روز وہ آگ پھیل رہی ہے اور ہم اپنے گھروں میں آج محفوظ نہیں ہیں۔ آج جو میں پشاور کے اندر بیٹھا ہوں جناب سپیکر، یہ ہمارے صوبے کا دار الحکومت ہے اور یہ سنٹرل مقام ہے، آج یہاں بھی بیٹھے ہوئے اگر ہم اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے تو وہ معاہدوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا تھا اور بڑی انہوں نے توجہ دی تھی اور اب بھی جو انہوں نے ہمیں کچھ دن پہلے Presentation دی ہے اور جو بتایا گیا ہے، اس میں بھی ان کا یہی خیال تھا کہ ہم جناب سپیکر، ایک دفعہ پھر بات چیت شروع کریں گے۔ میرا آج اس ایوان کے سارے

معزز اراکین سے ایک ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے اور جناب قائد ایوان بھی یہاں تشریف فرما ہیں، کہ بہت دیر ہو جائے گی اگر اب بھی ہم نے کوئی سخت فیصلے نہیں کئے تو اب بھی دیر ہو رہی ہے اور دیر ہو گئی ہے لیکن اب وقت آن پہنچا ہے کہ ہمیں ہر چیز سے، اپنے اوپر ان وسوسوں سے بھی ہمیں اپنے آپ کو نکالنا ہوگا، ان مجبوریوں سے بھی اپنے آپ کو نکالنا ہوگا۔ اگر کوئی بڑی قربانی دینے کا وقت ہے تو وہ بھی اب وقت ہے اس صوبے کی خاطر۔ اس صوبے کے لوگوں نے ہمارا انتخاب کیا، اس اسمبلی اور اس حکومت سے اس شہر اور اس صوبے کے ہر فرد نے اب نظریں لگائی ہوئی ہیں، اب حکومت کی اور ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ان کی زندگیوں کو اور ان کی جائیداد کو ہم Protect کریں۔ جناب سپیکر! اب یہ جو ہم نے آج تین دنوں سے یا اس سے بھی شاید زیادہ ٹائم ہو گیا ہے، اس پر ڈسکشن کی ہے اور اس ڈسکشن کو ہم جاری رکھے ہوئے ہیں، اب کوئی فیصلے کا وقت آ گیا ہے کہ آج ہم یہاں سیاسی سکور کرنے کیلئے بیٹھیں گے اور اس ایشو پر ہم کسی صورت میں نہیں چاہیں گے کیونکہ یہ ہمارے اس صوبے کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ ہم سارے اس معاملے پر بہت زیادہ پریشان بیٹھے ہوئے ہیں، جو بھی فیصلہ آج ہو، ہم سارے الحمد للہ اس کو مل کر Support کریں گے، جو بھی قائد ایوان، ہمیں اعتماد میں لے گا لیکن جناب سپیکر، اب فیصلے کا وقت آ گیا ہے، لوگوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ اب میں یہاں تجاویز دوں گا کہ جس طرح کئی دفعہ ایسے مواقع آئے ہیں، ہماری تاریخ میں اس طرح کا جب مشکل مسئلہ پیش ہوا ہے تو پھر تمام بڑے لیڈرز صاحبان کو بھی یہاں اس میں شامل کیا گیا ہے۔ چیف منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بھی میری درخواست ہے کہ یہ معاملہ صرف اب ہمارے صوبے کا نہیں رہا کہ ہم صوبے میں، یہ معاملہ مرکز سے بھی Relate کرتا ہے، بہت سائز ابل ایریا ہے جس کو مرکز کنٹرول کرتا ہے، سنٹر میں بھی پاکستان پیپلز پارٹی اور اے این پی کی حکومت ہے، الحمد للہ پچھلے چار پانچ چھ دنوں کے اندر وہاں جو ہماری ساری جماعتیں بیٹھی ہیں اور ہمارے قائدیں بیٹھے ہیں، انہوں نے بہت بڑا فیصلہ کیا ہے جس کے اثرات پورے پاکستان پر پڑ رہے ہیں اور اس دہشتگرد سے اس ملک کی جان چھڑائی ہے جس کا اس آگ لگانے میں سب سے بڑا عمل تھا۔ اب ایک دفعہ پھر ان سارے بڑے قائدین کو وہاں اسلام آباد کے اندر بیٹھنا ہوگا، ہماری خواہش ہے کہ یہاں صوبہ سرحد کے چیف منسٹر صاحب یا پرائم منسٹر آف پاکستان Host کریں وہ میٹنگ، یہ سارے قائدین جس میں میاں محمد نواز شریف صاحب، جناب آصف زرداری صاحب، جناب مولانا فضل الرحمان صاحب، اسفندیار ولی صاحب اور دوسرے جو قائدین ہیں ہمارے، وہ بیٹھ کر کوئی ایک حکمت عملی اس معاملے پر کریں۔ جو بھی وہ

حکمت عملی ہوگی، اس میں پرائم منسٹر صاحب بھی موجود ہونگے، اس میں چیف منسٹر صاحب بھی موجود ہونگے، اس میں دوسرے جو مینسٹرز کے لوگ ہیں، ان کو بھی وہاں بیٹھنا ہوگا۔ اب یہ موقع آگیا ہے کہ ہمیں ایک Coordinated efforts کرنے ہوں گے، ایک معاملے پر سب کو اتفاق کرنا ہوگا اور پھر سب نے اس مسئلے کو سپورٹ کرنا ہوگا۔ جناب سپیکر! آج تک یہاں ہمیں بڑی دقت اور تکلیف ہے کہ اگر صوبائی حکومت نے اپنا معاملہ کیا، پولیٹیکل پارٹیز کا اپنا اس ایشو پہ ایک موقف ہو اور اگر سنٹرل گورنمنٹ نے ایک موقف بالکل علیحدہ اختیار کیا تو مجھے خدشہ ہے کہ جو آگ اتنی تیزی سے پھیل رہی ہے پھر شاید ہم سارے چاہیں بھی، ہم سارے خواہش بھی رکھیں تو اس پر قابو نہ پاسکیں گے تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ ایک حکومتی لیول پر بھی اس طرح کی کوئی گول میڈ کانفرنس بلائیں، یہ ایسی بڑی پارٹیز ساری اکٹھی ہوں، ہمارے قائدین اور صرف ایک ایشو پر بات ہو اور وہ ہولاء اینڈ آرڈر اور صوبہ سرحد سے Relate کرتا ہوتا کہ جناب سپیکر، اس معاملے پر کوئی ہم توجہ دے سکیں۔ الحمد للہ آج اس بڑے دہشتگرد، میری مراد جس پریذیڈنٹ کو پاکستان سے نکالا گیا ہے، اس دہشتگرد کیلئے بھی میں کہوں گا کہ جناب، ہمارے لوگوں کی اب بھی خواہش ہے کہ اس کو بھی کوئی Safe passage نہ دیا جائے۔ اگر اس کو Safe passage کی بات ہوئی تو پھر بھی وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگیاں قربان کی ہیں، جو لوگ آج خیال کر رہے تھے کہ یہ آگ لگانے والا کون تھا اور کس کے کہنے پر اور یہ کیوں ہمارے شہروں میں اور ہمارے دیہاتوں میں، جو امن پسند علاقہ تھا، اس میں آگ لگی ہے؟ جناب سپیکر، جو اس کا ذمہ دار تھا، اس کو سخت سے سخت سزا ہونی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کی سزا کی طرف ہم چل پڑے تو مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس سے بھی امن آئے گا۔ لہذا اس کے ساتھ بھی اور جو دوسرے بڑے ایشوز ہیں جناب سپیکر، ان معاملات کو بھی بیٹھ کر ہمیں حل کرنا ہوگا۔ میں قائد ایوان سے درخواست کروں گا کہ جو مسئلہ بھی ہے، وہ اس ایوان کو اعتماد میں لیں۔ یہاں ہماری ساری پارٹیز کے پارلیمانی لیڈر صاحبان بھی بیٹھے ہوئے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ کل کوئی کام شروع ہو اور ہم کہیں کہ نہ جی، اس کو اس طرح شروع کرنا چاہیے تھا۔ آج میری آپ کی وساطت سے اس سارے معزز ایوان سے یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ سارے ایک بات پر اپنا موقف اختیار کریں، اس کو Fully طور پر سپورٹ کریں اور پھر جو حکومت وقت اور جناب چیف منسٹر صاحب سمجھتے ہیں کہ بہتر فیصلہ ہے، ہر صورت میں جناب سپیکر، اب یہ وقت آگیا ہے کہ ہمیں اپنے اضلاع میں اپنی رٹ قائم کرنی ہوگی۔ اگر اب بھی رٹ Establish کرنے میں دیر ہو گئی تو پھر شاید بہت زیادہ دیر ہم سے ہو جائے گی، یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم سارے جو معزز اراکین یہاں آج بیٹھے ہوئے ہیں، وہ جناب چیف منسٹر صاحب پر پورا اعتماد کرتے ہیں اور انہوں نے ہمیشہ ہر مشکل میں اس ہاؤس کو اعتماد میں لیا ہے، اسی لئے ہم نے ریکویسٹ کی تھی کہ ہر چیز آج اس ہاؤس کے سامنے لائی جائے، جہاں اس میں پوری طرح آج ایک ایک بات پر ڈسکشن ہونی چاہیے، پارلیمانی لیڈرز صاحبان بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر سارے صوبے کی حکومت سمیت تمام پولیٹیکل پارٹیز اور تمام Elected لوگوں کا ایک موقف ہو، پھر جو کام حکومت کرے، ہم اس کو پوری طرح سپورٹ کریں اور وہ سپورٹ صرف یہاں اس ایوان تک محدود نہ ہو، ہم میڈیا میں بھی اس کی سپورٹ کریں، ہم اپنی پرائیویٹ محفلوں میں بیٹھیں تو تب بھی اس کو سپورٹ کریں، ہم اسلام آباد میں بیٹھیں تب بھی اس کی سپورٹ کریں، ہم اپنی پولیٹیکل پارٹی میں بیٹھیں تب بھی اس کی سپورٹ کریں، تب جا کر یہ معاملہ -----

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی صاحب! مختصر کریں کیونکہ بہت سے نام لسٹ میں ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب آخر میں تقریر کریں گے، ان کو بھی موقع دینا ہے۔ وقت کو بھی دیکھیں، تین بجے ہونے والے ہیں تو Kindly مختصر کریں۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں آخری ایک، جناب سپیکر، آپ کا حکم ہے، میں آخری ایک منٹ، الحمد للہ اب ہمیں اس ڈر سے نکلنا ہو گا، ہمیں اس خوف سے نکلنا ہو گا کہ اگر ہم نے یہ کام کیا تو شاید ہماری حکومت ختم ہو جائے یا ہمیں نقصان ہو جائے۔ جناب، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں ایک شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا اور وہ یہی ہے جناب سپیکر:

کس دج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

تو مجھے یقین ہے کہ جو بات آج میں نے کہی ہے، انشاء اللہ یہاں اس ایوان میں پوری طرح اس حکومت کو سپورٹ کریں گے لیکن وقت آگیا ہے کہ اب ہمیں سخت سے سخت اقدام اٹھانے پڑیں گے۔ بڑی مہربانی، جناب سپیکر۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مسٹر ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊيره مهرباني، سپيڪر صاحب۔ زما نه مخڪين زمونڙه ورونڙو، بيرسٽر صاحب او زما مشر ورور جانان صاحب د لاء ايند آرڊر په مسئله باندے ڊير تفصيلاً خبرے او ڪرے جي۔ زه ستاسو او د دے هاؤس توجه يو خبرے ته راوستل غوارمه چه زما په نيز باندے ڊيره ضروري خبره ده او زما دے مشر ورور جانان صاحب په هغه خبره هم او ڪرے جي، بدقسمتي سره دا زمونڙ د صوبے، زمونڙ د پښتنو د سيمے چه كوم حالات روان دي، په ديڪين چه دا دهشتگردي ده، قيصه روانه ده، په هغه ڪين زمونڙ ڊير ملگرو، زمونڙ ورونڙو، زمونڙ خوئيندو خپل ڪورونه پريښودے دي او په ڪيمپونو ڪين آباديدو باندے مجبوره دي۔ زما ورور خبره او ڪرے چه دغه وخت ڪين اڪثر داسے هم شوي دي چه دوي ته هيند آوتونه ور ڪرے شوي دي چه تاسو خپل ڪور پريږدي، تاسو دا ځائے پريږدي ځکه چه په دغه ځائے ڪين آپريشن ڪيري۔ جناب سپيڪر صاحب، زه پخپله د دے دهشتگردي خلاف چه كوم آپريشن روان دے، د هغه ڊير زيات سپورٽر يم خو زه جي يوه غلطي گورمه، يو Flaw گورم په دغه چه زمونڙ دا ورونڙه، زمونڙه دا ملگري، دا بے گناه خلق چه د دے دهشتگردي د وڃے نه خپل ڪورونه پريږدي او په ڪيمپونو ڪين ځي خو زه نه گورمه چه په دے ڪيمپونو ڪين داسے Surveillance شته دے، د Screening يو Process شته دے چه د دے خبرے يقين دهاني اوشي چه په ديڪين غلط خلق را نه شي۔ هغه خلق چه د كوم د وڃے نه دے ڪيمپونو ته زمونڙه دا ورونڙه ٽول ورغله دي، چه دا ڪسان را نه شي۔ زما مشر ورور خبره او ڪرے، دے نه مخڪين چه دوي ته ئے او وئيل چه دوه ورځو ڪين تاسو ڪيمپونو ته لار شي نو ڪه په دغه دوه ورځو ڪين دے ڪيمپونو ته دهشتگردي هم لارو، ڪه په ديڪين قاتل لارو، گنهگار لارو چه د چا د وڃے نه دا هور لگيدلے دے، زمونڙ په دے پښتون سيمه ڪين د دے څه ڪنٽرول دے، په دے حقله څه ڪيري، ايجنسيانے څه ڪوي، پوليس څه ڪوي، فوج څه ڪوي؟ دا خو داسے نه ده چه تاسو دے ځائے نه ځي نو د كوم دشمن سره چه زمونڙه دا نن مقابله ده او زمونڙه دا ٽول پښتانه په دے افغانستان ڪين، زمونڙه پختونستان ڪين، په پختونخوا ڪين، په بلوچستان ڪين، هر چرته چه دا هور لگيدلے دے، هغه خو ڪم عقل نه دے، هغه ته چه پته لگي چه نن په باجوڙ ڪين آپريشن دے، نن

پہ ہنگو کین آپریشن دے ، نن پہ سوات کین آپریشن دے او دے کیمپ کین کہ وی نو پہ دے بہ ڈزے نہ کیری نو خو ہغہ بہ ہم لار شی کنہ، دوہ درے ورھے ، خلور ورھے بہ پہ آرام شی، بیا بہ دغہ کوی او دے گارنتی خہ دہ چہ خدا نخواستہ خود کش جیکٹ راواخلی او پہ دغہ کیمپ کین دا زمونہ ملگری اووژنی؟ نوزہ تاسو تہ خواست کوم، ستاسو توجہ سپیکر صاحب، ستاسو دے ہاؤس د ملگرو، زمونہ د وزیر اعلیٰ صاحب توجہ دے تہ راولمہ چہ دا ڈیرہ ضروری دہ چہ زمونہ بہ وسہ خلق، بے گناہ خلق پہ دغہ ہور باندے زمونہ ورونہ خوئیندے بے پردے شی او دے مشکل وخت کین دوئی ہجرت او کری خو د دے یقین دہانی پکار دہ چہ زمونہ دا ایجنسیانے او کری چہ پہ دغہ کیمپونو کین دا غلط خلق را نہ شی او ہغوی تہ نقصان ملاؤ شی۔ بے کورہ خوشو خو چہ نور بے عزتہ او تکلیف ورتہ اونہ رسی۔ ڈیرہ مہربانی، سپیکر صاحب، خدائے موعزت او کرہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈیرہ مننہ۔ مسٹر شمشیر علی خان۔

جناب شمشیر علی: شروع کوم پہ نامہ د خدائے چہ بخبنونکے او مہربانہ دے۔ ڈیرہ شکرہ، جناب سپیکر صاحب۔ د دے موجودہ حالاتو پہ رنرا کین چہ عموماً پہ تبولہ صوبہ کین او خصوصاً زہ بہ د ہغے سیمے یو خو خبرے او کرم چہ زما ورسرہ تعلق دے ، د سوات۔ جناب سپیکر صاحب، زمونہ سوات د امن و امان ہغہ مثالی خطہ وہ چہ پہ تبول پاکستان کین د ہغے ثانی نہ وہ۔ زمونہ د بدبختی یا زمونہ د اعمالو پہ نتیجہ کین چہ کوم ہور د تیرو درے کالونہ پہ دغہ خطہ کین بل دے ، د ہغے دلتنہ ناست زمونہ ہغہ ملگری چہ ہلتہ تلے نہ وی، ہغوی تصور نہ شی کولے۔ جناب سپیکر صاحب، د تیر پینئو کالو حکومت چہ ہغہ د ایم ایم اے حکومت وو، د ہغوی د ہغے سستی، د ہغوی ہغہ شرخوبنو لہ ہغہ ڈھیل و رکولو پہ نتیجہ کین نن ہلتہ کین د امن و امان نہ، پہ ہغہ خائے کین د بغاوت یوہ خبرہ شروع دہ۔ زہ د دے چیئر پہ توسط سرہ دے خپل صوبائی حکومت او وزیر اعلیٰ صاحب پہ نوٹس کین دا خبرے ضرور راولم چہ مونہ دا غوارو چہ زمونہ پہ دے علاقہ کین د امن راشی۔ ہغہ شرخوبنی چہ د ہغوی واحد کار ہلتہ بدامنی پیدا کول، سکولونہ سوزول، بے گناہ خلق قتلول، ہغہ خوف بیا پیدا کول

چہ عام اولس د ہغوی پہ شکنجہ کبئ ہغہ شان راغلی دے چہ خان ترے نہ شی خوؤلے، Threat ورکول، بیگا زمونر یو پخوانے ناظم د یونین کونسل، زمونر د خپلے پارٹی د ضلعے جائنت سیکرٹری امین نوم ئے وو، چہ ہغہ ہم دغہ کسانو د خپل کور نہ بہر وژلے دے۔ پہ دے حالاتو کبئ کوم عمل چہ شروع دے پہ سوات کبئ آپریشن، میان صاحب پرون او وئیل چہ یرہ آپریشن ورتہ مونر نہ وایو خو چہ کوم ایکشن ہغوی کوی نو د ہغے ری ایکشن ورتہ وایو، مونر دا یو سوال کوؤ چہ د دے نہ مخکبئ، د دے امن مذاکراتو نہ مخکبئ چہ فوج ہلتہ چہ کوم عمل کولو، نن کہ مونرہ او گورو نو ہغہ عمل د دے اوسنی عمل نہ پہ سل چندہ بنہ وو۔ پہ ہغے کبئ خو دا وہ چہ ہغہ شرخوبنی د کلو نہ ئے او ویستل او غرونو تہ ئے کرل خون چہ مونرہ گورو نو ہغہ خبرہ بالکل پہ بل لائن باندے روانہ دہ۔ پہ سول آبادی باندے شیلنگ کیری، پہ سول آبادی کبئ مرگونہ کیری، پہ کورونو باندے د ہغوی بمونہ راپریوخی، بے گناہ ماشومان او زنانہ پکبئ مری خو ہغہ خلق د کوم خلقو خلاف چہ دا عمل شروع دے، سوائے د یو خو کسانو نہ ہغوی تہ تراوسہ پورے ہیخ داسے تکلیف نہ دے رسیدلے۔ مونر دا سوال کوؤ د دوئ نہ چہ کوم Law Enforcement Agencies دا کار کوی، پہ دے عمل کبئ لگیا دی شروع دی نو کہ پہ ایمانداری باندے ہغوی دا خپل عمل شروع کری، نو دا خبرہ د یو ہفتے نہ زیاتہ نہ او ری۔ د پاس نہ ہیلی کاپترے گرخی، لاندے دا کسان پہ روڈونو باندے گرخی۔ دوئ د پاس نہ ئے وینی خو چہ ہغہ خلق د ہغے خائے نہ لرشو نو واپس ہغہ شروع شی او پہ ہغہ خایونو باندے شیلنگ شروع کری چہ ہغہ کسان نہ وی او بے گناہ خلق پکبئ مری۔ جناب سپیکر صاحب، کبل مقامی یو خائے دے چہ پہ ہغہ گاف کورس کبئ دننہ فوج پروت دے او دیخوا تہانہ دہ خو چہ د ہغہ کلی نہ قبلے طرف تہ یو لس قدمہ اوخی، ہم دغہ خلقو ہلتہ کبئ پہ سرک ئے ونے اچولے دی، خان لہ ئے خپل پھاٹک جوڑ کرے دے۔ پہ ہغہ روڈ چہ شوک تہانے طرف تہ یا دغہ طرف راخی نو د ہغوی تلاشی اخلی او دا گوری چہ آیا پہ دیکبئ سرکاری سرے شتہ یا دا سرکاری گاڈے دے کہ بل خہ دے؟ مونر د دے عمل خلاف نہ یو، دا عمل د اوشی چہ زمونر دا خاورہ د دے شرخوبنو نہ اوزگارہ شی خو وزیر اعلیٰ صاحب تہ زہ دا درخواست کوم چہ کوم

خلق پہ دے عمل کین Involve دی او کوی ئے ، چہ ہغوی تہ دا اووائی چہ پہ خائے د دے چہ ہغہ سول آبادی Hit کری ، ہغہ خلق Hit کری چہ ہغہ پہ دے عمل کین شریک دی۔ دویمہ خبرہ جی زہ یو دا کومہ چہ زمونہر ہلتہ کین د پولیس کوم ورونہرہ چہ دی ، د ہغوی ہم ہغہ زاہرہ گا دی ، ہغہ زہرہ اسلحہ ، ہغہ زور پروگرام چہ د ہغوی ہغہ خبرہ چہ گا دے پہ ہغہ طرف خئی ، نو ہم ئے ورتہ بنخ کرے وی پہ ریموت کنٹرول باندے ہغہ الوزی ، مونہر دا درخواست کوؤ صوبائی حکومت تہ چہ ہلتہ کوم پولیس راخی چہ کم از کم ہغوی ہغہ Bullet proof جیکٹے یا جیمرز د ہغوی پہ گا دے و کین وی چہ کم از کم ہغہ پہ ہغہ لارہ باندے اوپری چہ دا نقصان ورتہ نہ رسی۔ دویم دا دہ چہ ہلتہ پولیس نفری ڈیرہ کمہ دہ ، ایف سی پلاٹون چہ پہ ہغے کین مونہر مخکین ہم مطالبہ کرے وہ چہ د سوات یو خصوصی کوتہ ، زیات بے روزگارہ خوانان دی چہ ہغہ پہ خائے د دے چہ د ہغو خلقو ملگری شی نو کہ ہغوی تہ ہلتہ روزگار ملاؤ شی د ایف سی یا د ہغہ Law Enforcement Agencies پہ مد کین نو دا مسئلہ بہ زمونہرہ خہ حدہ پورے حل شی۔ زہ دا یو خو عرضداشت پہ آخرہ کین ، بیا چہ کوم عمل شروع دے ، د ہغے مونہر مکمل حمایت کوؤ خودا وایو چہ دا لہر تیز شی ، پہ ہغہ سائنٹیفک طریقہ باندے اوشی چہ د دے نہ عامہ آبادی متاثرہ نہ شی او کوم تارگت چہ دے ، کوم شرخوبنی چہ دی چہ ہغوی د ہغے علاقے شپارس لاکھہ خلق یو دوہ درے زرو کسانو یرغمال کری دی ، د دوئی نہ د خلاصی واحد ہم دغہ طریقہ دہ۔ دا بیا پہ آخر کین ، چہ کوشش دا اوشی چہ سول آبادی ، اوسہ پورے چہ خومرہ نقصان رسیدلے دے ، دا سول آبادی تہ رسیدلے دے او عام خلقو تہ رسیدلے دے۔ ڈیرہ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب مولوی عبید اللہ خان۔

جناب قیصر ولی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف کیجیو ، یو منٹ۔

مولوی عبید اللہ: الحمد للہ الذی ہدانا الی صراط المستقیم وصلوۃ علی ما نختص بالخلق

عظیم۔ جناب سپیکر صاحب، میں مشکور ہوں کہ مجھے ٹائم ملا اس حساس موضوع پر کچھ بحث کرنے کا۔

ابتداء میں ایک شعر سے کر رہا ہوں۔ انوری شاعر ہیں، فرماتے ہیں کہ:

ہر بلائے کز آسمان ما آید گرجہ بر دیگرے قضا باشد
 برزمیں نارسیدہ مے پرسد خانہ انوری کجا باشد

جو بھی آفت آسمان سے اترنے کا وقت آتا ہے کسی اور خطے کیلئے، کسی اور جگہ کیلئے، جب آسمان سے زمین کے قریب پہنچ جاتا ہے تو کتنا ہے کہ انوری کا گھر کہاں ہے؟ میں وہاں چلا جاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا عبید اللہ صاحب! آپ سے گزارش ہے کہ بہت مختصر، ٹائم بہت کم ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ سب ممبران صاحبان اس ایٹو پر بات کر لیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف فرما ہیں، ہم اس کو بھی موقع دینا چاہتے ہیں تو آپ بہت مختصر، مختصر تقریر کریں۔

مولوی عبید اللہ: دو منٹ لوں گا میں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ سوچ سمجھ اور تدبر کا مقام ہے، ہم یہاں پر جو باتیں کر رہے ہیں، یہ نتائج بد پر اصرار کر رہے ہیں۔ جو نتائج ہیں، لوگ مر رہے ہیں، جائیدادیں خراب ہو رہی ہیں، زمین خراب ہو رہی ہے اور لوگوں کیلئے تحفظ نہیں ہے۔ ظاہر ہے اسی بات کے ارد گرد ہم گھوم رہے ہیں جبکہ میرے نزدیک بات یہ نہیں ہے۔ میرے نزدیک بات یہ ہے، یہ پھر نتیجہ بد ہے جو چیز صادر ہو جاتی ہے، اس کے اثرات پر ہم بات کر رہے ہیں۔ ہمیں اثرات پر بات نہیں کرنی چاہیے، ہمیں جو مبادی ہے، جو Source ہے، جو شرارت کی جڑ ہے، اسی پر بحث کرنی چاہیے۔ یہ آسمان سے نہیں اتر رہے ہیں، یہ ہمارے اعمال کے، ہم کسی سخت ترین ابتلا میں مصروف ہیں۔ سب سے پہلے خدا کے ہاں ہمیں توبہ اور گڑگڑانا چاہیے، اس کے بعد ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ شرارتیں کیوں ہو رہی ہیں، کہاں سے ہو رہی ہیں؟ کیوں ہو رہی ہیں؟ ہمارے جنوب میں، ہمارے شمال میں، ہمارے مشرق میں، ہمارے مغرب میں یہ شرارتیں ہو رہی ہیں، ہمارے ضلع میں ہو رہی ہیں، ہمارے صوبہ میں ہو رہی ہیں۔ میری تجویز یہ ہے، بہت بڑے اقدامات ہماری حکومت نے کی ہیں، سوات والوں کے ساتھ ڈائلاگ وغیرہ کر رہی ہے لیکن میں اسی پر مطمئن نہیں ہوں۔ میری تجویز یہ ہے، ہمارے لیڈرز بیٹھے ہیں سامنے، میری تجویز یہ ہے کہ اسی ہاؤس سے سمجھدار لوگ، دس پندرہ آدمی ہوں، ان کو ذمہ دار ٹھہرا کر ان کو یہ ذمہ دے دیں تاکہ وہ ان لوگوں کے ساتھ بات کریں۔ جائیں ادھر، شمال میں بھی جائیں، جنوب میں بھی جائیں، مشرق میں بھی جائیں اور مغرب میں بھی جائیں، ان میں قلب حسن صاحب بھی ہونے چاہئیں، اس قسم کے شیعہ اور سنی کے آپس میں بھی مسائل ہیں تو میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ اگر خلوص نیت سے یہ کام کیا جائے، اگر ان دس پندرہ آدمیوں کو آپ لوگ مینڈیٹ دیکر، واکداری دیکر، ان کو ذمہ دار ٹھہرا کر آگے بھیج دیں، ایک دفعہ

نہیں، ایک جرگہ کریں، دوسرا جرگہ کریں، تیسرا جرگہ کریں، ان کو مکمل اختیار دے دیں تو میں سمجھ رہا ہوں کہ اگر ان لوگوں میں خلوص ہو، اگر ان لوگوں میں خدا کا ڈر ہو تو یہ مسئلہ حل ہونے کے بہت ہی قریب ہے، یہ کچھ تجاویز ہماری ہیں۔ کہیں یہ نہ ہو کہ ہمارے ساتھی ادھر ہوں اور لوگ اور منصوبہ بنائیں اور ہم اسی شراب پینے کی جگہ میں زہر قاتل کبھی کبھار مر نہ جائیں۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ "ساقی نے کچھ ملائے دیا ہو شراب میں" اس پر ہم سوچیں۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Janab Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں اس اہم موضوع پر اتنی تقاریر ہو چکی ہیں اور ہر آنریبل ممبر نے بہترین تجاویز بھی دی ہیں، اتنا کچھ باقی نہیں رہا کہ میں اس پر بات کروں لیکن جناب سپیکر، ایک چیز، حقیقت ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ویسے تو گزشتہ سالوں سے ہم لاء اینڈ آرڈر پر بحث کرتے ہیں لیکن اس لاء اینڈ آرڈر کے بحث میں اور اس لاء اینڈ آرڈر کے سیچویشن میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ Naturally جناب سپیکر، اس وقت تو عام لاء اینڈ آرڈر کی بات ہوتی تھی لیکن آج تو ہمارے گھر جل رہے ہیں، جناب سپیکر، لوگوں کو ذبح کیا جا رہا ہے، خون بہہ رہا ہے اور جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً فائما کی ہر ایجنسی میں شیلنگ، بمباری اور فائرنگ روزانہ ہوتی جا رہی ہے، Suicide attacks ہو رہے ہیں اور اب تو حالت یہاں تک پہنچی ہے جناب سپیکر، کہ وہ لوگ یہاں پر ہجرت کر کے آ رہے ہیں۔ جناب سپیکر، تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اس صوبے میں تیس لاکھ افغان مہاجرین جو اسی طرح کے واقعات سے ہو کر یہاں پر آئے تھے، آج ان میں سے پتہ نہیں کہ پانچ یا دس فیصد بھی واپس گئے ہونگے، باقی سب یہاں پر پڑے ہیں اور ایک دو سال تو کوئی این جی اوز یا کوئی اور ادارہ انکی امداد کرتا ہے لیکن جناب سپیکر، اس کے بعد وہ اس صوبے کا مقدر بن جاتے ہیں اور آج اگر ہم Divisible pool کو لے لیں اور جو افغان مہاجرین ہیں، ان کی تعداد کو لے لیں تو کم از کم دس بلین روپے ہمارا شیئر بنتا ہے کہ جو یہاں پر رہ رہے ہیں، ہمارا سارا انفراسٹرکچر وہ استعمال کر رہے ہیں اور خراب کر رہے ہیں۔ اسی طرح جو ابھی اور مہاجرین آئیں گے فائما سے، تو Naturally وہ مہاجرین ہونگے کیونکہ وہ اس صوبے کے شہری تو نہیں ہیں جناب سپیکر، Naturally یہاں پر Economically اور Socially حالات میں وہ تبدیلی آئیگی۔ ایک دو مہینے تو حکومت یا کوئی ادارے ان کی امداد کریں گے لیکن اس کے بعد پھر ان کو بھی بے یار و مددگار چھوڑا جائیگا اور پھر وہ اس صوبے کا مقدر بن جائیں گے اور صوبے کے وسائل کو استعمال کریں گے تو ایسا لگ رہا ہے

جناب سپیکر، کہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ میرے آنریبل ممبرز نے تقاریر کیں اور انہوں نے کہا کہ وہاں پر شیلنگ ہو رہی ہے، وہاں ایسی جگہ پر شیلنگ ہو رہی ہے جو ہتھیاروں کے گرنے سے بچنے والی ہے، جو بوڑھے ہیں، ان پر شیلنگ ہو رہی ہے تو جناب سپیکر، پٹھان کی ایک خصوصیت ہے کہ وہ Retaliate کرتا ہے، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر انسان Retaliate کرتا ہے۔ ہم آج جس کو Terrorism کہتے ہیں لیکن کیا یہ Terrorism ہے یا Retaliation نہیں ہے جو ایکشن ان کے خلاف ہو رہا ہے؟ کل جن لوگوں کو ہم مجاہدین کہتے تھے جناب سپیکر، یہ یہاں سے ہم بھیج دیتے تھے کہ آپ جا کر روس کے خلاف لڑیں، یہاں پر ہم ان کو امداد دیتے تھے کہ آپ جا کر روس کے خلاف لڑیں۔ اس وقت تو ہم مجاہدین ان کو کہتے تھے لیکن ان ہی لوگوں کو آج ہم Terrorist قرار دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر آپ میرے گھر پر حملہ کریں گے تو میرے ساتھ جو بھی وسائل ہوں گے، میرے پاس جو بھی مواد ہوگا، میں آپ کے خلاف استعمال کرتا ہوں گا۔ اب جناب سپیکر، ایک ایک ایجنسی کو آپ دیکھیں، آہستہ آہستہ یہ جو آگ ہے، ایجنسیز سے یہ آگ سیٹلڈ ڈسٹرکٹس کی طرف آرہی ہے اور ثاقب صاحب کی بات کے ساتھ میں متفق ہوں کہ اس کی کوئی بھی ضمانت نہیں ہے کہ ان لوگوں میں وہ لوگ شامل نہ ہوں جو یہاں پر آکر، یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور کل وہ بھی وہی حرکت شروع کر سکتے ہیں جو آج وہاں پر ایجنسیز میں ہو رہا ہے اور آہستہ آہستہ یہ سیٹلڈ میں آ کے اور پھر میرے خیال میں جو پلان ہے کہ Destabilization of NWF، پھر آپ کے چین کا جو راستہ ہے، وہ اب گوادرس سے، وہ آپ کو کٹوانے کی جو سازش ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے۔ جناب سپیکر، تاریخ ایک بہت بڑا استاد ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ کبھی بھی West کی طرف حملہ کامیاب نہیں ہوا۔ پہلے تو ہوا نہیں، سارے جو تھے، اگر التمش آئے، غزنوی آئے، ایک آئے، ابدالی آئے، مغل آئے، سب آئے تو وہ West کی طرف سے آئے اور East کی طرف سے چلے گئے، کیا ان کے راستے میں یہ فائدہ نہیں تھا؟ کیا وہ جب یہ کر اس کر رہے تھے، تو کیا راستے میں ان کا یہ خیبر اور یہ ایجنسیز نہیں پڑتی تھیں؟ انہوں نے کیوں Attack نہیں کیا؟ ساروں نے East کی طرف Attack کیا اور جب کسی نے بھی، انگریزوں نے اگر ایک دو Attacks کئے بھی West کی طرف تو ان کا حشر بھی ہم سب کے سامنے ہے کہ ان کا حشر کیا ہوا؟ آپ کیسے یقین کر سکتے ہیں جناب سپیکر، اب افغانستان میں اگر Russia نے Win نہیں کیا تو آپ یہاں پر کیسے اس طرح Win کر سکتے ہیں؟ لیکن جناب سپیکر، میں پھر وہی کہتا ہوں کہ تباہی ہماری آرہی ہے، بچے ہمارے مر رہے ہیں، تاوان ہمارا ہو رہا ہے، حکومت مذاکرات کرتی ہے، اس

ہاؤس کو کسی نے اعتماد میں نہیں لیا، وزیر اعلیٰ صاحب نے یاد و چاروزیروں نے تو مذاکرات کئے، میرے خیال میں اس ہاؤس کے کسی ممبر کو بھی پتہ نہیں، ان کو آپ اعتماد میں لے لیتے کہ ہم نے ایگریمنٹس کئے ہیں۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ کیا ایگریمنٹس تھے کہ جو آپ نے ان کے ساتھ کئے؟ اور اگر انہوں نے توڑے ہیں تو پھر بھی اس ہاؤس کو بتایا جائے، اگر آپ نے توڑے ہیں تو بھی بتایا جائے کہ آپ نے کس مجبوری کے تحت وہ ایگریمنٹس توڑے؟ جناب سپیکر، اس طرح تو نہیں چل سکتا کہ ہم یہاں پر تقریریں کرینگے اور بس بات، آخر میں Wind up speech ہو جائیگی، پھر بات ختم ہو جائیگی۔ اس مسئلے کا کوئی حل نکالنا چاہیے جناب سپیکر، ہم آپ کے ساتھ پوری طرح متفق ہیں، پورا آپ کا ساتھ دیتے ہیں۔ اب آپ جو بھی ہم سے مانگتے ہیں، ہم تیار ہیں کہ آپ کو In Put دے دیں جناب سپیکر، لیکن اس چیز کو Collectively لے لیں، اس چیز کا حل نکالیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض چیزیں فیڈرل، ہم فیڈرل گورنمنٹ سے بھی مطالبہ کر سکتے ہیں، ہم فیڈرل گورنمنٹ کو بھی کہہ سکتے ہیں کہ منتے لوگوں پر شیلنگ نہ کریں۔ ہم فیڈرل گورنمنٹ سے کہہ سکتے ہیں کہ لوگوں کو وہاں پر گھروں سے نہ نکالیں۔ جناب سپیکر، میں آپ کو بتا دوں، آپ نے یہ چیزیں تو کیں، لوگوں کو لاؤڈ سپیکرز سے اعلان کیا کہ اپنے گھروں سے نکل جاؤ لیکن اس کے جو Repercussions ہوں گے، جو آپ نے یہ حرکت کی تو وہ دو چار، چھ مہینے کے بعد ظاہر ہوں گے، آپ یقین کریں کہ آپ پھر اس کو بھول جائیں گے کہ جو کچھ فانا میں ہو رہا ہے، پھر آپ سیٹلڈ میں Repercussions یہ جو آپ کے سامنے ہوں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ Collective wisdom کے ساتھ اس مسئلے کا حل نکالنا چاہیے۔ یہ صرف فورسز سے نہیں ہوتا اور فورسز سے تو یہ کام نہیں چل سکتا۔ پٹھانوں کا ایک اپنا مزاج ہے، آپ ان کو دبائیں گے تو وہ دبتے نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، آپ ان کے ساتھ میٹھی بات کر کے مسئلے کا حل نکال سکتے ہیں لیکن آپ ان پر بمباری کرتے ہیں، ان کے مسئلے کا حل نہیں نکال سکتے۔ اسلئے جناب سپیکر، میں یہ سمجھتا ہوں، وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی یہ درخواست ہے کہ اگر ان کیمرہ میٹنگ کر کے اس چیز کا پولیٹیکل حل، جس طرح بھی ہو، نکالنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ چونکہ ہمارے ساتھ بہت سے سپیکرز ہیں اور وقت کی کمی ہے تو چیز سے یہ رولنگ دی جاتی ہے کہ دو منٹ سے زیادہ سپیکر کو Allow نہیں ہوں گے۔ اب محترمہ جسیم، آنر ایبل ایم

پی اے۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: کوشش کوم چہ زہ زر خبرے او کرم خونن مورالہ چانس را کړو، د دے د پاره ډیره زیاته ستاسو د ټولومنه او خاصکر سپیکر صاحب، ستاسو۔ د ټولو نه مخکین خوبه زه خپل ټول هاؤس له، ټول پاکستان له او خپلو پښتنو ورونرو او خویندو له مبارکی ورکرم چہ زمونږه نه یو ډیر لوی آفت خدائے پاک لرے کړو د جرنیل او د ډکټیټر په فارم کین او دا زمونږ د پاره د خوشحالی خبره ده او د آزادی خبره ده، لکه چوده آگست سره زمونږه اصلی آزادی ده، آټپاره آگست، مونږه غواړو چہ Next time مونږه خپله آټپاره آگست ورسره پلس کړو۔ خبره اوس دا ده چہ کوم ډکټیټر چا راوستے وو او هغه څه څه کارونه کړی دی، نو دا ضروری نه ده چہ دا هغه پخپله راغلی وو، هغه خو معمولی یو جرنیل وو، د هغه جرنیل په لاس کین هیڅ پاؤر نه وو خو دا کوم قوتونو چہ راوستے وو او دومره ئے ورله پاؤرز ورکړل چہ ترننه پورے په سوؤنو، په کروړونو باندے جی۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Bibi! you should confine your speech to the point concerned.

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: او هغه له ئے دومره پاؤرز ورکړل جی۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: دا هغه ورځ شوے دی۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: تهینک یو، خبرے هغه له راولم، نو مونږه له اوس دا پکار دی چہ مونږه هغه پاؤرز چہ کوم هغه له ورکړی دی، چہ د هغه نه خان اوساتو او خدائے پاک د اوکړی چہ مونږه په اتفاق او بنه طریقہ باندے دا خپل حکومت اوچلوؤ۔ اوس به جی Main چہ کومه زما خبره ده جی، As a doctor به زه خبره کوم چہ ما د چا د پاره اجازت غوښتے دے جی، هغه نن سبا چہ کوم په مونږه باندے یو بل آفت راغلی دے د سیلاب په فارم کین او هغه د خدائے د طرف نه دے او خدائے پاک د په خیر باندے د هغه Solution پیدا کړی، نو هغه کین به زه د هغه یو شو Suggestions ورکوم چہ د هغه دا اوشو چہ ډیر ځایونه چہ کوم خلق Affected وو، Affect شو ډیر خلق۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: د هغوی جی، ما دوی سره هغه لاء ایند آرډر کین به هم دوی، نو هغه کیمپس کین داسے ډیر خلق راغلی دی، زه به په هغه کین هم اووایم خو دا درته د میډیکل Point of view سره لږه خبره، ما د دوی نه Permission اغسته وواونن ما سره یو چانس وو چه زه خبره اوکړم۔ نو جی، هغه کیمپس چه کوم راغلی دی، هغه کین دا پراېلمز به راغلی وی چه ډیر د پولیو مریضان به هم هغه ته راغلی وی، نوسپیشل تاسو د پولیو تیمز، که دلته زمونږه د هیلتھ ډیپارټمنټ خلق وی چه هلته کین لار شی او د پولیو هلته کین ډراپس ماشومانو له ورکړی چه دا زمونږه بیماری هلته کین Spread نه شی۔ بله دا چه هیپیتائس-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بی بی! ډیره شکریه۔ ستا ډیره مننه، ستا ټائم ختم شو، تشریف کیرده۔

محترمہ یاسمین نازلی جسیم: بڼه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ عظمیٰ خان، ایم پی اے صاحبہ۔

محترمہ عظمیٰ خان: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما مسئلہ اصل کین د باجوړ د نقل مکانی کولو والا خلقو په باره کین ده لیکن د لاء ایند آرډر سره څکه منسلکه ده چه دومره غټ تعداد کین خلقو نقل مکانی اوکړه، زمونږه علاقے ته راغلل، زه دا Direct blame په هغوی باندے نه لگوم لیکن د هغه سره زمونږه د علاقے د لاء ایند آرډر سیچویشن هم خراب شو، خلق د ویرے نه د کورونو څوکیداریانے کوی، غلاگانے شروع شوه، شوکے شروع شوه، دا ولے؟ زه د دے اصل وجه دے ته وایم چه هغوی وری دی، هغوی نهر دی، د هغوی سره کپیرے نشته دے، د هغوی سره د علاج سهولت نشته، هغوی مجبورہ دی چه د بل نه په زور ځان له دا حق حاصل کړی۔ سپیکر صاحب، زمونږه حکومتی ارکان د هغوی کیمپونو ته دوره اوکړی، پرون بلور صاحب او ستاره ایاز صاحبے د هغوی کیمپ ته دوره کړے وه او یقیناً هغوی به پرے د اطمینان اظهار کړے وی۔ د گورنمنټ یو کس په هغه باندے د غیر اطمینانی اظهار کولے نه شی خو د هغوی د تلو نه یو څو گھنټه پس هغه ځائے ته ما وزت کړے وو۔

سپیکر صاحب، د هغوی په هغه تینیس کبن چہ کومہ گرمی، هغه Suffocation او د بنخو ناجوړتیاگانے چہ ما اولیدے او ما د هغوی نہ تپوس او کړو چہ تاسو ته د خوراک څه سهولیات دی؟ نو وئیل ئے جی چہ یو ورځ خو بنه په مړه خیتہ او خورو سبا له بیا نہ وی۔ ایدھی والا کہ مونږہ له څه روتی راورسوی نو تھیک ده گنی مونږہ په هغه ورځ باندے بیانہر یو، مونږہ سرہ Even کپړے ہم نشته۔ سپیکر صاحب، زه وایم کم از کم دا تاسو چہ څنگه د سیلاب د پارہ اناؤنسمنٹ او کړو، عالمزب صاحب ډیر یو بنه ډیبیت او کړو او مونږہ ئے متاثره کړو چہ مونږہ د هغوی د پارہ خپل امداد رسوؤ، نو زه غواړم چہ میدیا دے له ہم کوریج ورکړی چہ دا کپړے خون سبا د هر چا په کور کبن فالتو پرتے وی، کم از کم هغه کیمپونو له خپل دومره امداد ورکړی چہ خان له یو فالتو کپړے هغوی ته خو اولیرئ۔ سپیکر صاحب، پرون بلور صاحب زما علاقے ته تلے وو، په دے ترے زه ډیره گلہ مندہ یم چہ دومره زما علاقے ته تلو، هغه داسے یوہ علاقہ ده چہ د هغه کیمپ ته یو سرے نہ شی وربنکاره کیدے، یو خود باجوړ غیور قوم وو، پکار دا ده چہ زه هغوی سره یا وے یا ئے زه انفارم کړے وے نو کم از کم د هغه کیمپ دننه د بنخو هغه مسائل به ما بلور صاحب ته بنودلے شو۔ ما چہ هغوی ته دا خبره او کړه نو ما ته ئے او وئیل چہ زه خو پتہ باندے تلے ووم، ما انفارم کول نہ څوک، ما وئیل چہ زه اچانک دوره او کړم۔ دا څنگه اچانک دوره وه یو ورځ مخکبن خو هغوی په اسمبلی هال کبن او وئیل چہ زه څم، زه هغه دورے له روان یمه؟ بله دا خبره ده چہ ریلیف فنډ وزیر اعلیٰ صاحب هغوی له ډیر ورکړو او زه په دے باندے د هغوی ډیره شکر گزاره یمه چہ د باجوړ د پارہ دوئ د ریلیف اعلان او کړو۔ د دے نہ علاوه امریکن امداد او جرمن هم ورله راغلے دے لیکن دا د ډی سی او تھرو تقسیمیری لگیا دے۔ هلته د دے ټول مجاز ډی سی او دے او هغه لگیا دے په خپلو سرو باندے هغه تقسیموی۔ سپیکر صاحب، په ډی سی او پسے څوک نہ څی چہ ما له امداد راکړه، هغه څی د هغه ځائے عوامی نمائندو پسے، ایم پی اے پسے څی، د هغوی نہ خپل امداد غواړی۔ سپیکر صاحب، چہ هر څه ډی سی او تقسیموی نومونږہ به په کومو سترگو باندے ورشو چہ مونږہ تاسو له څه راوړی دی؟ زه غواړم کہ دا امداد چہ تقسیمیری نو سپیکر صاحب، په هغه کبن د

زموڻږه هم دومره حصه اوکړه شی چه صرف، ما ډی سی او ته پرون د سیشن په دوران کښ کال اوکړو، ما هغوی ته اووئیل چه کم از کم که ته زما سره دومره تعاون نه کوو او ما پکښ، Concerned MPAs پکښ ته نه مطلع کوو نو دومره اوکړه چه زه تا ته د کومه علاقه نشاندهی کوم، هلته کښ زیات مستحقین دی د ریلیف، نو هلته کښ ورکړه لیکن هغه ما ته اووئیل چه نه جی دا تعاون هم تاسو سره نه شم کولے۔ چه ډی سی او ما سره دا تعاون نه کوی نو هغه په دے سیټ باندے ولے ناست دے؟ زه خوبه هغه باندے استحقاق جمع کړم چه هغه ما سره تعاون نه کوی لیکن زما مسئله دا نه ده۔ زما مسئله دا ده چه سی ایم صاحب د هغوی ته آرډر ورکړی چه Concerned MPAs د پکښ شامل کړے شی۔ ما بلور صاحب سره دا خبره اوکړه، ما وئیل چه ډی سی او ئے تقسیموی نو هغوی ما ته دا اووئیل چه تاسو خو جی Selected یئ۔ یو ځل بیا ئے هغه پیغور راکړو چه تاسو خو Selected یئ، تاسو خو ووت نه دے اغستے نو تاسو ولے امداد تقسیموی؟ سپیکر صاحب، دا خود سیاست دیو پارټی چمکاو و لو تائم نه دے چه زه به د ووت د پاره هلته کښ امداد تقسیموم۔ دا د انسانی همدردی تحت زما هم زړه غواړی چه زه د کیمپ دوره اوکړم، خپلو سرتورو خوئیندو له لویټے یوسم، خپلو نهرو بچو له روټی یوسم۔ سپیکر صاحب، تش لاس، منافقت ما له هم نه راخی چه سیاستدانانو په شان ورته اووایم چه انشاء الله زه به تا له امداد رالیرم۔ زه به هله د خپل کیمپ دوره کوم، زه به هله د خپلے علاقه کیمپ ته ځم چه دا سی ایم صاحب د هغه ډی سی او په امداد کښ زما حصه اوکړی او ما ته د دغه کړی۔ که نن ما له بیا سی ایم صاحب د Elected او Selected پیغور را کوی نو زه یقین لرم چه دا ټولے خوئیندے به ما سره په دے پیغور واک آوت کوی۔ تهینک یو، سی ایم صاحب۔ (تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مننه۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان، مسٹرز مین، آنریبل ایمپلے۔

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ سب کو بھی مل جائیگا۔ پیر صابر شاہ صاحب۔
محترمہ عظمیٰ خان: جناب سپیکر صاحب، ما تہ دم زما د خبرے پہ بارہ کبش یقین
دہانی راکرے شی۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر صاحب د زمین خان نوم اغستے دے نواول د دوی
خبرہ او کپی خیر دے۔

Mr. Deputy Speaker: This would be.....

جناب محمد زمین خان: دیرہ مہربانی۔ شکریہ جناب سپیکر، چہ تاسو نن پہ دے
موجودہ وخت کبش پہ دے حساس او Important مسئلہ باندے، پہ دے Burning
issue باندے ما لہ د خپلو یو خو خبرو کولو اجازت راکرو۔ جناب سپیکر صاحب،
زما تقریر بہ نن روایتی تقریر نہ وی چہ کوم مونرہ دلته پہ اسمبلی کبش کبشینو او
ہغہ کہ زہ د تریژی بنچر سرے یمہ نوزہ بہ د لیڈر آف دی ہاؤس یا د خپل مشر
د خوشحالی د پارہ د حقیقت نہ سترگے پتومہ او حقیقت بہ نہ وایمہ بلکہ نن بہ زہ
پہ ہغہ زخمونو باندے گو تہ ایبنودل غوارمہ چہ کوم نہ نن زمونرہ پہ فاپا کبش، نہ
صرف پہ سیتلڈ ایریا کبش بلکہ پہ دے ٹولہ صوبہ کبش، پہ دے ٹولہ پختونخوا کبش
چہ کوم ہور بل دے، د امن او امان کومہ خبرہ جوہرہ دہ، ہر طرف تہ وینے
بھیری، انسانی اعضاء لکہ د غوبنو بے قیمتہ پراتہ دی۔ ہر طرف تہ یو د بے
قراری فضاء جوہرہ دہ پہ سیتلڈ ایریا کبش او خاصکر پہ فاپا کبش د امن و امان
حالت انتہائی خراب شوے دے، د انسانی ژوند خہ قیمت نشته، آخر دا ولے؟
او پہ دے سوچ پکار دے چہ یرہ دا ولے؟ دا حالات جوہر ولے شو؟ زما پہ خیال،
زما پہ سوچ، زما پہ فکر کبش خو پہ دیکبش زمونرہ خپل ہم لاس شتہ۔ ہغہ لاس
خکہ دے چہ پہ کومہ معاشرہ کبش، پہ حکومت کبش، پہ کومہ علاقہ کبش چہ
انصاف نہ کیبری، ظلم کیبری، جبر کیبری، زیاتے کیبری نو د ہغے یقیناً چہ زلت بہ
دا وی چہ نن ورسرہ مونرہ مخامخ یو۔ زہ دامنم چہ دا نن ہر خہ جوہر دی نو دا پہ
دے دوہ خلورو میاشتو کبش نہ دی جوہر، د دے نہ مخکبش ہم دا پہ دے علاقہ
کبش ظلم زیاتے بہ کیدو، د حسد، بعض، نفرت، ذاتی لالچ پہ بنیاد باندے بہ
سیاست ہم کیدو، مشری کشری بہ ہم کیدہ، حکمرانی بہ ہم کیدہ او ہم دغہ وجہ

وہ چہ ظلم زیاتے بہ کیدو نو یو Heart burning شروع وو او د هغے رزلت دا
 رااووتو چہ نن سرے را پاخی او هغه یو پرامن شهری را پاخی او هغه توپک
 رااخلي، ولے رااخلي؟ اکثر ورسره زمونبره د علاقو پرامن، عزتمند سپین روبی
 مشران هم شامل دی خکھ چہ هغوی وینی په دے علاقو کین چہ دلته ظلم او
 زیاتے کیری نو په هغه وجه ورسره زمونبره خپل خلق د دغه خلقو سره وی۔ وی به
 یو شو کسه داسے چہ هغه به شر پسند وی خو زیات ورسره هغه خلق چہ د دے
 معاشرے هغه ستم زده دی، هغه خلق ورسره شامل دی۔ زه وایم زمونبره چہ کله
 انتخاب او شو، دے معزز هاؤس ته چہ دا معزز ممبران راغلل، د دے صوبے دے
 غریب اولس چہ ډیر په مینه، ډیر په سوچ او فکر باندے مونبره له ووټ را کړو۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان۔۔۔

جناب محمد زمین خان: پاکستان پیپلز پارٹی او اے این پی له ئے اکثریت ورکړو۔ د
 دے خلقو سوچ دا وو چہ یره مونبره به۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان، زمین خان۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: یو دوه منته جی، ختموم، Wind up کوم۔ چہ یره دا خلق به
 زمونبره دلته د انصاف مہیا کولو د پارہ کار او کړی خود افسوس خبره دا دہ چہ
 دا هاؤس، زه دا وایم چہ دا نن ناکامه شوے دے۔ د دے خلقو چہ کوم توقعات
 وو، د دے قوم چہ زمونبره نه کوم امیدونه وو، هغه نه پوره کیری۔ زه به نن دا
 او وایم چہ ماسره، زه د دے معزز ایوان یو ممبر یمه خو نن زما سره چہ کوم د
 ظلم، کوم د نفرت او د حسد سیاست روان دے چہ زما سره کیری نو یو عام سرے
 به خه توقع اوساتی؟ نن زما ورور صرف په دے وجه او ایس ډی ناست دے چہ زه
 د نیشنل پارٹی نه د مجبورئ نه راغله وومہ په پاکستان پیپلز پارٹی کین شامل
 شوے وومہ او د پاکستان پیپلز پارٹی د شمولیت په وجه ما سره نن انتقامی
 سیاست کیری۔ نن تاسو ټول هاؤس ته پته ده په ډیر کین چہ کوم د امن و امان
 صورتحال دے، زما یو ورور چہ د هغه خائے نائب ناظم اعلیٰ دے، د هغه د
 تحفظ د پارہ حکومت یو لیوی گارډ ورکړے وو، نن د چا په وینا باندے ډی سی
 او صاحب هغه واپس کوی او چہ زه ورته وایم ته مه خه نو ډی سی او صاحب ئے

Suspend کوی۔ نن چه زما سره سیکرټری دے، د نن نه دوه کاله مخکین د هغه ورور په هغه محکمه کین چه هغه د دے صوبے، د دے قوم د پاره د قانون او انصاف د پاره کومه محکمه ده، په هغه کین بهرتی وو نون Law and justice system of this Province has been broken down, انصاف نه کیری او هغه سرے د نوکری نه ویستلے کیری او نن پکین د چارسدے نه بل سرے راخی او د هغه په پوست باندے بهرتی کیری نو آیا دلته چه د دے ایوان د معزز ممبر سره داسے کیری او هغه بیا د تریژیری بنچر سرے وی نو د عام یو سری به څه سوچ وی؟ آیا هغه به دا ظلم، دا بربریت برداشت کری؟ د هغه سره به نه کیری؟ دا د سوچ خبره ده، دا د فکر خبره ده۔ پکار دا ده چه دلته کوم د مینے، ورورولئ، د عزیزولئ، د کوم محبت او احترام کومه تیگه چه په اوله ورځ دے هاوس ایښودے وه او په دے اپوزیشن او تریژیری بنچر ټولو ښه په یووالی، په اتحاد باندے دلته دے صوبے کین د امن، دیکین د خوشحالی د راوستو د پاره، دیکین تعمیر او ترقی د پاره کوم بنیاد ایښودے وو، پکار ده چه په هغه بنیاد باندے کار شوی وے۔ نن به یقیناً په دیکین هغه صورتحال نه راتلو۔ باقی چه کوم صورتحال سره نن مونږه مخامخ یو نو زما علاقه په هغه شورش زده علاقه کین شامله ده، په هغه متاثرینو کین شامله ده، خصوصاً زما چه کومه حلقه ده هلته کین هم، زه خو ورته طالبان یا دهشتگرد نه وایمه، طالب که ورته او وایم خیر دے، خو زه ورته دهشتگرد ځکه نه وایمه چه پرون هم دا خلق وو، څنگه چه زما عبدالاکبر خان ورور او وئیل چه پرون د امریکے د تحفظ د پاره تلل او په افغانستان کین ئے جنګ کولو نو دا خلق مجاهدین وو، نن چه د دوی د تحفظ خلاف جنګ کوی، د دوی د مفاداتو خلاف جنګ کوی نو نن ورته مونږه دهشتگرد وایو۔ زه خو ورته دهشتگرد نه وایمه، ما ورته پرون هم مجاهد وئیلو، زه ورته نن هم مجاهد وایمه او زه ورته سبا هم مجاهد وایمه ځکه چه که مونږه د چا نه د کتیشن نه اخلو نو مونږه به حقیقت وایو۔ پکار ده چه پرون کوم سری ته مونږه مجاهد وئیلو چه نن هم ورته مونږه مجاهد وایو هله به زمونږه په دے علاقه کین امن راشی، هله به دلته کین خوشحالی راشی او یقیناً انشاء اللہ تعالیٰ څنگه چه دے زما ورور او وئیل چه دا نن چه دیکین څه کیری، دا چه کوم Retaliation

دے، دا دہشتگردی نہ دہ، دا Retaliation دے۔ د پینتون سری سرہ چہ تہ پہ کومہ ژبہ کبن خبرہ کوئے نو پہ ہغہ ژبہ کبن بہ درسہ ہغہ خبرہ کوی۔ کہ تا ورلہ د مینے، د ورورولئی لاس ورکرو نو زہ درتہ دا یقین دہانی درکوم چہ ہغہ بہ تالہ د مینے، د ورورولئی لاس درکوی، گلدستہ بہ درلہ درکوی، پہ تا باندے بہ د گلونو باران کوی خو کہ تہ ورسرہ پہ غلطہ ژبہ کبن خبرہ کوئے، ظلم زیاتے ورسرہ کوئے نو بیا بہ د ہغہ خوبل وس نہ رسی نو چہ نہ ئے رسی نو توپک بہ رااخلي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زمین خان! دیرہ شکر یہ ستاسو، دیرہ مننہ۔ مہربانی اوکریہ بس ستاسو تائم ختم دے۔ Kindly, please, Thank you. د ہاؤس پہ اجازت سرہ چونکہ مونہ سرہ لسٹ کبن دیر سپیکران دی، زمونہ دیر بنہ فاضل ممبران دی خو چونکہ دا ایشو د ہر چا دہ او دا مسئلہ د دے ٲول صوبہ سرحد دہ او پہ دے باندے تقریباً دا دویمہ دریمہ ورخ دہ چہ بحث روان دے، د ہر چا رائے پرے راغلے دی، اوس مونہ سرہ لیڈر آف دی ہاؤس تشریف فرما دے، زہ ہغوی تہ خواست کوم چہ ہغوی دے ٲولو ممبرانو چہ کومے خبرے کری دی چہ ہغوی تہ جواب ورکری۔

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب، د ٲولو نہ اول ستاسو دیر مشکور یم چہ پہ دومرہ اہمہ مسئلہ او پہ دومرہ Important issue تاسو دا موقع ما لہ راکرہ چہ زہ خپلہ خبرہ ہم اوکرمہ او دے معزز ہاؤس، معززو ممبرانو صاحبانو چہ کوم د خپلو خیالاتو اظہار کرے دے، پہ ہغے حوالہ باندے ہم یو خو خبرے اوکرم۔ دلته کبن پہ ایجنڈا باندے آئیم دے، لاء اینڈ آرڈر سیچویشن، زما پہ خیال خوا اول، رومبے دا یو کنفیوژن مونہ لہ ختمول غواہی او زما پہ خیال کہ دغہ مونہ ختم کرو نو زمونہ د دیر و خلقو ذہنونہ بہ لہ واضحہ شی چہ دا تاسو پہ کومو خبرو باندے بحث کوئی او دا مونہ کوم صورتحال سرہ مخامخ یو، د لاء اینڈ آرڈر سیچویشن نہ دے، دا Insurgency دہ او پہ 'Insurgency' کبن او پہ 'Law & order situation' کبن د زمکے آسمان فرق وی، د ہغے پہ حالاتو کبن ہم فرق وی، د ہغے پہ تقاضو کبن ہم فرق وی او د ہغے پہ ضروریاتو کبن ہم فرق وی او ہغے سرہ تہلی چہ کوم تکلیفات

وی، په هغه کښن هم یو ډیر لوی واصله فرق وی۔ نو که لږ نن مونږ په دے واضحه شو چه دا زمونږ په صوبه کښن نن کوم صورتحال دے یا بالخصوص په فایا کښن صورتحال دے، دا Insurgency ده۔ دلته کښن معززو ممبرانو صاحبانو دا او وئیل چه مونږ ته د وجه او بنود لے شی چه آخر دا ولے؟ او بیا د روس د Invasion په حواله هم خبره اوشوه، د مجاهدینو په حواله هم خبره اوشوه، د Cold war دوران کښن چه کوم زمونږ Policies وو، په هغه حواله باندے هم خبره اوشوه او زه به هم شروعات د هغه ځائے نه کوم۔ محترم سپیکر صاحب، چه کله روس افغانستان ته رادننه شو نو په هغه وخت کښن دلته نعره اولگیدله چه دا د کفر او د اسلام جنگ دے او هر سړی باندے دا لازمه ده چه هغه لار شی او د غلته د روس مقابله او کړی حالانکه هغه وخت وسائل چا ورکول؟ پالیسی د چا وه؟ څوک څوک پکښن ملوث وو؟ د دے نه مونږ ټول خبر یو۔ هغه زمونږ فایا، چه نن مونږه دا په ژړا ژاړو چه فایا کښن حالات خراب دی، دا فارن پالیسی ایدونچر په دے فایا کښن چا شروع کړی وو او ولے ئے شروع کړی وو او د څه د پاره ئے شروع کړی وو؟ هغه دوران کښن مونږ ته تکلیف څه پیدا شو چه په فایا کښن روایتی، تاریخی طور د طاقت او د نمائندگئی یو دوه ستونه وو، یو دوه Pillars وو، یو پولیټیکل ایدمنسټریشن چه مشری به ئے پولیټیکل ایجنټ کوله او بل خوا ته قوم و ملک۔ زمونږه د Russia invasion نه پس چه کوم پالیسی وو، د هغه په نتیجه کښن د وخت سره سره محترم سپیکر صاحب، یو دریم Pillar مونږ Create کړو په فایا کښن چه هغه ته نن څوک القاعده وائی، څوک ورته طالبان وائی، څوک ورته مجاهد وائی، څوک ورته دهشتگرد وائی او څوک ورته Miscreants وائی۔ دا دریم Pillar هم مونږه د خپلو پالیسو په نتیجه کښن پخپله جوړ کړے دے او نن حال دا دے چه د هغه دریم Pillar قوت، طاقت او اثر دومره سیوا شو چه هغه نور دوه Pillars چه کوم دی، هغه په ځائے باندے کښیناستل، هغه مفلوج شو او هغه نن خوئیدے نه شی۔ بیا محترم سپیکر صاحب، بل Turning point چه کوم راتلو، هغه د 'نائن الیون' په شکل کښن راغے چه د نائن الیون واقعه اوشوه، د پاکستان په فارن پالیسی کښن بیا یو یوترن راغے او بیا هم هغه قوتونه او هغه طاقتونه چه څوک زمونږ په مرسته او زمونږ په ملگرتیا

باندے مخکین لگیا وو، یا بنه لگیا وو یا بد لگیا وو، دا یو بیل بحث دے، زہ پہ ہغہ تفصیلاتو کین نہ خم خوبیا ہم ہغہ قوتونو او طاقتونو سرہ زمونرہ یو تاکرہ راغلہ۔ پہ دے ہاؤس کین زما نہ ډیرہ پوهہ او ډیرے تجربے والا خلق ناست دی خو بیا چہ مونرہ پہ یو خبرہ ډیر واضحہ یو چہ کہ زہ نن دا طمع کومہ چہ پہ دے صوبہ کین بہ امن و استحکام راشی او پہ فاپتا کین بہ امن و استحکام نہ وی، د ہغے نہ بغیر بہ دلته امن و استحکام راشی، دا بہ زما بے وقوفی وی۔ کہ زہ نن دا طمع کومہ چہ پہ فاپتا کین بہ د افغانستان نہ بغیر امن و استحکام راشی نو دا بہ بیا زما غلط فہمی وی ځکہ چہ دا خبرہ Interlink دہ، دا مسئلہ ډیرہ جورہ دہ او دا ډیرہ خورہ دہ چہ پہ افغانستان کین امن وی او آبادی وی او Stability وی نو پہ فاپتا کین بہ Peace او Stability وی او چہ پہ فاپتا کین Peace او Stability وی نو زمونرہ پہ صوبہ کین بہ Peace او Stability وی۔ نن کہ زہ پہ دے طمع ناست یم چہ دلته بہ زہ امن بحال کرم او فاپتا کین بہ دغہ ہور بلیبری، دا ممکنہ نہ دہ۔ د دے خپل ہور غم بہ ہم کوم اول خود ہغے سرہ سرہ محترم سپیکر صاحب، پہ فاپتا کین چہ کوم ہور بلیبری، د ہغے ہم غم کول پکار دی۔ کہ د ہغے غم مونرہ اونکرو، د دے ہور نہ مونرہ نہ خلاصیرو چہ کوم ہور سرہ نن مونرہ پہ دے صوبہ کین مخامخ یو۔ پہ ہغے کین مونرہ تہ مشکلات ہم شتہ دے۔ دلته کین زما مشران او زما ورونرہ پاخیدل او ہغوی د فوج پہ کردار باندے تنقید او کرو، ہغوی پہ آپریشن تنقید او کرو، ہغوی د Collateral damage پہ حوالہ باندے خبرہ او کرہ۔ ہغوی دا خبرہ او کرہ چہ د خپلو د لاسہ مونرہ خپلو خلقو سرہ ظلم کوؤ، زہ یو تپوس کول غوارم او ډیر پہ ادب او ډیر پہ احترام چہ نن باجوړ تہ لارشی، نن ہلته تپوس او کړی، نن ہلته معلومات حاصل کړی چہ آیا پہ باجوړ کین دے وخت کین کوم خلق ملوث دی او لگیا دی، ہغہ د سرہ د پاکستان سرہ تعلق ہم ساتی او کہ نہ ساتی؟ نن خو پہ باجوړ کین پہ زرگونو تعداد کین مونرہ د عربیانو سرہ او د چیچن سرہ او د ازبکو سرہ لگیا یو۔ جرگہ ډیر بنہ شے دے، جرگہ پکار دہ، پہ باجوړ کین جرگہ جوړہ شوہ او جرگہ لارہ، جرگہ واپس راغلہ۔ ہغوی وئیل چہ صاحبہ، مونرہ پہ جرگہ کین نا کامیا بہ شو۔ تپوس ترے او شو چہ ولے؟ ہغوی وئیل جی چہ جرگہ خو مونرہ د خپل وطن خلقو سرہ کوؤ او کیری چہ د دے ځائے پہ رواج

او پہ روایاتو پوہہ وی، قامی رشتے وی زمونہ پہ خپل مینخ کنب، ہغوی سرہ
 مونہہ جرگہ کوؤ۔ مونہہ چہ ہلتہ وراغلو او مونہہہ کومو خلقو باندے جرگہ کولہ،
 ہغوی د سرہ پہ جرگے خہ چہ زمونہہ پہ خبرہ او زمونہہ پہ ژبہ باندے ہم نہ پوہیدل۔
 دومرہ ئے راتہ جواب او کپرو چہ د پاکستان حکومت تہ او وائی چہ لاس مو آزاد
 چہ خہ کولے شی او کپری، مونہہہ دلته د جنگ او د جہاد د پارہ راغلی یو او مونہہہ
 بہ دلته جنگ او جہاد جاری ساتو، نوزہ دا گزارش کوم چہ زما د ملک کس وی
 خوزہ بہ ورلہ پہ پخو ہم پریوخم چہ ہغہہ جرگہ منی، زہ بہ ئے زہ ہم اونیسیم چہ
 ہغہہ پہ جرگہ پوہیری، زہ بہ ورته منت او زاری ہم او کپرم خو چہ کوم سرے زما د
 ملک سرہ تعلق نہ ساتی، زما د وطن سرہ تعلق نہ ساتی، ہغہہ د تخریب پہ نیت
 باندے زما ملک تہ او زما خاورے تہ راغلی دے او د ہغہہ د لاسہ نن زما پہ
 خاورہ باندے ہور بل دے۔ ما تہ د دا پہ دے ہاؤس کنب شوک او وائی چہ زہ بہ
 ہغہہ سہی سرہ خہ کوم چہ منت نہ منی، زاری نہ منی، خواست نہ منی،
 درخواست نہ منی او جرگہ نہ منی او د سرہ زما د وطن سرہ تعلق نہ لری او د ہغہہ
 یوہ ایجنڈا وی او ہغہہ دا وی چہ تباہی، تباہی او تباہی؟ ہغوی سرہ محترم
 سپیکر صاحب، ډیر پہ ادب او ډیر پہ احترام او زہ دا منم چہ دا یو ډیرہ تلخہ
 فیصلہ وی چہ تہ پہ یو خائے کنب د قوت او د طاقت استعمال اړخ تہ خے، دا ډیرہ
 تلخہ فیصلہ وی او د دے سرہ ترلے نتائج ہم خہ ډیر خوشگوار نہ وی۔ نن پہ
 باجوہ کنب یو آپریشن روان دے، بالکل پہ ہغہہ کنب کہ بے گناہ خلق مری، نہ
 صرف دا چہ زمونہہ ممبران صاحبان پہ انفرادی حیثیت کنب، نہ صرف دا چہ زہ
 بحیثیت د لیڈر آف د ہاؤس بلکہ زمونہہہ ټولو پہ شریکہ باندے دا یو آواز دے چہ
 کہ پہ ہر خائے کنب د آپریشن پہ نتیجہ کنب بے گناہ خلق مری، دا ظلم دے، دا
 زیاتے دے، مونہہہ د ہغہہ مذمت کوؤ خو چہ کوم خائے کنب دغہہ قسمہ خلق
 Involve وی چہ د کومو ما تاسو تہ ذکر او کپرو نو محترم سپیکر صاحب، د
 ہغوی سرہ خہ کوئی؟ او نن پہ باجوہ کنب دغہہ حال دے۔ د دے ہاؤس د
 انفارمیشن د پارہ زہ دا یوہ خبرہ کول غواړم کہ دا صورت حال پہ باجوہ کنب د
 دے آپریشن شروع کیدو نہ مخکین درے ورخو پورے نور راروان وے، آخری
 خائے پہ باجوہ کنب خار پاتے وو او خار ہم پہ محاصرہ کنب وو او کہ دودہ ورخے

نور هلته ڇه امداد نه وے رسيدلے نونن به په باجور باندے د پاکستان جهنڊا نه وه بلکه نن به په باجور باندے د بل چا جهنڊا مونږ ليدله او اعلان به شوه وو چه باجور د پاکستان حصه پاتے نه شوه او دا مونږه فتح کړو۔ د هنگو ذکر زما مشر مفتی صاحب دلته او کړو، چا د جرگے نه انکار کړے دے چه واقعات شروع شو؟ ما خواست او کړو چه جرگه جوړه کړئ، ما ته خواست او شو جی چه ډز بندۍ۔ ما وئيل جی ډز بندۍ شوه خو زه دا تپوس کوم چه مونږ د ډز بندۍ اعلان او کړو، مونږه وئيل چه هيڅ قسمه حرکت مونږه نه کوؤ، جرگه د جرگه او کړۍ۔ هغه شپاړس کسان چه شهيدان شو، زه د هغوی د وينے تپوس د چا نه او کړم؟ هغه کسان چه په اعتماد کښ او په اعتبار کښ او وهله شو که د فرنټير کنسټيبلری کسان وو او که د پوليس کسان وو، هغه هم مسلمانان وو، هغه هم پښتانه وو، هغوی هم په چا ډز نه وو کړے، د خپل معمول په گشت روان وو، هغوی او درولے شو او د هغوی قتل عام او شو او بيا د ظلم انتها دا چه د نیمے شپے جرگه مونږ اوليرله، جرگه د نیمے شپے واپس شوه۔ هغوی ته وينا او شوه چه څو پورے مونږ خپل مری نه وی سنبهال کړی او مونږ نه وی وری، که دا انسانان دی او که دا ځناور دی که هر څه ئے گنږئ، دا مری به څوک نه او چتوی، دا مونږ بنځيدو ته نه پيريدو، دغے ته د هم مونږ لږ او گورو۔ هغه بله ورځ چه د پيښور په دهما که کښ يوه وړه ماشومه مړه شوه، حنا نوم ئے وو، هغه د چا په گناه کښ لاړه؟ دا په سوات کښ چه د خلقو په کورونو خلق وراغلل او سړی خو څه چه زنا نه پکښ قتل شوه، بچی پکښ قتل شو، دا د کوم ځائے پښتو ده او دا د کوم ځائے اسلام دے او دا د کوم ځائے انسانيت دے؟ دا د کومو بچو سکولونه چه اوسوزولے شو، زه دا تپوس ستاسو ټولو نه کوم چه په دغه سکولونو کښ د امريکيانو بچو سبق وے، که د انگریزانو هغے پکښ سبق وے او که د هندوانو هغے پکښ سبق وے او که نا زمونږ خپلو بچو پکښ سبق وے؟ دا چه کوم Law enforcing agencies محترم سپيکر صاحب، ټارگټ کيږی، هغه څوک دی او د کوم ځائے نه راغلی دی او هغه د چا د پاره لکيا دی؟ زه گزارش ځکه کوم چه دلته نن بد قسمتی دا ده چه کوم ظالم دے، هغه ځان دنيا ته ثابتوی چه زه مظلوم یم او چه چا سره ظلم کيږی، په هغه تهمت او الزام دا دے چه ظالم دا دے۔ نو دا يو خواست به زما وی

چه ظالم او مظلوم د مونږ او پیژنو چه په حقیقت کښن ظالم څوک دے او مظلوم څوک دے؟ او د جرگے نه هیڅ څوک مخ نه اړوی۔ محترم سپیکر صاحب، مونږ خود عدم تشدد پیروکار یو او که زمونږ Coalition partners دی، که محترم زرداری صاحب دے، که محترم نواز شریف صاحب دے، یو واضحہ پالیسی مونږ له راکړے شوے ده چه ټولو نه اول او رومبے یو پولیټیکل پراسس او مذاکرات۔ دلته نن خبره اوشوه، په سر سترگو چا انکار کړے دے، مولانا عبید اللہ صاحب خبره او کړه یا بسم اللہ، مفتی صاحب خبره او کړه یا بسم اللہ، زمین خان خبره او کړه یا بسم اللہ، عبدالاکبر خان خبره او کړه یا بسم اللہ، دا څلور واړه کسان خو ما نن اوتاکل او پوره واک اختیار درله ما درکړے دے چه هنگو ته هم لار شئی او سوات ته هم لار شئی او خپلے جرگے او کړئ (تالیان) هیڅ رکاوټ نشته۔ دا څلور کسان تاسو یئ او که خان سره څلور، لس نور ملگری کوئ، بالکل زمونږ مکمل واک اختیار درسره دے، ځئ او چه کوم ځائے ته ځئ، ځئ چه کوم ځائے کښن جرگه کول غواړئ، او کړئ خو ما هغه ورځ د چا نه یو تپوس کړے وو، وئیل ئے جی فوج اوباسئ د فلانکئ علاقے نه، جرگه راغلی وه، ما ورته او وئیل چه جی بالکل تابعدار، حاضر، تاسو نن حکم کوئ، سبا به مونږ فوج اوباسو خو ما وئیل چه یوه خبره راته او کړئ چه دا کوم خلق په دے علاقو کښن لگیا وو او دا Activities د هغوی روان وو، دا جرگه چه کومه ما له راغلی یئ، دا ذمه واری تاسو اخلئ چه فوج مونږ اوباسو نو هغه خلق به دوباره دے علاقو ته نه راځی او د هغے خلقو د لاسه به بیا دے خلقو ته دا تکلیف نه پیدا کیږی؟ جرگے راته او وئیل نه جی مونږ معاف کړئ، مونږ دا ذمه واری نه اخلو۔ د هر ځائے نه، هر ځائے کښن چه نن فوج ملوث دے، په دے هاؤس کښن چه څومره خلق ناست دی، تلل غواړئ، تاسو جرگے کول غواړئ، بالکل جرگے او کړئ چه تاسو پوهیږئ چه حالات به نارمل کیږی او تاسو د هغے ذمه واری اخلئ چه دغه قسمه Activities به نه وی، بالکل فوج به هلته نه پاتے کیږی او دا یو خبره زه بله هم Clear کول غواړم دلته، زمونږ خیال دا دے چه دا فوج لکه تیار ناست دے بیخی په دے ارمان او په دے شوق چه کله به مونږ ته څوک او وائی چه هله ورځئ پیرے، ما نه دا تپوس او کړئ او دے ذمه وار مشرانو نه دا تپوس او کړئ چه کله

مونڙ يو داسے سيچویشن سره مخامخ شوچه په هغه کبن مونڙ ته بيا بله لار نه بنکاري نوچه مونڙ فوج ملوث کوؤ نو هغه خومره گران کار وی ځکه چه خو پورے هغوی ته پولیټیکل سپورټ نه وی، هغوی علاقے ته نه ځی او بيا مذاکرات او جرگه چه هم ده، زما مشر ورور عبدالاکبر خان اوس هاؤس کبن نشته، هغوی وئیل چه مونڙه چا اعتماد کبن وانغستلو د سوات په معاهدے باندے، گلہ ئے په سر سترگو خو معاهدے خو مونڙ دوه کرے وے، یو په سوات کبن معاهدہ شومے وه او بله تی این ایس ایم سره دیر کبن شومے وه۔ د سوات معاهدہ خو ټولو ته یاده ده او ما ته هم یاده ده خو د تی این ایس ایم معاهدہ چه کوم ده، په هغه څوک خبره نه کوی، د تی این ایس ایم سره چه کومه معاهدہ شومے وه، هغه شکر الحمد لله نن هم کامیابئ سره روانه ده، مولانا صوفی محمد صاحب شکر الحمد لله نن هم خپل یو پر امن جد و جهد کوی او نن هم د هغوی مکمل تعاون د خپلے علاقے سره، د خپلو خلقو سره او مونڙ سره دے۔ چه په کوم ځائے کبن Voilation نه کیری، معاهدے به کامیابے وی خو چه په کوم ځائے کبن Voilation کیری نو هلته لار بله کومه پاتے کیری؟ معاهدہ مونڙ د سوات د خلقو سره کرے وه، Voilation شروع شو، د چا په وینا؟ د وزیرستان په وینا۔ هغه ورځ هم چه ما له یو جرگه راغله، ما ته هغوی وئیل چه جی مونڙ د سوات د خلقو سره جرگه کول غواړو، مونڙ له اجازت راکړئ۔ ما وئیل بالکل تاسو ته اجازت دے، تاسو لار شئ، په سر سترگو لار شئ خو دا تپوس د هغوی نه او کړئ چه هغوی خپل واک اختیار لری او که نه لری؟ که خپل واک اختیار لری، خبره ورسره شروع کړئ خو که د هغه خپل واک اختیار د هغه خپل وی او د هغه واک اختیار د بل چا سره وی نو بیا د داسے خلقو سره د خبرو کولو فائده څه ده؟ جرگه خو هله کیری چه یو فریق تاله مکمل واک اختیار درکوی چه هغه سره پخپله واک اختیار هم وی۔ بیا دلته د صوبے خبره اوشوه چه دا زمونږ د صوبے د مستقبل خبره ده، زمونږ د وطن د مستقبل خبره ده، کله چه دا تکلیف په وزیرستان کبن شروع شو محترم سپیکر صاحب، ارمان ارمان چه په هغه وخت کبن واکدارانو او حاکمانو دا خبره هم په وزیرستان کبن ختمه کرے وے او د دے یو مسئلے حل ئے راوونکله وے، نن به مونږ دا ورځ نه لیدله خو هغه سلسله د وزیرستان نه شروع شوه، په

تولو قبائلو کین خوره شوه او د هغه نه پس بیا په صوبه کین هم ځائے په ځائے دا خبره خوره شوه او مونږ په آرام دلته ناست وو، غږ مو نه کولو په دے وجه چه مونږ وئیل مونږ خو بیچ یو، مونږ ته خو خیر دے کنه۔ نو دے هاؤس کین چه څومره زما معزز ممبران صاحبان ناست یئ، زه درته یو خواست کوم، درخواست کوم که هر ځائے مونږ ناست یو خو که دا زمونږ خیال دے چه مونږ بیچ یو نو مونږ کین گورے یو کس هم بیچ نه دے۔ نن کیدے شی د مجبورئ نه به مونږه یو خبره کوؤ، نن به کیدے شی په یو د باؤ کین او د یو ماحول په وجه باندے مونږ یو خبره کوؤ، باریکے خبرے دی، نازکے خبرے دی خو یو خواست درته کوم چه که نن هم بحیثیت د قوم مونږ راپانځیدلو، نو دا کومه ورځ چه نن د وزیرستان د خلقو ده، د سوات د خلقو ده او د باجوړ د خلقو ده، ځدائے مه کړه، ځدائے مه کړه، ځدائے مه کړه، ځدائے مه کړه خو دا زمونږ د تولو تقدیر گرځیدلے دے۔ یا به یو یا به نه یو خو دا خبره ما دلته او کړه او دلته ئے یا ده لرئ او څنگه به راپاخو؟ لکه چه څنگه د لکی مروت خلق د خپل ځان د تپوس د پاره راپاځیدلی دی۔ څنگه به راپاخو؟ لکه چه څنگه په دیر کین خپل خلق پخپله راپاځیدل۔ څنگه به راپاخو؟ لکه چه څنگه هغه ورځ د بونیر خلق پخپله راپاځیدل، جرگه ئے او کړه، لښکرے ئے جوړے کړے او برملا اعلان ئے او کړو چه په دے ځایونو کین نه د دهشتگردو د پاره ځائے شته، نه د القاعده د پاره ځائے شته، نه د طالبانو د پاره ځائے شته او نه د پاکستان فوج د پاره ځائے شته۔ دغه یو حرکت نن په هر ځائے کین پکار دے او تاسو نمائندگی کوئ د اولس او د قام، دا خواست به زما تاسو ټولو ته وی۔ زمونږ مکمل سپورٹ او ملگرتیا به درسره وی د حکومت خو دا به زما تاسو ته خواست او درخواست وی چه په هر ځائے کین تاسو خپل کردار ادا کولے شی چه مهربانی دا او کړئ، دا قومی جرگے جوړے کړئ او دا Effective کړئ۔ د خلقو د مرستے نه لویه مرسته بله نشته۔ دا کوم خلق چه دی چه دوی ته یو ځل دا پته اولگی چه مونږه خلق نه پریردی، خلق په مونږ زمکه تنگوی، هغوی نه شی Operate کولے۔ سپیکر صاحب، چه Space ورته وی نو هغوی Operate کوی، چه Space ورته نه وی هغوی نه شی Operate کولے او بالکل زه ستاسو د دے رائے سره اتفاق لرم چه په دیکین یواځے دا زمونږ سترے نه ده، ټول پاکستان ته مونږ آواز ورکوؤ،

بالخصوص وفاقی حکومت ته هم مونږ دا خواست او درخواست کوؤ او د دے د پارہ ئے کوؤ چه نن مونږه ژاړو ځکه چه مونږ په وزیر ستان کښ یو ستره نه وه شوه، نن دا زمونږ د بقاء جنگ دے، نن که دا په پېښور کښ کیږی، نن که دا په سوات کښ کیږی، نن که دا په بل ځائے کښ کیږی، نور پاکستان ته زمونږ دا پیغام دے چه مهربانی دا او کړئ د دے وطن د آبادئ او د خوشحالی او د امن او د استحکام د پارہ نن مونږ سره په دے جنگ کښ شریک او شامل شی ځکه که نن په دے جنگ کښ مونږ سره په پېښور کښ او په هنگو او که په سوات کښ شریک او شامل نه شوئ نو دا خبره د یاد لری چه خدائے مه کړه سبا دا جنگ به په فیصل آباد کښ او ملتان کښ او په لاهور کښ او په کراچئ کښ هم کیږی (تالیان)

هیڅ څوک د دے نه خلاص نه دی۔ محترم سپیکر صاحب، زما عرض دا دے، زما خواست دا دے، زما درخواست دا دے چه په دے مسئله به خان مکمل طور اول پوهه کوؤ، بیا به پرے یورائے قانموؤ۔ چه څو پورے پرے مونږ خان مکمل طور پوهه کړے نه وی، مونږ رائے نه شو قانمولے او بالکل چه څنگه ما او وئیل وختی چه Priorities زمونږه نن هم ډیر Clear دی۔ Priority No. 1, political process, dialogue, مذاکرات، جرگه او ما ته نه، چه تاسو ټولو ته اختیار دے چه څنگه ما تاسو ته گزارش او کړو۔ Priority No. 2, Affected areas، که هغه هنگو دے، که هغه سوات دے، که ډیر دے، که هر ځائے دے، د دے علاقه Socio economic development، چه د خلقو په ژوند کښ کوم کمئ دی، کوم د هغوی تکلیفات دی، کوم د هغوی ضروریات دی، په ترجیحی بنیادونو حکومت له پکار دا ده چه د هغے د پارہ اقدامات پورته کړی او Socio-economic development د پارہ خپله ستره او کړی په دغه Affected areas کښ۔ بل چه څنگه درته ما او وئیل چه Collective approach، یواځے حکومت نه، یواځے ایډمنسټریشن نه، یواځے تاسو نمائندگان نه بلکه ټول اولس په دیکښ ملوث کول، هغوی Involve کول، هغوی په اعتماد کښ اغستل او که د بدبختئ، بدقسمتئ نه هیڅ یوه لار نه پاتے کیږی، نورے ټولے لارے بندے وی او زه په دے پوهه یم چه زه تباہ کیږم، زما وطن تباہ کیږی، زما بچی تباہ کیږی، زما مستقبل تباہ کیږی نو که نورے ټولے لارے بندے وی نو چه بیا کوم سړی

پخپله ټوپک راغستے دے او په ما ډز کوی زما مجبوری دا ده چه د خپل قوم د پاره او د خپل بچی د پاره او د خپل مستقبل د پاره به بیا زه او تاسو، مونږ ټول ټوپک رااخلو او مونږ به د خپل خان او د خپل مستقبل دفاع کوؤ، مونږ سره بله لار نشته۔ (ټالیاں) خو خدائے د کړی چه د دغے نوبت نه راځی او چه دا کوم روان هم دی، خدائے د په خیر خیریت باندے حل کړی خو دا زه امید کوم چه بالخصوص کومو څلورو مشرانو ته ما خواست کړے دے ځکه چه تجاوز د هغوی نه راغلی وو او د هغوی په زړه کښن ډیر درد دے، هغوی په دے مسئلے ډیر پوهه هم دی، هغوی ته احساس هم دے نو زه امید دا کوم چه کم از کم دغه څلور مشرانو او زما ورونږه چه کوم دی، زر تر زره به هغوی په دیکښ خپله سترے کوی انشاء الله او چه کله تاسو خپله سترے سره د اخلاصه او کړی، زه حاضر ناست یم، دا تسلی درته درکومه چه هر ه جرگه کوی، هر ځائے ته ځی، هر ځائے کښن خبره کوی، انشاء الله ستاسو سترگے به زه ټیټیدو ته نه پریږدم، خلقو ته به ستاسو سترگے اوچتے وی که خیر وی۔ (ټالیاں) محترم سپیکر صاحب، زه مختصراً خبره آخر کښن کول غواړم۔ په Displaced persons باندے دلته کښن زما ورونږو هم خبره او کړه او زما خور هم خبره او کړه چه د باجوړ د واقعاتو په نتیجه کښن کوم خلق د هغه ځائے نه راغلی دی او حقیقت دا دے چه د پاکستان په تاریخ کښن په دومره لوئے تعداد کښن خلق د دے نه مخکښ خپلے علاقو نه نه دی راوتی او په هغے کښن بیا په رومبني ورځو کښن په میدیا کښن هم دا خبر راتلو چه دا د باجوړ مهاجرین او د هغوی امداد، نوزه خو دا یو خواست کول غواړمه او زما په خیال ستاسو د ټولو به هم دغه احساسات وی چه دا مهاجرین نه دی، دا د باجوړ خلق زمونږه ورونږه دی، مهاجرین د ورته نه شی ویلے کیدے۔ متاثرین ضرور دی، بالکل متاثرین دی خو زمونږه ورونږه دی۔ د حکومت په حیثیت او په ذاتی حیثیت چه مونږ ټولو نه څومره کپری انشاء الله، دا زمونږ ایمان دے چه مونږ به د خپلو ورونږو سره او درپرو په دے آزمائش کښن او مونږ به انشاء الله د هغوی خدمت کوؤ۔ په دے پوهیږو که خپل وسائل وی او که د مرکز نه وسائل راوړل وی او که انټرنیشنل ډونر ایجنسیز دی، هغوی هم مونږ اوس په دیکښ Involve کړل خو چونکه په ډیر Large سکیل باندے دی،

لہذا خامخا پہ دیکھن بہ مشکلات ہم وی او تکلیف ہم وی۔ د دے ہاؤس د معلوما تو د پارہ دیکھن مونہہ یو کمیٹی جوہ کرے دہ پہ صوبائی سطح باندے چہ ہغہ ہیڈ کوی دوارہ سینئر منسٹران صاحبان، محترم رحیم داد خان صاحب او محترم بشیر بلور صاحب او پہ ہغے کھن نور حکومتی اہلکار ہم شامل دی او بیا د دوئی طریقہ کار ہم دا دے چہ لاندے چہ کوم دے Affected areas کھن، خکہ چہ زما خور خبرہ او کرہ، یو خو خور، Selected او Elected داسے ہیخ قسمہ خبرہ نشتہ، تاسو ہم پہ دے ہاؤس کھن پہ دے کرسی ناست یی، نمائندگی کوئی او زہ ہم پہ دے یوہ کرسی ناست یم، زہ ہم نمائندگی کومہ، خومرہ مقام او حیثیت چہ زما د دے کرسی دے، د دے ہاؤس د یو آنریبل ممبر پہ حیثیت زما خور، دغہ حیثیت ستاسو د دے کرسی ہم دے، دغہ گلہ رانہ ولئی (تالیان) خودوئی تہ ما گزارش دا کرے دے، خواست مے دا کرے دے چہ مہربانی دا اوکری، Concerned MPAs او MNAs، او دے پورے چہ کوم د لوکل گورنمنٹ Representatives دی، ہغوی ہم پہ دیکھن تاسو Involve کری او د ہغوی پہ صلاح او پہ مشورہ باندے او کری۔ کہ پہ دیر کھن داسے نہ وی شوے، زہ د دے د پارہ بخبنہ غوارم ستاسو نہ خودلته کھن چہ کوم Concerned خلق دی، ہغوی ناست دی او ہغوی تہ بہ زما دا خواست وی چہ پخپلہ They should see to it چہ دیر کھن یا کہ ہر خائے کھن دا قسم پرابلمز وی نو چہ کم از کم داسے مسئلے تاسو تہ نہ راخی۔ مونہہ خو مشکور یو چہ پہ دے وخت تاسو لہ خیرہ خپل خدمات پیش کوئی او د دے آزمائش پہ دے وخت کھن د دے خلقو خدمت تاسو کوئی۔ زمونہہ د پارہ د دے نہ د خوشحالی خبرہ بلہ خہ کیدے شی چہ خومرہ گنہ یو او خومرہ پہ اتفاق یو، دومرہ بہ زمونہہ خواری بنکلی وی او بہترہ وی او دومرہ بہ ئے خائست وی او دومرہ بہ Affective ہم زیات وی۔ دا خو زمونہہ د ٲولو ذمہ واری جوہیری خو دغہ کمئ بہ انشاء اللہ نہ وی، دوئی بہ پہ ہغے کھن وینا او کری۔ پہ آخر کھن یو خواست کوم، زہ دے ٲول ہاؤس تہ چہ کوم حالاتو سرہ مونہہ مخامخ یو او دا کوم ہور زمونہہ پہ وطن خور دے نو حقیقت دا دے چہ دا زمونہہ د ٲولو د پارہ یو ٲو ٲو لویے آزمائش او یو ٲو ٲو لویے امتحان دے او نن زما د پارہ، ستاسو د ٲولو د پارہ او د دے قوم د پارہ زما پہ خیال چہ د ٲولو نہ

اہم او د تہو لو نہ ضروری مسئلہ ہم دا دہ۔ مرگ او ژوند د خدائے پہ لاس کبیں
 دے، اللہ تعالیٰ د زمونږ د تہو لو نہ ہغہ کار واخلی چہ پہ خہ کبیں د دے قوم او د
 دے وطن او د دے خاورے خیر وی خودا خواست بہ زما تاسو تہو لو تہ ضروری
 چہ دا مسئلہ داسے مسئلہ دہ چہ د دے د پارہ بہ تہو لو پہ شریکہ راپاخو او بالکل
 ہیخ پرواہ نہ، مونږہ دے اسمبلی تہ راغلی یو خکہ چہ دا وخت یو خبرہ کیبری چہ
 د کتیشن او د کتیشن او د باؤ، کہ مونږہ د کتیشن اغستو او کہ مونږہ پہ د باؤ نو
 کبیں راتلو، مونږہ بہ سوات کبیں معاہدے نہ کولے، مونږہ بہ صوفی محمد
 صاحب نہ رها کولو، مونږہ ہیچ چا تہ جوابدہ نہ یو۔ دے ہاؤس تہ چہ مونږہ
 راغلی یو، اول د پاک پرودگار پہ رضا راغلی یو او د ہغہ پہ مہربانی راغلی یو
 او د ہغے نہ پس کہ مونږہ دل تہ راغلی یو، مونږہ نہ د اسلام آباد نہ چا ووت
 راکرے دے او نہ رالہ د واشنگٹن نہ چا ووت راکرے دے، مونږہ لہ د دے
 صوبے خلقو ووت راکرے دے او مونږہ ہغوی تہ جوابدہ یو، مونږہ بہ د ہغوی د
 پارہ خپل کوشش کوؤ۔ (تالیاں) خودا یو خواست بہ مے تاسو تہ وی چہ
 دا ایشو داسے ایشو دہ او دا مسئلہ داسے مسئلہ دہ چہ یو خو پہ دیکبیں Blame
 game، دا ما تہ مناسب نہ بنکاری، کہ زہ نن او دریریم او زہ وایم چہ جی سابقہ
 حکومت دا او کرل او سابقہ خلقو دا او کرل او ہغہ او کرل، ہغہ تیرے قیصے دی،
 اوس بہ تہو لو پہ شریکہ باندے د دے مسئلے حل رااوباسو او تہو لو بہ پہ شریکہ
 باندے خپلے سترے او خپل جد و جہد او خپل کوشش کوؤ۔ بل چہ خنگہ ما تاسو
 تہ او وٹیل چہ میدیا تہ صحیح پیغام او صحیح خبرہ رسول، دا زمونږہ د تہو لو
 Responsibility جو ریری او دغہ یو خواست بہ آخر کبیں بیا او کرم چہ د اولس
 Involvement، د قام Involvement پہ دیکبیں پہ دے تہو لو سیمہ کبیں دیر لازم
 دے چہ اولس خومرہ پہ دیکبیں ملوث شو او پہ دے ایشوز باندے نن او دریدو پہ
 یو خائے باندے، دا یاد لرئ چہ دغہ د دے مسئلے بنیادی حل دے او د دغے پہ
 ذریعہ بہ مونږہ د دے نہ خلاصیرو گنی د دے نہ زمونږہ او ستاسو خلاصے نشتہ
 دے خکہ پہ آخر کبیں محترم سپیکر صاحب، یو ایشو، بخبننہ غوارمہ چہ ہغہ زما
 خیال وو چہ زہ بہ پرے خبرہ کوم خو حقیقت دا دے چہ ہغہ مینخ کبیں مے د ذہن نہ
 Slip شوہ او ہغہ Sectarianism violence، خکہ چہ خامخا بہ زما پہ خیال چہ

دلته زه خو نه اوومه، بخبنه غوارمه، په دے لاء ايند آرډر ميټنگز کين گهيږ
وومه خو د ډيره اسماعيل خان د واقعه په نيتجه کين خامخا زمونږه د ډيره
اسماعيل خان ملگرو او نورو ورونيو په دے خبرے کړے وے۔ اول خو د ټولو نه
رومبے زما په خيال چه دا د ظلم انتها ده، هر چا چه دا حرکت کړے دے، زه ئے د
سره انسان نه گنرم او نه دا انسانيت دے چه اول يو واقعه کيدل او بيا ورپسے بله
کيدل۔ ما خو ډير وړاندے نه د ډيره اسماعيل خان ټول Elected
representatives ته مے خواست کړے وو، دوئ مهرباني کړے وه، دوئ راغلي
وو او په دے Sectarianism violence باندے مونږه کافي تفصيلي خبرے کړے
وے خو ضرورت اوس د دے خبرے دا دے چه په دے باندے، په نيشنل ليول
باندے چه کوم مشران دي د ډلو، اوس د هغوی د Involve کولو ضرورت دے۔
چه کوم د حکومت ذمه واري جوړپيري هغه خوبه مونږه کوؤ، بے شکه به ئے کوؤ
خو په نيشنل ليول باندے د مشرانو د Involve کولو ضرورت دے، زما بيگناه
ما بنام هم علامه عبدالجليل نقوی صاحب سره رابطه شومے وه او ما بيا کوشش
اوکړو چه علامه ساجد نقوی صاحب سره هم زه خبره اوکړم۔ هغوی ډيره
اسماعيل خان کين وو خو هغوی سره رابطه ممکنه نه وه۔ نن به بيا کوشش کوم
چه زه هغوی سره رابطه اوکړم او دغه شان مونږه فيډرل گورنمنټ ته هم خواست
کړے دے چه هغوی د نورو خلقو سره رابطه اوکړي ځکه چه دا خبره دومره خوره
شوه او دومره بد رنگه شوه او دومره خطرناکه شوه چه بالکل په هغے کين اوس
نسل کشي روانه ده، يوے تباھي سره مونږه مخامخ يو خاصکر په ټرايبيل بلټس
کين او دا هم د بدقسمتئ نه داسے يوه مسئله ده چه دا تش Locally related نه
دے۔ په ديکين بلا قومي او بين الاقوامي فکټرز Involve دي او زما په خيال چه
خو پورے مونږه د هغے قومي او بين الاقوامي فکټرز مخ نيوے نه وي کړے او د
هغے د پاره موخه لار نه وي رااوښکلے، دا مسئله د حل کيدو نه ده ځکه زه خو
برملا دا وایم، که سني دے او که اهل تشيع دے، ديکين دواړه د دے وطن
اوسيدونکي دي او که هر اړخ ته نقصان او تاوان کيږي، دا د دے وطن نقصان
دے، دا د دے خاورے نقصان دے او دا زمونږه او ستاسو تاوان دے او چه څنگه
ما او وييل چه دا ظلم او د ظلم انتها ده او مونږه ټول د دے مذمت کوؤ خو خپل يو

کوشش مو اوس دا شروع کرے دے چہ پہ نیشنل لیول باندے د دے د پارہ مونبرہ
یوہ جرگہ جو رہ کرو او پہ نیشنل لیول باندے چہ کوم مشران دی لہ خیرہ، دوئی
سرہ ترلی چہ کوم دوئی مشران دی چہ ہغہ پہ ہغے جرگے کبن مونبرہ شامل کرو
او د ہغوی د سترے او کوششونو پہ نتیجہ کبن مونبرہ لہ خیرہ انشاء اللہ د دے
مسئلے خہ حل را او باسو۔ پہ آخر کبن یوئل بیا محترم سپیکر صاحب، ستاسو ڍیر
مشکور یم چہ تاسو ما لہ دومرہ وخت او دومرہ موقع را کرہ او د دے ٲول ہاؤس
او د دے معزز ممبرانو صاحبانو ڍیر مشکور او شکر گزار یمہ چہ دومرہ پہ
استقامت او دومرہ پہ صبر باندے ئے زما دا خبرے اترے واو ریدلے۔ ڍیرہ
مہربانی، ڍیرہ مننہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب! ڍیرہ زیاتہ شکریہ ستاسو۔ زہ د ٲول ہاؤس
مشکور یمہ د ہغوی پہ تعاون باندے۔
Now the sitting is adjourned till 9:30 A.M of tomorrow morning. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 22 اگست 2008ء صبح ساڑھے نو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)